حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالاتِ زندگی پر خوبصورت کتاب
سیرت
حضرت سیدنا غوثِ اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تالیف:
محمد حسیب القادری
ناشر
اکبر بُک سیلرز لاہور

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی حالات زندگی پر خوبصورت کتاب

سیرت

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تالیف

محمد حسیب القادری

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

نام کتاب: حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
مصنف: محمد حبیب القادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: -/120 روپے

ملنے کا پتہ
ناشر
اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

انتساب

اللہ کے شیر' ابوتراب' ابوالحسن

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نام

طالب غوث الاعظم والے شالا کدے نہ ہوون ماندے ھو

جیسدے اندر عشق دی رتی شدا رہن کرلاندے ھو

جیں نوں شوق ملن دا ہووے لے خوشیاں نت آندے ھو

دوہیں جہان نصیب تنہاندے باھو جیہڑے ذاتی اسم کماندے ھو

فہرست

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ پر بے حد درود و سلام۔ اللہ عزوجل نے لوگوں تک اپنے پیغام کو پہنچانے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو ذریعہ بنایا اور انہیں رشد و ہدایت بنا کر اس زمین پر بھیجا اور ان انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ عزوجل کے پیغام کو لوگوں تک پہنچایا۔ جن لوگوں نے ان انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت پر لبیک کہا وہ کامیاب و کامران ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ جو کہ انبیاء علیہم السلام کے گروہ کے آخری نبی ہیں آپ ﷺ کی دعوتِ حق پر لبیک کہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہلائے اور ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بے شمار صعوبتیں برداشت کیں لیکن دعوتِ حق سے پیچھے نہ ہٹے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد یہ ذمہ داری اولیائے کرام اور آئمہ عظام نے اٹھائی اور دعوتِ حق کا فریضہ سرانجام دیا اور بے شمار بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ حق دکھایا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی اولیاء اللہ میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں بسر کی۔

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ درمیان اولیاء

چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

امام الاولیاء حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شافع روزِ محشر، سیّد الثقلین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نائب، مظہر عظمت اور وارث علوم ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات، اقوال و افعال سیرتِ نبوی ﷺ کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی حضور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں بسر کی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حسنی حسینی سید ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب چند واسطوں کے بعد حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ امام الاولیاء ہیں اور تصوف کے سب سے بڑے سلسلے قادریہ سلسلہ کے بانی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع العلوم ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بہت کمال اور بزرگی عطا فرمائی تھی کوئی بھی شخص خواہ کتنا ہی ظالم و جابر ہوتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک کو دیکھ کر اس پر خشوع و خضوع طاری ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں اتنا اثر تھا کہ کوئی بھی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کافر، کثیر، یہود و نصاری اور بد عقیدہ لوگ حاضر ہوتے اور توبہ کرنے کے بعد باعمل مسلمان بن جاتے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان بے مثل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مسند پر تشریف فرما ہوتے تو مختلف علوم میں سیر حاصل گفتگو فرماتے۔ حاضرین محفل پر اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہیبت طاری رہتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب دورانِ کلام یہ فرماتے کہ قال گزر گیا اور ہم حال کی طرف پھرنے والے ہیں تو بے شمار لوگوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی اور وہ اپنے کپڑے پھاڑ کر جنگلوں میں نکل جاتے۔ الغرض آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان دلوں کو چھو لینے والا ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی رشد و ہدایت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں بسر کی۔ کتاب ''سیرتِ پاک حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ'' کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و واقعات پر عمل کر کے صحیح معنوں میں مسلمان بنیں۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

گر کسے واللہ بعالم از ئے عرفانی است
ماز طفیل شاہِ عبدالقادر گیلانی است

محمد حسیب القادری

مختصر تعارف

غوث الاعظم، غوث الوریٰ، غوثِ کونین، غوث الثقلین، محبوبِ خدا، واقف اسرار و رموز، نورِ حقانی، قطب الاقطاب، محی الدین، جناب سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نامور اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نامِ نامی حضرت ابوصالح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسنی حسینی سید ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۰ ہجری میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں بغداد تشریف لے گئے اور اس زمانے کے نامور اولیاء اللہ اور علماء سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن تھے اور جامع العلوم کے منبع تھے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ زمانہ کے قطب اور صدیقین کے امام، عارفین کے لئے حجت و دلیل، حقیقت و معرفت کی روح، کتاب اللہ کے وارث اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی جانشین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبانِ مبارک سے حکمت کے چشمے جاری فرمائے اور زمین و آسمان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت بلند کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق اعلان فرمایا کہ روئے زمین پر موجود ہر ولی کی گردن پر میرا پاؤں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس اعلان کے بعد روئے زمین پر موجود ظاہر و باطن ہر ولی نے اپنی گردن جھکالی۔ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی المعروف خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان سنا تو اپنا سر مبارک عقیدت سے جھکالیا اور کہا کہ سب کی گردنوں

پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں ہے لیکن میرے سر پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اکثر و بیشتر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی تربیت فرماتے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ان سے بھی روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں فرشتوں اور جنات کی ایک کثیر تعداد شریک ہوتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب تک مجھے اللہ عزوجل کا حکم نہ ہو میں گفتگو نہیں کرتا اس لئے جب بھی میرا کلام سنو اس کی تصدیق کرو۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد بلند روحانی مراتب پر فائز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے منہ میں شریعت کی زبان نہ ہوتی تو میں تمہیں اس بات کی خبر دیتا کہ تم گھروں میں کیا کھاتے ہو میری نظر تمہارے ظاہر و باطن دونوں پر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بے شمار لوگوں نے اسلام قبول کیا اور تائب ہو کر راہِ حق کے مسافر بنے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نوے برس کی عمر میں ۵۶۱ ہجری میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ مبارک بغداد شریف میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

قبلہ اہل صفاء حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

نام ونسب

امام الاولیاء امام شریعت وطریقت' قطب الاقطاب' محی الدین' غوث الوریٰ' غوث العالمین' حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی ''سیّدنا عبدالقادر'' ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت سیّدہ اُم الخیر اُمتہ الجبار رحمۃ اللہ علیہا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ حسنی حسینی سیّد ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

والد بزرگوار کی جانب سے سلسلہ نسب:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب والد بزرگوار جانب سے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب پدری حسب ذیل ہے:

۱۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ بن حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ بن حضرت سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ بن حضرت سیّد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ بن حضرت سیّد داؤد رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ بن حضرت سیّد موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ بن حضرت سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ بن حضرت سیّد موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد امام حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

۱۲۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

والدہ ماجدہ کی جانب سے سلسلہ نسب:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب والدہ ماجدہ کی جانب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب مادری حسب ذیل ہے:

۱۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ بن حضرت سیّدہ اُم الخیر اُمتہ الجبار رحمۃ اللہ علیہا

۳۔ بنت حضرت سیّد عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ بن حضرت سیّد ابو جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ بن حضرت سیّد محمود رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ بن حضرت سیّد ابی العطاء عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ بن حضرت سیّد کمال الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ بن حضرت سیّد علاؤ الدین محمد الجواد رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن حضرت سیّد امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ بن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

۱۵۔ بن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

اولیاءاللہ کا خاندان:

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان اولیاء اللہ کا خاندان ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا جان' دادا جان' والد ماجد' والدہ ماجدہ' پھوپھی جان' بھائی' صاحبزادگان سب اولیاءاللہ ہوئے اور تمام حضرات صاحب کشف وکرامت تھے۔

القابات:

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و روحانی اوصاف بہت بلند ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ذیل کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

۱۔ ذوالبیانین رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ صاحب البرہانین والسلطانین رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ امام الفریقین والطریقین رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ کریم الجدین والطرفین رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ ذوالسراجین والمنہاجین رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ

لقب ''محی الدین'' کی وجہ تسمیہ:

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۵۱۱ ہجری میں میں برہنہ پاؤں بغداد شریف کی طرف تشریف لا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے ایک بیمار کمزور اور متغیر رنگ والا ایک شخص ملا۔جب میں اس شخص کے نزدیک آیا تو اس شخص نے میرا نام لے کر مجھے پکارا اور مجھے سلام کیا۔جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس شخص نے مجھ

سے کہا کہ مجھے سہارا دو۔ چنانچہ میں نے اسے سہارا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص تندرست وتوانا ہو گیا اور اس کے چہرے پر توانائی کی لہر دوڑ گئی۔ میں نے جب یہ دیکھا تو گھبرا گیا۔ اس شخص نے مجھ سے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس شخص کی بات سن کر میرے چہرے پر اطمینان کی کیفیت طاری ہوئی۔ پھر اس شخص نے مجھ سے پوچھا کہ تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا تو اس نے کہا: میں دین اسلام ہوں اور میں قریب المرگ تھا۔ اللہ عزوجل نے مجھے تمہارے ذریعے دوبارہ سے زندہ کر دیا ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص سے رخصت ہونے کے بعد میں بغداد شریف پہنچا اور جامع مسجد میں نماز کی غرض سے داخل ہوا۔ ابھی میں جامع مسجد کے دروازے میں ہی تھا کہ ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے میرے جوتے پکڑ کر مجھے ''یا سیّدی محی الدین'' کہہ کر پکارا۔ پھر جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوا تو چاروں اطراف سے لوگ آ کر میرے ہاتھ چومنے لگے اور مجھے ''یا محی الدین'' کہہ کر پکارنے لگے اور اس لقب سے مجھے پہلے کسی نے کبھی نہیں پکارا تھا۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہِ عبدالقادر است
سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہِ عبدالقادر است

✿✿✿

والدین

حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کا شمار جیلان کے اکابر مشائخ میں سے ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام سیّد موسیٰ، کنیت ابوصالح اور لقب جنگی دوست تھا۔

حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے لقب ''جنگی دوست'' کے متعلق کتب سیر میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نفس کشی اور ریاضت میں فردِ واحد تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لئے مردِ دلیر تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر اللہ عزوجل کے احکاماتِ شرعی کی تبلیغ کئے کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد تشریف لے جارہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے سروں پر اٹھائے نہایت احتیاط سے سروں پر اٹھائے جارہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کی طرف دیکھا تو غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ان مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے ان ملازموں کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روک سکیں۔ خلیفۂ وقت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں طلب کیا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ دربار میں پہنچے تو اس نے غیض وغضب میں کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں جنہوں نے میرے ملازمین سے وہ مٹکے لے کر توڑے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں محتسب ہوں۔ خلیفہ نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے محتسب مقرر کیوں کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کے حکم سے تم حاکم بنے ہو۔ خلیفہ وقت پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر رقت طاری ہوگئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر کر معافی کا

خواستگار ہوا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی دن سے "جنگی دوست" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کا شمار خاصانِ الٰہی میں ہوتا ہے اگر کوئی شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرتا تو اس کو تنگی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عاشق صادق تھے اور حنفی المذہب تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی عقیدت کی بناء پر ان کے مسلک پر کاربند تھے۔

حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ دریا کے کنارے مجاہدے میں مشغول تھے اور فاقہ کشی کا تیسرا دن تھا۔ اس دوران دریا میں سے ایک سیب بہتا ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پکڑ کر نوش فرمالیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ نامعلوم یہ سیب کس کا تھا اور میں نے اسے کیونکر کھالیا؟ ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں یہ ملال پیدا ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریا کے کنارے کنارے سفر کرنا شروع کر دیا مبادا شاید نزدیک کوئی باغ ہو جہاں سے یہ سیب گرا اور دریا کے ساتھ بہہ کر اِدھر آنکلا۔ کئی روز کے سفر کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بہت بڑا باغ نظر آیا جس کے بیچ میں ایک عالیشان عمارت موجود تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب اس باغ میں داخل ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سیب کا ایک درخت نظر آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سمجھ گئے کہ وہ سیب اسی درخت کا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ باغ کے مالک حضرت سیّد عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور ان کو تمام ماجرا سنانے کے بعد ان سے معافی کے طلبگار ہوئے۔

حضرت سیّد عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء میں ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی نگاہ میں ہی حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا کہ یہ شخص بندگانِ خدا میں سے ہے۔ حضرت سیّد عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں بارہ برس تک ہماری خدمت کرنا ہوگی اس کے بعد تمہیں بغیر پوچھے سیب کھانے کی معافی ملے گی؟ حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ نے حامی بھر لی اور بارہ سال تک حضرت سیّد عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے۔ بارہ برس بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ حضور!

کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری غلطی کو معاف کر دیا ہے؟ حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں! اب تمہیں میری بیٹی سے شادی کرنا ہوگی جو آنکھوں سے اندھی ہے' کانوں سے بہری ہے' ہاتھ پاؤں سے لولی لنگڑی ہے۔ تم نکاح کے دو برس تک میرے ساتھ رہو گے تاکہ میں اپنی آنکھوں سے فرزند کو دیکھ سکوں اس کے بعد تمہارا جہاں جی چاہے تم چلے جانا۔

حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی سے ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب زوجہ کو دیکھا تو ان کے تمام اعضاء صحیح سالم تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حیران و پریشان حالت میں حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا ان کے گوش گزار کیا۔ حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اسی بیٹی سے تمہاری شادی کی ہے وہ اندھی اس لئے ہے کہ اس نے کبھی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا' وہ بہری اس لئے ہے کہ اس نے کبھی کسی غیر محرم کی آواز نہیں سنی' وہ لولی لنگڑی اس لئے ہے کہ اس کے نہ ہاتھوں نے کبھی کسی غیر محرم کو چھوا ہے نہ اس کے قدم کبھی کسی نامحرم کی جانب اٹھے ہیں۔ حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی یہ توجیہہ سنی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔

حضرت سیدہ اُم الخیر اُمتہ الجبار رحمۃ اللہ علیہا:

حضرت سیدہ اُم الخیر اُمتہ الجبار رحمۃ اللہ علیہا' حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کا شمار اپنے دور کی نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا اور حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ بہت عرصہ تک بے اولاد رہے۔ حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کی آخری عمر میں آپ دونوں میاں بیوی کو اللہ عزوجل نے اولاد سے نوازا اور جس وقت حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہا کی عمر مبارک ساٹھ برس تھی۔

❁❁❁

ولادت باسعادت

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ملک فارس کے شمال میں واقعہ بحیرہ خزر کے جنوبی ساحل سے ملحق ایک چھوٹے سے علاقے گیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پیدائش کتب سیر میں یکم رمضان المبارک ۴۷۰ ہجری منقول ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ ۴۷۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔

قبل از ولادت پیشین گوئیاں:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ اور شان و شوکت سے متعلق آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے آئے متعدد مشائخ نے پیشین گوئیاں فرمائی تھیں۔ ذیل میں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت محمد بن احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت اور فضائل و مناقب کی پیشین گوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے تمام مشائخ نے دی ہے۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اکثر و بیشتر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت دیتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے تھے۔

۲۔ حضرت سیّد امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت سیّد امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید کو اپنا مصلیٰ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس کو حفاظت سے رکھنا اور اپنے مرنے کے بعد اسے کسی معتمد کے حوالے

کر دینا یہاں تک کہ یہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچ جائے۔ چنانچہ جب حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مسند ارشاد پر متمکن ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہ مصلیٰ عطا ہوا۔

۳۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے عالم غیب سے خبر دی گئی کہ پانچویں صدی ہجری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ اطہار میں ایک قطب العالم پیدا ہوگا جس کا نام سیّد عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) لقب محی الدین ہوگا اور وہ گیلان میں پیدا ہوگا جب وہ مسند ارشاد پر بیٹھے گا تو اعلان کرے گا کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے اور ہر ولی اس کے اس حکم کی اطاعت کرے گا۔

۴۔ حضرت ابواحمد عبداللہ الجونی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ ابواحمد عبداللہ الجونی رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۶۸ ہجری میں کوہِ حرو میں خلوت نشینی اختیار کی اور فرمایا کہ عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا جس کی کرامات وعادات کا شہرہ ہوگا اور اس کو تمام اولیاء اللہ میں مقبولیت حاصل ہوگی اور ایک زمانہ اس سے فیضیاب ہوگا۔ جو بھی اس کی زیارت کرے گا وہ فائدہ پائے گا۔

حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت:

روایات میں آتا ہے کہ جس شب حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اس رات حضرت سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے عظام رحمہم اللہ تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت دی کہ اے ابوصالح (رحمۃ اللہ علیہ)! اللہ عزوجل نے تمہیں ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی اللہ ہے، وہ میرا بیٹا ہے، وہ میرا اور اللہ کا محبوب ہے اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ میں وہ شان ہوگی جو انبیاء کرام

ﷺ میں میری شان ہے۔

غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ درمیان اولیاء

چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جس وقت اس جہانِ فانی میں تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شانوں کے درمیان حضور نبی کریم ﷺ کے قدموں کا نشان موجود تھا جو کہ واضح دیکھا جا سکتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس رات پیدا ہوئے اس رات جیلان شریف میں جو بھی عورت بچہ جننے والی تھی اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور ہر نومولود بعد ازاں اپنے دور کا نامور ولی اللہ بنا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ماہِ رمضان کی پہلی رات میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پیدائش کے پہلے دن ہی روزہ رکھا اور سحری سے افطاری تک ماں کا دودھ نہ پیا حتیٰ کہ تمام رمضان المبارک میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہی عادت رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا قول ہے کہ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام رمضان المبارک میں سحری سے افطار تک دودھ نہ پیا۔

شاہوں سے بھی اچھا ہوں کیا جانئے کیا کیا ہوں
ہاتھ آئی ہے قسمت سے در کی ترے دربانی
سوتے ہیں پڑے سکھ سے آزاد ہیں ہر دکھ سے
بندوں کو ترے مولا غم ہے نہ پریشانی

ابتدائے حال

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابھی ہوش بھی نہ سنبھالا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت حضرت سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ وصال پا گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے یتیم نواسے کو اپنے زیر سایہ لے لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش پر خصوصی توجہ دینی شروع کر دی۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب میرے والد بزرگوار بچپن میں کھیل کود کا ارادہ کرتے تو انہیں ایک غیبی ندا سنائی دیتی: اے خدا کے برکت دیئے ہوئے میری طرف آئیں نے تجھے اپنے لئے پیدا کیا ہے کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اس آواز کو سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ گھبرا جاتے تھے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان ناموافق حالات میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ کتب سیر میں یہ بات پایہ ثبوت نہیں پاتی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ابتدائی تعلیم کس عمر میں شروع کی۔ اس ضمن میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں دس برس کی عمر میں اپنے شہر کے مکتب میں حصول علم کے لئے جایا کرتا تھا اور اس وقت میرے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے تھے جو میرے آگے پیچھے میری حفاظت کی غرض سے چلتے تھے۔ جب میں مدرسہ پہنچتا تھا تو وہ بارہا یہ منادی کرتے تھے کہ اللہ کے ولی کے لئے جگہ خالی کر دو چنانچہ وہ میرے لئے جگہ خالی کر دے۔ ایک مرتبہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس نے فرشتوں کی آواز سن کر کہا کہ یہ نہایت

معزز گھرانے کا فرد ہے اور عنقریب اس کو وہ عظمت حاصل ہوگی کہ جس میں کوئی مزاحمت نہ ہوگی اور اس کو ایسا قرب نصیب ہوگا کہ اس کو کوئی فریب نہ دے سکے گا پھر چالیس برس بعد میں نے اس شخص کو پہچانا وہ شخص ابدالوں میں سے تھا۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کے ابتدائی سترہ برس اپنے آبائی شہر میں ہی گزارے اور وہیں پر تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اعلیٰ تعلیم کا شوق بیدار ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس خواہش کا اظہار والدہ ماجدہ سے کیا جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد جانے کی اجازت دے دی۔

اس ضمن میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں عرفہ کے دن شہر سے باہر نکلا تو راستہ میں کسی زمیندار کا بیل چلا جا رہا تھا۔ میں اس کے پیچھے ہولیا۔ بیل نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! تو اس لئے پیدا نہیں کیا گیا اور نہ ہی تجھے اس کا حکم ہے۔ بیل کی بات سن کر میں گھبرا گیا اور تیزی سے گھر واپس لوٹ آیا۔ گھر آ کر میں چھت پر چلا گیا چھت پر چڑھ کر دیکھا تو مجھے عرفات کا میدان نظر آیا جہاں لوگ جوق در جوق جمع ہو رہے تھے۔ میں نے والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ ان کے گوش گزار کیا اور ان سے اعلیٰ تعلیم کے لئے بغداد جانے کی خواہش ظاہر کی اور انہوں نے مجھے بغداد جانے کی اجازت دے دی۔

غوث اعظمؒ قطب عالم راہبر جن و بشر
بندۂ زارم خدا را بر حسن عاجز نگر
بحر عصیاں میں ہوا ہوں غرق ہر شام و سحر
گوشہ چشم کرم کر بندہ لاچار پر

روانگی بغداد

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۸۸ ہجری میں اٹھارہ برس کی عمر میں والدہ ماجدہ کی اجازت کے بعد بغداد روانہ ہوئے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بغداد کے لئے روانہ ہونے لگا تو والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے والد نے ترکہ میں اسی دینار چھوڑے تھے۔ چالیس دینار تمہارے بھائی کے لئے ہیں اور چالیس دینار تمہارے ہیں۔ تمہارے دینار میں نے تمہاری قمیض کے اندر سی دیئے ہیں۔ میں نے والدہ ماجدہ سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے احکامات کی پابندی کرنا' حرام سے پرہیز کرنا' تقدیر الٰہی پر راضی رہنا اور خواہ کیسے بھی حالات ہوں جھوٹ نہ بولنا۔ میری والدہ اس بات کو جانتی تھیں کہ بغداد میرے لئے ایک نیا شہر ہے اور وہاں میرا کوئی دوست' ساتھی یا غمخوار موجود نہیں ہے اس لئے انہوں نے ایک سرد آہ لینے کے بعد مجھے اللہ کے سپرد کیا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بغداد جانے کے لئے ایک قافلہ میں شامل ہوگیے۔ جب یہ قافلہ شہر کی حدود سے باہر نکلا تو راستہ میں ۶۰ لٹیروں نے قافلے پر حملہ کردیا اور قافلے کا تمام مال واسباب لوٹ لیا۔ لوٹ مار کے دوران ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے لڑکے! تیرے پاس کیا ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ وہ شخص میری بات کو مذاق سن کر آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص میرے پاس آیا اور اس نے بھی مجھ سے یہی پوچھا اور میں نے اسے بھی یہی بتایا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ وہ شخص بھی میری بات کا

مذاق اڑا کر آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد یہ دونوں لٹیرے اپنے سردار کے پاس گئے اور اسے میری بات بتائی۔ اس سردار نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا واقعی تمہارے پاس چالیس دینار ہیں۔ میں نے اسے بتایا کہ ہاں میری بغل کے نیچے سِلے ہوئے ہیں۔ اس نے قمیض کو ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں سے چالیس دینار برآمد ہو گئے۔ وہ سردار حیران ہوا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم نے اسے راز کیوں نہ رکھا؟ تمہیں سچ بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے جواب دیا کہ میری والدہ نے سفر پر نکلتے وقت اس بات کی نصیحت کی تھی کہ بیٹا جیسے بھی حالات ہوں تم جھوٹ نہ بولنا لہٰذا جب مجھ سے پوچھا گیا کہ میرے پاس کیا ہے تو میں نے سچ سچ بتا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری بات سن کر اس سردار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا کہ تم نے اپنی والدہ کا عہد نہیں توڑا اور ایک میں ہوں جو سالہا سال سے رب کے عہد کو توڑ رہا ہوں اور لوگوں کو لوٹ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ سردار میرے قدموں میں گر پڑا اور توبہ کرنے کے بعد تمام مال و اسباب قافلے والوں کو واپس کر دیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب کسی شخص نے میرے دستِ مبارک پر توبہ کی۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس دور کے بغداد کے بارے میں بتاتے ہیں کہ بغداد علوم و فنون کا ایک بہت بڑا مرکز تھا مگر سیاسی اعتبار سے اسے استحکام حاصل نہیں تھا اور حکمرانوں کو تعلیم یا تعلیمی اداروں سے کسی بھی قسم کا کوئی دلی لگاؤ نہیں تھا۔ طلباء کو حصولِ علم کے لئے اپنی ذاتی جیب سے خرچ کرنا پڑتا تھا جس کے لئے وہ محنت مزدوری بھی کرتے تھے اور کئی کئی روز فاقہ کشی بھی کرتے تھے۔

۞۞۞

بغداد کے روز و شب

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف آمد کے بعد حضرت شیخ حماد بن دباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا اور بغداد کے قرب و جوار میں ان کے نام کا بہت شہرہ تھا۔ بغداد کے بے شمار اولیاء نے انہی سے فیض حاصل کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بغداد شریف کے محلّہ مظفریہ میں رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت حماد بن دباس رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں شریک ہو جاتے اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے۔ بغداد شریف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نو سال تک مختلف علوم پر دسترس حاصل کی اور اس وقت بغداد میں موجود تمام اکابر علمائے عظام کی صحبتوں سے بھرپور فیض حاصل کیا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے نو سال تک بغداد میں علم حاصل کیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ سخت مجاہدے بھی کرتے رہے۔ والدہ ماجدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جو چالیس دینار دیئے تھے وہ جلد ہی ختم ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گزر اوقات کے لئے بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت میں کسی قسم کا کوئی فرق نہ آیا۔ حضرت شیخ طلحہ بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتایا کہ بغداد میں قیام کے دوران اکثر و بیشتر مجھے کھانے کو کچھ نہ ملتا تھا حتیٰ کہ ایک مرتبہ میں بیس روز تک فاقے سے رہا تو میں ایوانِ کسریٰ کی جانب چل پڑا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ چالیس اولیاء اللہ مجھ سے پہلے وہاں موجود تھے۔ مجھے یہ دیکھ کر شرمندہ ہوئی اور میں واپس ہولیا۔ اس دوران میری ملاقات

میرے ایک ہم وطن سے ہوئی اس نے مجھے کچھ رقم دیتے ہوئے کہا کہ یہ میری والدہ ماجدہ نے دی ہے۔ میں اس شخص کو جانتا بھی نہ تھا۔ میں نے وہ رقم لی اور واپس ان اولیاء کے پاس آیا اور ان میں رقم تقسیم کی اور بقدر ضرورت خود بھی رکھ لی۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ رقم کہاں سے آئی؟ میں نے انہیں بتایا کہ یہ میری والدہ نے بھیجی ہے اور مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں یہ ساری رقم خود رکھ لیتا۔ پھر میں نے بغداد واپس آ کر باقی ماندہ رقم سے کھانا خریدا اور فقراء کو بلا کر اپنے ساتھ بٹھایا اور ہم نے کھانا تناول فرمایا۔

حضرت شیخ عبداللہ سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ میں کئی روز سے فاقے تھا اور بھوک کی شدت نے جب مجھے زیادہ بے چین کیا تو میں محلہ قطیعہ شرقیہ میں جا نکلا جہاں ایک شخص نے مجھے کاغذ کی بندھی ہوئی ایک پڑیا دی اور چلا گیا۔ میں نے اس پڑیا کے اندر موجود رقم سے حلوہ خریدا اور مسجد میں جا بیٹھا۔ میں قبلہ رو بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے اس حلوہ کو کھانا چاہئے یا نہیں؟ اس دوران میری نظر ایک کاغذ پر پڑی میں نے اس کاغذ کو اٹھا کر دیکھا جس میں یہ تحریر تھا کہ ہم نے کمزور مومنین کے لئے رزق کی خواہش پیدا کی تا کہ وہ بندگی کے لئے اس کے ذریعہ قوت پائیں۔ میں نے جب یہ عبارت پڑھی تو میرے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی اور خوف الٰہی سے میرے بدن کے تمام بال کھڑے ہوگئے۔ میں نے اس حلوہ کے نیچے سے اپنا رومال نکالا اور اسے وہیں چھوڑ کر مسجد میں دو رکعت نماز ادا کر کے واپس آ گیا۔

حضرت ابوبکر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ بغداد میں سخت قحط پڑا اور کھانے کو کچھ میسر نہ تھا۔ مجھے بھی فاقے رہتے کئی دن گزر چکے تھے۔ ایک روز جب بھوک کا غلبہ کچھ زیادہ ہوا تو میں دریائے دجلہ پر چلا گیا تا کہ اگر کچھ کھانے کو مل جائے تو کھا کر گزارہ کر لوں مگر وہاں پہلے ہی بہت سے لوگ موجود تھے اور وہ بھی میری طرح کھانے کی تلاش میں تھے۔

بالآخر میں شہر کی جانب واپس لوٹ آیا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک نوجوان بھنا ہوا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانے بیٹھ گیا۔ میں بھوک سے اس قدر نڈھال تھا کہ جب وہ لقمہ اپنے منہ میں ڈالتا تو میں اپنا منہ کھول لیتا۔ حتیٰ کہ میں نے خود کو ملامت کرنے کو کہا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ اللہ عزوجل میرے حال سے واقف ہے اسی پر توکل کر اور اس قدر بے صبرانہ ہو۔ پھر وہ نوجوان میری جانب متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ کھانے میں شامل ہو جائیں میں نے انکار کر دیا اور جب اس نے بہت زیادہ اصرار کیا تو میں اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا۔ اس نوجوان نے مجھ سے پوچھا کہ میں کیا کرتا ہوں؟ میں نے اسے بتایا کہ میں فقہ کا طالب علم ہوں اور جیلان کا رہنے والا ہوں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم جیلان کے ایک شخص عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) کو جانتے ہو؟ میں نے اسے بتایا کہ وہ میں ہی ہوں۔ میری بات سن کر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہنے لگا کہ مجھے گیلان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے آٹھ دینار دے کر بھیجا تھا۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ میرے پاس موجود رقم بھی ختم ہو گئی اور فاقوں کی نوبت آ گئی۔ میں نے بھوک سے نڈھال تین دن گزار دیئے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ فاقہ کی حالت میں تیسرے دن تو مردار کھانے کی بھی اجازت ہے اس لئے میں نے امانت میں سے یہ کھانا خریدا تھا یہ کھانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملکیت ہے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی چاہتا ہوں۔ میں نے اس شخص کو تسلی دی کہ فکر کی کوئی بات نہیں اور ہم دونوں نے مل کر وہ کھانا کھایا۔

شیخ ابوسعید عبداللہ محمد سے منقول ہے کہ میں، ابن السقا اور حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نظامیہ بغداد میں زیر تعلیم تھے۔ اس زمانے میں بغداد میں ایک شخص بہت مشہور تھا اور سب اس کو غوث کہتے تھے۔ وہ جب چاہتا ظاہر ہو جاتا اور جب چاہتا غائب ہو جاتا تھا۔ ایک روز ہم تینوں دوستوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ان سے ملا جائے۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ابن السقا نے کہا کہ میں اس غوث سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا کہ وہ لاجواب ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں بھی ایک سوال کروں گا دیکھتا ہوں

وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کوئی سوال نہیں کروں گا میں تو صرف ان کی زیارت کی سعادت حاصل کروں گا۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ موجود نہ تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ظاہر ہوئے اور ابن السقا سے کہنے لگے: اے ابن السقا! تجھ پر صد افسوس ہے تو مجھ سے ایسا سوال پوچھنا چاہتا تھا جس سے تو مجھے لاجواب کر دے۔ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے اور انہوں نے ابن السقا کے بتائے بغیر اس کے سوال کا جواب دے دیا اور فرمایا: مجھے تیرے اندر کفر نظر آتا ہے۔ پھر انہوں نے میری جانب نگاہ کی اور فرمایا کہ تمہارا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے اور تمہاری اس بے ادبی کی وجہ سے دنیا تمہارے کانوں تک چھا جائے گی۔ پھر وہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور ان کے ساتھ نہایت عزت و احترام سے پیش آئے اور فرمایا: اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! تو نے اپنے ادب کی بدولت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر لیا تم عنقریب ایک منبر پر بیٹھو گے اور سارا بغداد تمہاری بات سنے گا تم اعلان کرو گے کہ ہر ولی کی گردن پر میرا قدم ہے اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ تمام ولی اللہ تمہاری اس بات پر اپنا سر جھکا دیں گے۔ اس کے بعد وہ غوث غائب ہو گئے اور ہماری ان سے پھر کبھی کوئی ملاقات نہ ہوئی۔ جس وقت حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر ولایت پر بیٹھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کیا کہ تمام اولیاء کی گردنوں پر میرا پاؤں ہے تو ابن السقا کا یہ حال تھا کہ اس نے شرعی علوم پر دسترس حاصل کی اور ہر ایک کو اپنے علم سے مات دی لیکن جب خلیفہ نے اسے اپنا مقربِ خاص بنا کر شاہِ روم کی جانب بھیجا تو اس نے شاہِ روم کے تمام عیسائی پادریوں کو مات دے دی۔ شاہِ روم نے اس کی نہایت عزت کی اور اسے اپنا مقربِ خاص بنا لیا۔ وہاں ابن السقا ایک لڑکی پر فریفتہ ہوا اور اس نے شاہِ روم سے اس کا رشتہ مانگا۔ شاہِ روم نے کہا کہ اس کا رشتہ میں ایک شرط پر دوں گا جب تو عیسائی ہو گا۔ ابن السقا نے اس لڑکی سے شادی کی غرض سے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ مجھے جب علم ہوا تو مجھے

ان غوث کا قول یاد آ گیا۔ میری حالت یہ ہوئی کہ میں بغداد سے دمشق آیا تو سلطان نورالدین زنگی ملک شہید نے مجھے محکمہ اوقات کا ناظم الاعلیٰ مقرر کر دیا۔ میں حاکم ہو گیا اور دنیا چاروں جانب سے مجھ پر ٹوٹ پڑی۔ اس غوث کی کہی ہوئی تینوں بات درست ثابت ہوئیں۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں میں مشائخ کرام سے علم فقہ پڑھتا تھا۔ سبق پڑھنے کے بعد میں بغداد شہر سے باہر تشریف لے جاتا اور اس دوران جب آندھی چلتی، جھکڑ چلتے، اولے پڑتے حتیٰ کہ گرمی سردی سب برداشت کرتا تھا۔ میرا لباس صوف کا ہوتا تھا اور سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ ہوتا تھا۔ میں ننگے پاؤں ہوتا اور اس حالت میں پتھروں اور اینٹوں پر پھرتا تھا۔ درختوں کے پتے میری خوراک ہوتے تھے الغرض کوئی بھی ایسی مصیبت نہ تھی جسے میں نے برداشت نہ کیا ہو۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ۵۰۹ ہجری میں پہلی مرتبہ میں حج بیت اللہ شریف کی غرض سے حرم پاک روانہ ہوا۔ جب میں منارہ اُم القرون جو کہ مکہ مکرمہ کے نزدیک ایک مقام ہے وہاں میری ملاقات حضرت شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت عالم شباب میں تھے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا کہ میں حج بیت اللہ شریف کی نیت سے جا رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہم دونوں ساتھی بن سکتے ہیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر ہم دونوں نے اکٹھے سفر شروع کر دیا۔ راستے میں ہمیں ایک حبشی لڑکی ملی جس کے چہرے پر نقاب تھا۔ وہ میرے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی اور کہنے لگی کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں عجم کا رہنے والا ہوں اور بغداد سے آ رہا ہوں۔ اس لڑکی نے کہا کہ میں حبشہ میں تھی جب میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے تیرے دل پر تجلی کی اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اللہ عزوجل نے اپنے وصل سے تجھے وہ کچھ عطا کیا ہے جو کسی کو نہیں کیا پس میں نے چاہا کہ میں تجھے دیکھوں۔ پھر کہنے لگی: آج میں تم دونوں کے ساتھ رہوں گی اور شام کو روزہ بھی اپنے ساتھ

افطار کرواؤں گی۔ پھر وہ راستے کے ایک طرف اور ہم دوسری طرف چلنا شروع ہو گئے۔
شام کو جب افطاری کا وقت ہوا تو آسمان سے ہمارے لئے ایک طباق اترا جس میں کچھ روٹیاں، سرکہ اور ترکاری تھی۔ اس حبشی لڑکی نے کھانا دیکھتے ہوئے فرمایا: سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس نے میرے مہمانوں کو عزت بخشی۔ ہر رات میرے لئے دو روٹیاں اترا کرتی تھیں آج میرے مہمان ساتھ ہیں تو چھ روٹیاں اتری ہیں۔ ہم تینوں نے اس میں سے دو دو روٹیاں کھائیں۔ پھر پانی کے تین کوزے اترے اور ہم نے اس میں سے پانی پیا۔ اس کے بعد وہ حبشی لڑکی ہم سے رخصت ہو گئی۔ ہم دونوں جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کی غرض سے بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ پر انوار و تجلیات کی بارش ہوئی اور وہ بے ہوش ہو گئے دیکھنے سے یہی گمان ہوتا تھا کہ وہ وصال فرما گئے ہیں۔ اس دوران وہی حبشی لڑکی آئی اور اس نے ان کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا کہ تجھے وہی زندہ کرے گا جس نے تجھے مارا ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ حادث چیزیں بجز اس کے برقرار رکھنے کے اس کے جلالی نور کی تجلی کے آگے قائم نہیں رہ سکتیں بلکہ اس کے جلال کے انوار نے اندھوں کی آنکھیں بھی چندھیا کر رکھ دی ہیں۔ پھر دوران طواف مجھ پر انوار و تجلیات کی بارش ہوئی۔ میں نے اپنے باطن کا خطاب سنا جس کے الفاظ تھے کہ اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! ظاہر چھوڑ دے اور توحید تجرید اور توحید تفرید اختیار کر عنقریب ہم تمہیں اپنی بے شمار نشانیاں دکھائیں گے تو اپنی مراد کو غلط نہ کر اور اپنے قدم کو ثابت رکھ اور دنیا میں ہمارے سوا کسی کو مالک نہ سمجھ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے مسند ارشاد پر بیٹھ۔ اس کے بعد وہ حبشی لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی: اے جوان! مجھے تیرا مقام معلوم ہے تجھ پر نور کا خیمہ لگا ہوا ہے اور آسمان تک تجھے فرشتوں نے گھیر رکھا ہے اور ہر ولی کی نگاہیں تیرے مقام پر ہیں اور ان کی آرزو ہے کہ تیرے جیسی نعمت انہیں بھی حاصل ہو جائے۔

✿✿✿

عبادت وریاضت

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حصول علم کے بعد طریقت کی جانب راغب ہوئے۔اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں مجاہدہ کی رغبت پیدا ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے بھی فیض یاب ہو چکے تھے اس لئے طریقت کے اسرار ورموز سے آگاہ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ روشن ضمیر اور اہل نظر تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قربِ ربانی کو پانے کے لئے خود کو مجاہدات کی بھٹی میں جلانا شروع کیا کیونکہ راہِ طریقت کا یہ پہلا اور ضروری قانون ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجاہدات کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ شدائد اگر پہاڑوں پر نازل ہوتے تو وہ بھی پھٹ جاتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شہر کو چھوڑ کر جنگلوں اور ویرانوں میں رہنا شروع کردیا۔
حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں پچیس سال تک تنہا عراق کے بیابانوں میں پھرتا رہا اور میں لوگوں کو نہ جانتا تھا اور لوگ مجھے نہیں جانتے تھے۔اس دوران میرے پاس رجال الغیب اور جنات تشریف لاتے جنہیں میں طریقت اور وصول الی اللہ کی تعلیم دیتا تھا۔ابتداء میں جب میں عراق میں داخل ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام میرے ہم سفر بنے اور میں انہیں اس وقت پہچانتا نہ تھا۔ان کے ساتھ میرا معاہدہ ہوا کہ میں ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک جگہ بیٹھنے کا حکم دیا اور میں اس جگہ تین سال تک بیٹھا رہا۔سال میں ایک مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ یہی تیرا مقام ہے جہاں تجھے پہنچایا گیا ہے۔اس عرصہ کے دوران تمام نفسانی

خواہشات مجھ پر انسانی شکل میں وارد ہوئیں لیکن اللہ عزوجل نے مجھے ہر موقع پر استقامت عطا فرمائی اور مجھے ان خرافات سے بچائے رکھا۔ ابتداء میں میرا نفس مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا تو میں اس پر قائم ہو جاتا اور کسی چیز کو قبول نہ کرتا تھا۔ ایک طویل مدت تک اپنا گلا گھونٹتے ہوئے میں مدائن کے جنگلوں میں مجاہدات میں مشغول رہا۔ میں نے اپنے نفس کو مختلف مجاہدوں، ریاضتوں اور مشقتوں میں ڈالے رکھا۔ ایک سال تک میں گری ہوئی چیزیں اٹھا کر کھاتا رہا۔ دوسرے سال میں صرف پانی پر گزارا کرتا رہا اور تیسرے سال نہ میں نے کچھ کھایا نہ پیا اور نہ ہی سویا۔ ایک مرتبہ شدید سردی کی وجہ سے میں ایوانِ کسریٰ کے کھنڈرات میں سویا تو رات بھر میں چالیس مرتبہ احتلام ہوا۔ میں نے ہر مرتبہ دریائے دجلہ پر جا کر غسل کیا۔ پھر نیند کے خوف سے محل کے اوپر ایک ویران جگہ پر چڑھ گیا اور وہاں دو سال تک قیام کیا حتیٰ کہ سردی کے سوا کوئی شے کھانے کی مجھے میسر نہ آسکی۔ ہر سال ایک بزرگ آتے اور وہ مجھے اونی جبہ دے کر چلے جاتے تھے۔ اس طرح میں نے بے شمار طریقوں سے دنیا اور نفس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی۔ لوگ مجھے دیوانہ سمجھتے تھے۔ میں برہنہ جسم جنگلوں میں چلا جاتا اور کانٹوں پر لوٹتا شور مچاتا تھا۔ میرے تمام بدن سے خون جاری ہو جاتا تھا اور لوگ مجھے اٹھا کر شفا خانے لے جاتے جہاں میری حالت مزید بگڑ جاتی تھی۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب مجھ میں اور مردہ میں کوئی فرق نہ تھا۔ لوگ کفن لے آئے اور غسال کو بلوایا کہ وہ مجھے غسل دے۔ ابھی انہوں نے مجھے غسل دینے کے لئے ایک تختہ پر ڈالا ہی تھا کہ میری حالت درست ہو گئی اور میں اٹھ کھڑا ہوا۔ طریقت کی ان پُرخطر راہوں میں نہ تو میں کبھی خوفزدہ ہوا اور نہ ہی کبھی میرا نفس مجھ پر غلبہ پاسکا اور نہ ہی دنیا کی آرائش مجھے حیران کرسکی۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک رات مجھ پر خاص وجدانی کیفیت طاری ہوئی میں نے بے ساختہ چیخ ماری جس سے لٹیروں کی جماعت گھبرا کر بھاگ گئی شاید کوئی آ گیا ہے۔ جب وہ لوگ میرے پاس آئے اور مجھے زمین پر بے ہوش پڑا دیکھا تو کہنے

لگے کہ یہ تو عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) دیوانہ ہے اس نے ہمیں ڈرا دیا۔

حضرت شیخ ابوالقاسم بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سیاحت کے ابتدائی دور میں مجھ پر بہت سی کیفیات طاری ہوئیں میں ان میں اپنے وجود سے غائب ہو جاتا تھا اور اکثر و بیشتر بے ہوشی کے عالم میں دوڑا کرتا تھا۔ جب میری کیفیت سنبھلتی تو میں خود کو کسی دور دراز ویرانے میں موجود پاتا۔

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن یحییٰ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی اور پندرہ سال تک ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر صبح تک قرآن مجید ختم کیا۔ چنانچہ ایک رات میں ایک سیڑھی پر چڑھ رہا تھا کہ میرے نفس نے مجھ سے کہا: کاش! تو ایک گھڑی سو جائے اور پھر اٹھ کر عبادت کر لے۔ جیسے ہی یہ خیال میرے دل میں آیا میں وہیں ایک پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی یہاں تک کہ میں نے اسی حالت میں قرآن مجید ختم کیا۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ دورانِ سیاحت وہ ایک لق ودق صحرا میں جا نکلے جہاں پانی کا کوئی نام ونشان نہ تھا۔ وہ کئی روز تک وہاں بھوکے پیاسے پڑے رہے۔ ایک دن بادل آئے اور بارش کی کچھ بوندیں ان پر گریں جس سے وہ سیراب ہوئے۔ پھر انہوں نے ایک نور کو دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن تھا۔ اس نور سے ایک شکل نمودار ہوئی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا: اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تیرا رب ہوں اور تیرے اوپر حرام تمام اشیاء کو حلال کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنتے ہی اعوذ باللہ پڑھنی شروع کر دی جس سے وہ نور غائب ہو گیا اور اس نے دھوئیں کی شکل اختیار کر لی اور کہنے لگا: اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے اللہ عزوجل کے حکم سے اور

اپنے علم کے ذریعے میرے مکر سے نجات پالی ورنہ میں اپنے اس مکر سے ستر اہل طریقت کو گمراہ کر چکا ہوں۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ میرے رب تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل و کرم ہے۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کے قول سے کہ میں حرام اشیاء کو حلال کرتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اللہ عزوجل کبھی بھی بری چیز کا حکم نہیں دیتا اور جو چیز شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام ہے وہ میرے لئے حلال کیونکر ہو سکتی ہے۔

حضرت شیخ صیرفی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جب بغداد چھوڑ کر ویرانوں میں رہنے لگا تو شیاطین انسانی شکلوں میں آتے اور وہ ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہوتے تھے۔ وہ مجھ سے مچھنگ کرتے اور مجھ پر آگ کے شعلے برساتے۔ میں نے اپنے دل میں ان سے لڑنے کے لئے حوصلہ ہمت اور جرأت پائی اور ہر میدان میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ ہاتف غیبی سے میرے لئے ندا آتی کہ اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! اٹھو اور ان کا مقابلہ کرو ہم تمہاری مدد کریں گے۔ چنانچہ جب میں ان کا مقابلہ کرتا تو وہ فرار ہو جاتے تھے۔ ایک شیطان نے مجھ سے کہا کہ یہ جگہ چھوڑ کر چلے جاؤ میں تمہارا برا حال کر دوں گا۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا جس سے وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا۔ میں لاحول ولاقوۃ پڑھتا اور شیطان جل کر راکھ ہو جاتے تھے۔ ایک دن ایک نہایت بدصورت شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں ابلیس ہوں آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے اور میرے گروہ کو تنگ کر دیا ہے۔ میں نے اسے جواب دیا کہ تو یہاں سے دور ہو جا۔ پھر اچانک ایک غیبی ہاتھ نمودار ہوا اور اس نے اس کے سر پر ضربیں لگا کر اس زمین کے اندر دھنسا دیا۔ وہ دوبارہ نمودار ہوا اور اس کے ہاتھ میں بھڑکتے ہوئے شعلے تھے وہ مجھ سے جنگ کرنا چاہتا تھا لیکن اس دوران ایک نقاب پوش گھڑ سوار آیا اور اس نے میرے ہاتھ میں تلوار دی۔ شیطان نے وہ تلوار دیکھی تو الٹے قدموں بھاگ کھڑا ہوا۔

حضرت شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں برج عجمی میں گیارہ برس رہا اور میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک تو میرے منہ میں لقمہ نہ دے گا میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا اور جب تک تو مجھے پانی نہیں پلائے گا میں پانی نہیں پیوں گا۔ چنانچہ میں نے چالیس روز تک کچھ نہ کھایا پیا۔ اس کے بعد ایک شخص میرے لئے کھانا لایا۔ میں بھوک کی شدت سے کھانا ہی چاہتا تھا کہ میرے دل سے آواز آئی کہ تو اللہ سے کیا گیا اپنا وعدہ توڑنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اس دوران میرے نفس نے چلانا شروع کر دیا کہ ہائے بھوک ہائے بھوک لیکن میں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اس دوران حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ آئے اور مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان نے میرے گرد بے شمار جال بچھائے جب میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ دنیاوی وساوس ہیں اور میں ان جالوں سے ہی تم جیسے لوگوں کا شکار کرتا ہوں۔ میں نے ایک سال تک شیطان کا مقابلہ کیا اور اس کے بچھائے ہوئے تمام جالوں کو ختم کر دیا۔ اس کے بعد میرے سینے کو کھول دیا گیا اور مجھ پر بے شمار علائق ظاہر ہوئے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ علائق کیسے ہیں؟ جواب ملا کہ یہ خلق کے اسباب ہیں جو تم سے ملے ہوئے ہیں۔ میں سال بھر ان کی جانب متوجہ رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے جدا ہو گئے۔ جب مجھ پر میرا باطن ظاہر ہوا تو میں نے اپنے قلب کو بہت سے علائق سے ملوث پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ علائق کیا ہیں؟ جواب ملا کہ یہ تمہارے ارادے اور اختیارات ہیں۔ چنانچہ ایک سال تک میں ان کی جانب متوجہ رہا یہاں تک کہ وہ سب علائق مجھ سے دور ہو گئے اور میرا قلب ان غلاظتوں سے نجات پا گیا۔ پھر مجھ پر میرے نفس کو ظاہر کیا گیا۔ میں نے اس کا مشاہدہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ بھی کچھ امراض ہیں اور نفس کی خواہشات زندہ ہیں نفس کا شیطان بھی سرکش ہے۔ چنانچہ میں نے سال بھر مزید اس جانب توجہ فرمائی اور میرے نفس کے تمام امراض سرے سے ہی ختم ہو گئے اور اس کے شیطان نے کلمہ پڑھ لیا اور

پھر میرے تمام امور اللہ کے لئے ہو گئے اور میں اپنی ہستی سے باہر نکل آیا۔ پھر میں توکل کے دروازے پر آیا تاکہ میرا مقصد پورا ہو لیکن جب میں توکل کے دروازے پر پہنچا تو بے شمار لوگ وہاں موجود تھے۔ میں اس ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور شکر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ یہاں بھی لوگوں کا ایک جم غفیر موجود تھا میں اسے بھی چیرتا ہوا آگے بڑھ گیا اور مشاہدہ کے دروازے پر پہنچ گیا اور یہاں پر موجود ہجوم کو بھی چیرتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ حتیٰ کہ سب سے آخر میں مجھے فقر کے دروازے پر لایا گیا۔ فقر کا دروازہ خالی تھا میں جب اس دروازہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ جن جن چیزوں کو میں نے ترک کیا تھا وہ سب یہاں موجود تھیں۔ یہاں مجھے ایک بہت بڑے روحانی خزانے کی فتوحات سے نوازا گیا اور میرے لئے تمام دنیا کے خزانے کھول دیئے گئے' مجھے روحانی عزت' دائمی غنا اور خالص آزادی عطا فرمائی گئی۔ میری تمام چیزیں جو میری ہستی اور میری صفات سب معدوم ہو گئیں اور میری ہستی کی جگہ کسی اور نے لے لی۔

اے رہنما عاشقاں اے پیشوائے عارفاں
اے سرگروہ اولیاء یا غوث اعظم الغیاثؒ
اے مالک ہر دو جہاں اے سالک ہفت آسماں
اسرار ما اوحیٰ کشا یا غوث اعظم الغیاثؒ

بیعت وخلافت

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ازل سے اللہ عزوجل نے روحانی تربیت کا ایک سلسلہ جاری کیا ہے ایک فیض دیتا ہے اور دوسرا فیض حاصل کرتا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام نے براہِ راست اللہ عزوجل سے فیض حاصل کیا اور ان کے اصحاب نے ان سے فیض حاصل کیا۔ اصحاب سے یہ فیض عام لوگوں نے حاصل کیا اور یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔ بیشتر اولیاء اللہ کی تربیت کامل مرشد کے زیر سایہ ہوئی اور کامل مرشد کے بغیر سلوک کی منازل طے کرنا بے حد مشکل ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شریف آمد کے بعد حضرت حماد بن مسلم دماس رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیوض و برکات حاصل کی۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پچیس سال تک سخت مجاہدے کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ گذشتہ صفحات میں ہم نے ذکر کیا کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے برج عجمی میں گیارہ برس قیام کیا اور عہد کیا کہ میں اس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گا جب تک میرے منہ میں لقمہ نہ دیا جائے گا اور نہ ہی پانی پیوں گا جب تک مجھے پلایا نہیں جائے گا اور مسلسل چالیس روز تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ نہ کھایا پیا۔ اس دوران حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے جہاں انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اور کھانے کا جو بھی لقمہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شکم میں جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل نور سے بھرتا جاتا یہاں تک کہ تمام باطن نور سے روشن ہوگیا۔ کھانے کے بعد حضرت شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے

نوازا اور فرمایا کہ اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ وہ خرقہ ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ خرقہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا تھا جن سے ہوتا ہوا یہ خرقہ مجھ تک پہنچا اور یہ تمہاری امانت تھی جو میں نے تم تک پہنچا دی۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب خرقہ مبارک کو زیب تن کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بے شمار انوار و تجلیات کی بارش ہونا شروع ہو گئی۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ طریقت حسب ذیل ہے:

۱۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ خلیفہ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ خلیفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ خلیفہ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ خلیفہ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ خلیفہ حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ خلیفہ حضرت شیخ خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ خلیفہ حضرت شیخ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ خلیفہ امیرالمومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
۱۴۔ خلیفہ رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بحیثیت معلم اور روحانی پیشوا

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۹۶ ہجری میں اپنی ظاہری تعلیم مکمل کر لی تھی۔ جب آپ پچیس سالہ مجاہدات کے بعد واپس بغداد تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فی الحال تدریسی مصروفیات کے علاوہ کوئی کام نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز کی محنت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا شہرہ کچھ ہی دنوں میں سارے بغداد میں پھیل گئے۔ طلباء دور دراز کے علاقوں سے علم کے حصول کے لئے آنے لگے۔ طلباء کی تعداد جب مزید بڑھنا شروع ہوگئی تو اردگرد کے کئی مکانات کو خرید کر مدرسہ میں شامل کر لیا گیا۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ ۵۲۸ ہجری میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نظامیہ کی وسیع عمارت تعمیر فرما چکے تھے۔ اس مدرسہ کی تعمیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت مزدور بھی حصہ لیا۔

جامعہ نظامیہ کی تعمیر کے بعد مدرسہ میں ہونے والی جماعتوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ تفسیر قرآن مجید، حدیث، فقہ، اختلاف آئمہ اور ان کے دلائل یہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خود پڑھاتے تھے۔ اس کے علاوہ دیگر اساتذہ عربی گرامر، اصول فقہ اور دیگر اسباق پڑھاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کند سے کند ذہن والے طلباء پر خصوصی نظر کرم فرماتے تھے۔ حضرت شیخ محمد بن الحسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تیرہ علوم پر بحث کیا کرتے تھے۔

فیض نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور فیض علی رضی اللہ عنہ:

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مجھے حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے بیٹے! تم وعظ ونصیحت کرو۔ میں نے عرض کیا: میرے والد بزرگوار! میں عجمی ہوں اور علمائے بغداد کے سامنے تقریر کرنا میرے لئے ممکن نہ ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منہ کھولنے کا حکم دیا اور جب میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ میرے منہ میں تھوکا اور فرمایا کہ اب تم وعظ کرو اور لوگوں کو حق کی دعوت دو۔ پھر امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ بیٹے! اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چھ مرتبہ میرے منہ میں تھوکا اور فرمایا کہ وعظ ونصیحت کرو۔ میں نے دریافت کیا کہ حضور! آپ رضی اللہ عنہ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ تھوکا جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مرتبہ تھوکا۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی وجہ سے ایسا کیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خلعت پہنائی اور فرمایا کہ یہ تمہاری ولایت کی خلعت ہے اور یہ اقطاب اولیاء کے لئے مخصوص ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعے کے بعد اللہ عزوجل نے مجھ پر اپنے بے پناہ فیوض وبرکات نازل فرمائے اور میری زبان میں تاثیر عطا فرمائی میں جس شخص کو بھی دعوتِ حق دیتا وہ میری دعوت کو رد نہ کرتا اور میرے وعظ میں لوگوں کا ایک ہجوم موجود رہتا۔ اس واقعہ سے قبل میری محفل میں صرف چند لوگ بیٹھا کرتے تھے بعد ازاں قطب، ابدال، ملائکہ، جن وانس بڑی تعداد میں میرے وعظ میں شامل ہونے لگے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں لوگوں کا بے پناہ ہجوم ہوتا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز مبارک نزدیک اور دور سب کے لئے یکساں ہوتی تھی۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں انبیاء کرام علیہم السلام، اولیائے عظام رحمہم اللہ کے علاوہ جن وانس، ملائکہ

وغیرہ حاضر ہوتے اور حضرت خضر علیہ السلام باقاعدگی سے اس محفل میں شریک ہوتے تھے۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل لگی ہوئی تھی اور بے شمار لوگ محفل میں موجود تھے۔ اس دوران بارش شروع ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ اٹھائے اور بارگاہِ رب العزت میں عرض کرنے لگے: الٰہی! میں تیرے لئے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو لوگوں کو منتشر کرتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ بارش رک گئی۔

حضرت احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابی نامی ایک عجمی شخص حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کرتا تھا لیکن وہ اتنا کند ذہن تھا کہ بہت مشکل سے اس کی سمجھ میں کوئی بات آتی تھی۔ اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی صبر وتحمل کے ساتھ اسے پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن دورانِ سبق ابن سمول' آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو حاضر ہوئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس بے مثال صبر پر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حیرت کا اظہار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ مشقت میرے لئے صرف ایک ہفتہ کی ہے اس کے بعد اللہ عزوجل اپنا فضل فرمادیں گے۔ ابن سمول نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق دن گنناشروع کردیئے۔ ہفتے کے آخری روز اس کا انتقال ہوگیا۔ ابن سمول اس بات پر حیران تھے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے انتقال کی خبر ایک ہفتہ قبل ہی ہو چکی تھی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کو باطنی علوم سے مزین فرماتا ہے۔

حضرت شیخ ابوالخشاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں جوانی میں جب علم نحو پڑھ رہا تھا تو لوگوں میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ تھا اور اسی وجہ سے مجھے اشتیاق ہوا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سنوں۔ ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کچھ دوستوں کے ہمراہ حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب توجہ کرتے ہوئے فرمایا: ہماری صحبت اختیار کرلو۔ چنانچہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے

مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کر لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے علم نحو کے علاوہ علوم عقلیہ اور نقلیہ حاصل ہوئے جن سے مجھے پہلے کوئی واقفیت حاصل نہ تھی۔ ایک سال کے عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم سے میں نے وہ علوم حاصل کر لئے جو گذشتہ اتنی عمر گزرنے کے باوجود بھی مجھے حاصل نہ ہوئے تھے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ بقا بن بطو شیخ علی بن ہیتی اور شیخ قیلوی رحمۃ اللہ علیہم جب حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں آتے تو ڈیوڑھی میں جھاڑو دیتے اور چھڑکاؤ کرتے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر کبھی اندر داخل نہ ہوتے تھے اجازت ملنے کے بعد آپ حضرات اندر داخل ہوتے اور اجازت ملنے پر ہی بیٹھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے امان طلب کرتے اور امان مل جانے کے بعد مؤدب ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ جس وقت حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہیں جانے کا ارادہ کرتے تو یہ حضرات سواری کے ہمراہ چلتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں اس فعل سے منع فرماتے تو یہ کہتے کہ ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

حضرت مفرج بن نبہان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت عام ہوئی تو بغداد کے قریباً ایک سو فقیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوئے تاکہ وہ علیحدہ علیحدہ مسئلہ دریافت کریں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کا امتحان لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی آمد کے بعد سر جھکا لیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ مبارک سے ایک نور ظاہر ہوا جس کا مشاہدہ اہل کشف نے کیا۔ پھر وہ نور ان سو فقہاء کے سینوں میں گزرتا چلا گیا جس کی وجہ سے ان پر خوف طاری ہو گیا انہوں نے چیخیں مارتے ہوئے اپنے کپڑے پھاڑنا شروع کر دیئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ کر معافی کے طلبگار ہوئے۔ اس دوران اہل محفل نے بھی اس زور کی چیخ ماری کہ سارا بغداد لرز اٹھا۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر ان فقہاء کو اٹھایا اور فرمایا کہ تمہارے سوال یہ تھے اور ان کے جوابات یہ ہیں۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تدریس کا شہرہ آہستہ آہستہ ساری دنیا میں پھیل رہا تھا۔ علم و عرفان کے متلاشی جوق در جوق اس مدرسہ میں حاضر ہونے لگے تھے۔ ہزاروں طلباء کو بغیر فیس کے پڑھانا اور ان کے لئے رہائش و طعام کا بندوبست کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام مشکلات کو برداشت کیا اور کبھی بھی کسی زمیندار کے پاس طلباء کے لئے غلہ مانگنے نہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ کے انتظام و انصرام کا خود دھیان رکھتے تھے۔ دو سال کے قلیل عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محنت رنگ لائی اور بے شمار لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے انتظامات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مدد کرنے لگے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ میں بطورِ مبلغ، مفتی، معلم اور روحانی پیشوا کے فرائض انجام دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں تمام علماء و فقہاء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت اور علم کے قائل ہو چکے تھے۔ دور دراز کے علاقوں سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فتاویٰ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کا فوری شرعی حل انہیں بتا دیا کرتے تھے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں مسند ارشاد پر بیٹھا ہوا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا کہ کیا آپ علیہ السلام کی اُمت میں ایسا کوئی شخص ہے؟ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خلعت خاص سے نوازا۔

حضرت شیخ محمد قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور عظمت کا راز کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور کبھی کسی سے

کذب بیانی نہیں کرتا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ کوئی بھی شخص تھوکنے یا کلام کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر اس قدر اثر پذیر ہوتی تھی کہ سننے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ کے دریا میں غوطہ زن رہتے تھے۔

حضرت امام ابویعلیٰ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے فقیہہ اعظم تھے۔

حضرت امام موفق الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ۵۶۱ ہجری میں بغداد آئے اس وقت حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ علم وعمل اور فقہی مسائل میں نابغہ روزگار تھے۔

حضرت شیخ سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلادِ عجم سے ایک فتویٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ اس سے قبل یہ فتویٰ علمائے عراق کو پیش کیا جا چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کا ان کو شافی جواب دیا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار اپنے وعظ کے دوران الحمدللہ رب العالمین کہہ کر خاموش ہو جاتے اور دوبارہ کہہ کر سکوت فرماتے اور تیسری مرتبہ کہنے کے بعد کچھ دیر توقف فرماتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں تمام اولیاء حاضر و ناظر خاموش ہو جاتے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں اولیاء و ملائکہ کی ایک کثیر تعداد آ جاتی جو محفل کے بعد کہیں نظر نہ آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خطاب کو یوں شروع فرماتے:

''تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور بے حد تعریفیں جس سے اس کی ذات

راضی ہو جائے۔ اس کے کلمات کی روشنائی کے مطابق' اس کے منتہائے علم کے مطابق' اس کی مرضی ومنشاء کے مطابق' اس کی مخلوق کے مطابق جسے اس نے پیدا کیا۔ وہی عالم الغیب ہے اور رحمٰن ورحیم ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور تمام کائنات اسی کی تخلیق ہے۔ تمام تعریفیں اس کے لئے ہی ہیں اور وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں بلکہ وہ مارتا ہے۔ تمام بھلائیاں اسی کے لئے ہیں اور واحد ہے' وہ یکتا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اس کا کوئی وزیر نہیں' اس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اسے کسی نے جنا ہے۔ وہ بلند وبالا ہے اور اس جیسا کوئی نہیں۔ میں اس کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں وہ تمام مخلوقات سے افضل ہیں اللہ عزوجل نے ان کو ہدایت دے کر بھیجا تاکہ وہ دین اسلام کو تمام ادیان پر بلند کریں خواہ مشرکین اس کو برا سمجھیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جن کی تائید حق کے ساتھ تھی جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتیق کا لقب دیا جو پاک تھے اور پاکیزہ نسل سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے ہر موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کی اور ان کی تصدیق فرمائی اور اب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابدی آرام فرما رہے ہیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جنہوں نے عمل کثیر کئے اور جن کو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کے لئے منتخب کیا گیا جنہوں نے ہمیشہ حق بات کا ساتھ دیا اور وہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابدی آرام گاہ میں موجود ہیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے جنہوں نے اپنے

مال سے مسلمانوں کی امداد کی اور قرآن مجید کی ترتیب و اشاعت احسن طریقے سے فرمائی۔ جنہوں نے امامت و قرأت سے محراب و منبر کو مزین کیا اور جو افضل الشہداء ہیں اور فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے ہیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ چہارم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جو شجاعت و جوانمردی میں بے مثل ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کے امام و عالم ہیں اور جن کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم پر فدا ہو جاؤں۔ اللہ راضی ہو حسنین کریمین حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے جن کی نیکیاں تا حشر قائم رہنے والی ہیں اور جن کے مراتب بے مثل ہیں۔ اللہ نے ان کے قلوب کو نیکیوں کی جانب مائل کیا۔ اے اللہ تو ہمارے رازوں اور دلی کیفیات سے واقف ہے ہمیں اوامر پر عمل کرنے اور نواہی سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں گناہوں کی ذلت سے بچا۔ ہمیں اپنے ماسوا سے محفوظ رکھ اور اپنی مشغولیت عطا فرما۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور وہ بہت قوی و عظیم ہے۔ اے اللہ! ہمیں غفلت سے بچا اور ہمارے اوپر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے پہلی امتوں پر ڈالا۔ اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما اور ہماری مغفرت فرما کیونکہ تو ہی ہمارا رب ہے اور ہمارا مولا ہے۔ آمین

فضائل حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب معراج حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ہمراہ جب سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں یہاں سے بال برابر بھی آگے جاؤں گا تو جل جاؤں گا۔ براق بھی اس مقام پر پہنچ کر ٹھہر گیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رف رف کی سواری پیش کی گئی جو کہ ایک مقام پر آ کر رک گئی کیونکہ اس کی پرواز کی انتہا بھی یہاں تک تھی۔ اس سے آگے عالم لاہوت تھا۔ یہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو معشوقی صورت میں پیش کیا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی گردن پر پاؤں رکھا اور سواری کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ قرب وقوسین پر پہنچایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح ہے جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ایک ولی کامل ہوں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سننے کے بعد فرمایا جس طرح میرا قدم عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) کی گردن پر ہے اس طرح اس کا قدم تمام اولیاء اللہ پر ہوگا۔ چنانچہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی گردن مبارک پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے قدم کا نشان موجود تھا۔

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

حضرت ابونظر بن عمر بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے ایک مرتبہ بذریعہ عمل جنات کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم نے آنے میں دیر کیوں لگائی؟ جنات کہنے لگے کہ ہم جس وقت حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں موجود ہوں آپ ہمیں اس وقت طلب نہ کیا کریں۔ میرے والد نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم بھی ان کی محفل میں شامل ہوتے ہو؟ جنات نے کہا کہ بے شک ہم انسانوں کی نسبت کثیر تعداد میں ان کی محفل میں حاضر ہوتے ہیں اور ہماری ایک کثیر جماعت نے ان کے دست حق پر توبہ کی ہے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ روزِ الست جب تمام ارواح کی صف بندی کی گئی تو پہلی صف انبیاء کرام علیہم السلام کی تھی۔ دوسری صف اولیائے عظام رحمہم اللہ کی تھی۔ تیسری صف ابدال اور اوتاد کی تھی۔ چوتھی صف شہداء کی تھی۔ پانچویں صف مومنین کی تھی اور اسی طرح کچھ صفیں مراتب کے لحاظ سے تھیں۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح جو کہ دوسری صف میں اولیائے عظام رحمہم اللہ کی ارواح کے ہمراہ موجود تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح نے آگے بڑھ کر انبیاء کرام علیہم السلام کی صف میں شامل ہونے کی کوشش کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس اولیائے عظام رحمہم اللہ کی صف میں کر دیا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو مرتبہ مزید یہ کوشش کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو تم ضرور انبیاء کرام علیہم السلام کی صف میں شامل ہو جاتے۔

قلائد الجواہر میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سورج اس وقت طلوع نہیں ہوتا جب تک مجھے سلام نہ کر لے اسی طرح ماہ

ایام شب و روز مجھے ہر لحہ کی خبر دیتے ہیں اور میرے سامنے نیک و بد کے احوال پیش کیے جاتے ہیں۔ میں علم خداوندی میں غوطہ زن ہوں اور نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے تم پر حجت ہوں۔ ہر ولی اللہ اپنے نبی کے نقش قدم پر چلتا ہے چنانچہ میں بھی اپنے جد امجد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتا ہوں اور سوائے قدم نبوت کے میرا قدم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر ہی ہوتا ہے۔ میں جنات اور ملائکہ کا بھی شیخ ہوں۔

حضرت محمد بن رافع رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہوں نے اپنی حیثیت سے بلند دعویٰ کیا اور اپنی طاقت سے زیادہ اونچی پرواز کی جس کے نتیجہ میں شریعت کی قینچی نے ان کے پروں کو کاٹ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انہیں سنبھالنے والا کوئی نہ تھا اگر میں اس دور میں ہوتا تو انہیں سنبھال لیتا۔ میں اپنے فیض یافتہ مریدوں اور متوسلوں کی لغزش کرنے والی سواری کو سنبھالتا ہوں اور تا حشر سنبھالتا رہوں گا۔

حضرت شیخ ابوالوفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے رب حق کی قسم! حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر ایسا نور ہے جس کی روشنی مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جھنڈا تا قیامت لہراتا رہے گا۔

زبدۃ الآثار میں حضرت شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میری ملاقات مسلسل تین سال تک حضرت خضر علیہ السلام سے ہوتی رہی۔ میں نے آپ علیہ السلام سے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ صدیقوں کے امام ہیں، عارفین کے لئے حجت ہیں اور معرفت میں روح کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم میں کوئی بھی ان جیسا نہیں ہے جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام میں کوئی بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہیں ہے۔

حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بائیں جانب بحر حقیقت اور دائیں جانب بحر شریعت ہے وہ جہاں سے چاہیں عطا فرماتے ہیں اوران کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا حضرت شیخ ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے چچا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حد درجہ کمال کی وجہ سے خاموش بیٹھے رہے۔ میں نے واپسی پر اپنے چچا سے دریافت کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس قدر احترام کیوں کر رہے تھے؟ میرے چچا نے فرمایا کہ میں اس ہستی کا احترام کیوں نہ کروں جس کو فرشتوں پر بھی تصرف حاصل ہے اوراس کو میرے قلب پر ہی نہیں بلکہ تمام اولیاء اللہ کے قلوب پر تصرف وقدرت حاصل ہے وہ جس کے احوال چاہیں سلب کرلیں اور جس کے چاہیں بحال رکھیں۔

حضرت حافظ زین الدین بن رجب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''طبقات'' میں بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الوقت تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل طریقت کے امام اور مشائخ کے بادشاہ ہیں۔ اہل سنت والجماعت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے بہت تقویت حاصل کی اوراہل بدعت نے ذلت اٹھائی۔

امام ربانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے مرشد پاک حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوحِ محفوظ پر کسی کو تبدیلی کا حق نہیں ہے مگر مجھے یہ حق دیا گیا ہے اگر میں چاہوں تو اس میں بھی تصرف کروں۔ میں اس بات پر نہایت حیران ہوتا تھا پھر اللہ عزوجل نے میرے قلب میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقت اجاگر کی کہ ایک لوح وہ ہے جو فرشتوں پر ظاہر کی گئی اور ایک لوح وہ ہے جو اللہ عزوجل کے پاس ہے اور لوحِ محفوظ میں تبدیلی کی صورت رکھتی ہے۔

شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف کے

جو راز و اسرار حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا ہوئے وہ کسی کو نہیں ملے۔ اگر کوئی قطب ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب ہیں اور اگر کوئی سلطان ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ سلطان السلاطین ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ محی الدین ہیں اور دین اسلام کو زندہ کرنے والے ہیں۔

غوث اعظم دلیل راہِ یقین

بے یقین رہبر اکابر دین

شیخ دارین و ہادی ثقلین

زبدۂ آلِ سیّد کونین

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کراماتِ ظاہرہ، احوالِ باہرہ اور عالی مقامات کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فتح باب المعارف والاسرار تھے۔

حضرت علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان و مراتب کسی دوسرے ولی کو حاصل نہیں ہوئے جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شان و مرتبہ کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ پانچ ہزار طالبین کو معرفت و مشاہدے میں اور روحانیت الی اللہ میں غرق کرتے ہیں اور انہیں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخلے کا شرف عطا فرماتے ہیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قیامت تک اس بات کا ضامن ہوں کہ میرا کوئی مرید بغیر توبہ کئے نہیں مرے گا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ اگر میرا کوئی مرید مغرب میں ہو اور اس کا ستر کھل جائے تو میں مشرق میں ہوتے ہوئے بھی

اس کی ستر پوشی کروں گا۔

امیر دستگیر غوث اعظم قطب ربانی
حبیب سیّد عالم زہے محبوب سبحانی

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف مقامِ قطبیت وغوثیت کے مالک تھے بلکہ وہ ان سے بھی بالاتر تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ہر شے پر ماسوائے اللہ عزوجل کے تصرف حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات بلاشبہ ہر ولی سے بالاتر ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو وہ قوت عطا فرمائی تھی جو ہر دور و نزدیک کے لئے یکساں تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے معاصرین اور بعد میں آنے والے تمام اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کے لئے حصولِ ولایت اور وصولِ فیض کا ذریعہ ہیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شب خواب میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کی میں آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی داہنی چھاتی سے مجھے دودھ پلایا پھر اپنی بائیں چھاتی سے مجھے دودھ پلایا اس دوران حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! یہ ہمارا حقیقی فرزند ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے موت آئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا اور کیوں نہ ہو تمہارے مرشد عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) ہیں۔ میں نے تین مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہی درخواست پیش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں مرتبہ مجھے یہی جواب دیا۔ میں نے یہ خواب صبح اپنے والد سے بیان کیا اور پھر ہم حضور سیّدنا غوث الاعظم

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ جس کے رہنما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور جس کا پیر عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) ہو اسے بزرگی کیونکر عطا نہ ہوگی؟ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کاغذ و قلم منگوایا اور ہم دونوں باپ بیٹا کے لئے سند خلافت تحریر فرمائی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ میرا ہر کام اللہ عزوجل کے حکم سے ہے اور اس میں میرے نفس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ جب اللہ عزوجل مجھے اپنی قسم دیتا ہے میں تب کھاتا پیتا ہوں اور اس وقت تک کوئی کلام نہیں کرتا جب تک اللہ عزوجل مجھے اپنی قسم نہ دے میرا ہر فعل اِذن اللہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد مقام جذب و ولایت سب سے زیادہ مضبوطی حاصل ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ میری محفل میں کوئی ایسا ولی اللہ نہیں جو حاضر نہ ہوتا ہو جو زندہ ہے وہ اپنے اجسام کے ساتھ اور جو وصال پا چکے ہیں وہ اپنی ارواح کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوالحسن علی بن الہیتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی زیارت کی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائے اور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے گلے سے لگایا اور انہیں خلعت پہنائی اور فرمایا: اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! الوعلم شریعت، علم طریقت، علم حال و علم فعل الرجال اور انہوں نے یہ سب علوم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر دیئے۔

حضرت شیخ علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کے ہمراہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا قصد فرماتے تو اپنے مریدوں کو حکم دیتے کہ وہ غسل کریں اور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مؤدب رہیں کیونکہ یہ وہ بارگاہ ہے جس کی غلامی پر مشائخ کو فخر ہوتا ہے۔

صاحب جامع کراماتِ اولیاء حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں فردِ وحید ایک ہی ہوتا ہے اور اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے بندوں پر غالب ہوتا ہے اور اللہ عزوجل کے سوا اسے ہر چیز پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔ وہ جرأت مند اور بہادر ہوتا ہے اور اس کی زبان سے ہمیشہ کلمہ حق ہی نکلتا ہے۔ وہ جب بھی فیصلہ کرتا ہے تو انصاف سے کام لیتا ہے ہمارے پیشوا حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اسی مقامِ محبوبیت پر فائز تھے اور جو مقام و مرتبہ ان کو حاصل ہوا وہ کسی دوسرے ولی اللہ کو حاصل نہیں ہوا۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے سات نور تخلیق کیے جن میں سے ایک نور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ تم جب بھی اللہ عزوجل سے مانگو میرے وسیلہ سے مانگو۔ اے اہل مشرق و مغرب! میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم حاصل کرو۔ اے اہل عراق! طریقت کے اقوال میرے پاس اس طرح موجود ہیں جس طرح کسی مکان میں کپڑے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں کہ جو چاہو پہن لو۔

حضرت شیخ عارف ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی قوت تمام اولیاء اللہ پر حاوی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ مکمل توحید پر تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات ظاہری اور باطنی شریعت کے مطابق ہوتی

ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل فارغ، تفکرات دنیا سے دور اور مشاہدہ خداوندی میں غرق تھا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بادشاہِ طریق اور تمام عالم وجود میں صاحب تصرف ہیں۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ مجھے ایک صحیفہ دیا گیا جس میں قیامت تک آنے والے میرے مریدین کے نام درج تھے میں نے اللہ عزوجل سے فرمایا کہ ان کی بابت دریافت کیا تو ندائے غیبی آئی کہ ہم نے سب کو بخش دیا۔ میں نے اس فرمان کے بعد دوزخ کے داروغہ سے پوچھا کہ کیا میرے کسی مرید کا نام تمہارے پاس موجود ہے۔اس نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں۔اللہ کی قسم! میں اس وقت تک بارگاہِ الٰہی میں پیش نہ ہوں گا جب تک میرے تمام مرید جنت میں نہ چلے جائیں گے اور میں قیامت تک اپنے مریدوں کی دستگیری فرماؤں گا۔

کشتیاں ڈوبی ہوئی آپ نے تیرائی ہیں
میری امداد بھی فرمایئے یا غوث اعظمؓ
آپ کا طالب دیدار ہوں غوث الثقلین
روئے زیبا مجھے بھی دکھایئے یا غوث اعظمؓ

حلیہ مبارک

حضرت شیخ ابوسعید، حضرت شیخ موفق الدین بن قدامۃ المقدسی، حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ، حضرت شیخ ابوعبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک دبلا تھا، قد مبارک درمیانہ، رنگ گندم گوں، سینہ کشادہ، داڑھی مبارک گنجان اور چوڑی، ابرو باریک اور ملی ہوئی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس وقت کلام فرماتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز تمام محفل میں گونجتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز نزدیک و دور سب کے لئے یکساں ہوتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس شخص کی جانب نظر توجہ فرماتے اس کی کائنات بدل جاتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک نہایت ہی نظیف تھا اور حضرت علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں ایک طویل عرصہ تک حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا لیکن میں نے کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ مبارک سے بلغم نکلتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی بیٹھی۔ حضرت ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا لباس نہایت سادہ اور صاف ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوئی بھی کام خلاف شریعت نہ کرتے تھے۔

اخلاق وعادات

حضرت ابوعبداللہ محمد بغدادی' حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن یوسف' حافظ ابوسعید عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ رقیق القلب' شیریں زبان' رحم دل' سخی' مہمان نواز' بامروت اور دیگر تمام اخلاق عادات کے منبع تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات مجمع البرکات تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام اوصافِ حمیدہ سے مزین تھے۔

حضرت شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اور حسن اخلاق افضل واعلیٰ ہیں۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کبھی پیسہ نہ ٹھہرتا تھا اگر صبح کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک ہزار دینار آجاتے تو شام تک وہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر چکے ہوتے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سیدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر حج پر تشریف لے گئے۔ خادمین کی ایک کثیر جماعت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں موضع حلہ نزد بغداد پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام کو حکم دیا کہ اس بستی میں جا کر سب سے زیادہ مفلس اور نادار گھر کو تلاش کرو۔ خدام نے تلاش شروع کی تو انہیں ایک بوڑھے اور محتاج میاں بیوی کا گھر مل گیا جہاں وہ اپنی بچی کے ہمراہ رہتے تھے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جب اطلاع دی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس گھر میں تشریف لے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خدام بھی ہمراہ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بے شمار تحائف اہل علاقہ کی جانب سے پیش کیے گئے جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان بوڑھے میاں بیوی اور ان کی بیٹی کو دے دیا اور وہ نادار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے مالا مال ہو گئے۔

حضرت شیخ موفق الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنے مدرسہ میں ٹھہرایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور چراغ روشن کرتے اور اپنے گھر سے کھانا لا کر ہمیں کھلاتے تھے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش نہایت ہی بابرکت ماحول میں ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں گوشہ نشینی اختیار کی اور خود کو دنیاوی غلاظتوں سے پاک رکھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۱ سال کی عمر میں شادی کی۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی اجازت دی میں نے نکاح کر لیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ سراپا تسلیم و رضا تھے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی راتیں جاگ کر گزرتی تھیں اور ساری رات آپ رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ اور مشاہدہ میں گم رہتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدہ کو دراز کرتے تھے اور بیٹھ کر مراقبہ فرماتے تھے۔اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک نورانی شعاعوں کے زیر اثر ہوتا تھا اور کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان نورانی شعاعوں میں غائب ہو جاتے تھے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہفتہ میں تین دن وعظ فرماتے تھے۔روزانہ علی الصبح قرآن مجید، تفسیر، حدیث کا درس دیتے تھے۔لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مختلف فقہی مسائل دریافت فرماتے جن کا آپ رحمۃ اللہ علیہ شافی جواب دیتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں

غریب اور امیر کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ نمازِ مغرب کے بعد اپنے گھر والوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے اور عشاء کے بعد گھر میں ہی موجود رہتے اور شب بیداری کرتے تھے۔

حضرت شیخ ابو عبداللہ بن حسین بن ابی الفضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض دھقانی مریدین ہر سال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے گیہوں بوتے تھے اور جائز طریقہ سے اسے پالتے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مریدین اسے پیستے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ہر روز چار یا پانچ روٹیاں پکاتے اور شام کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حاضرین میں ایک ایک ٹکڑا تقسیم کر دیتے اور جو بچ جاتا وہ اپنے لئے رکھ لیتے تھے۔

حضرت ابن انجار بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر فرمایا کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو میں اسے گود میں اٹھا کر کہتا ہوں کہ یہ مشیت خداوندی ہے پس جب کوئی بچہ مرتا تو مجھ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوتا کیونکہ میں نے آغاز میں ہی اپنی محبت کو باہر نکال دیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کئی بچے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کے دوران فوت ہوئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ سے فارغ ہونے کے بعد ہی ان کی تجہیز و تکفین فرمائی۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ نے زمانہ طالب علمی میں ایک پارہ زر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خرچ کے لئے بھیجا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں سے تھوڑا سا رکھ کر باقی سترولیوں میں تقسیم فرما دیا۔ جو ضرورت کے لئے رکھا اس کے عوض کھانا منگوایا اور فقراء کے ساتھ مل کر کھایا۔

حضرت شیخ خضر حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شکستہ دل فقیر کو دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اس کی

کیفیت کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں آج دریا کے کنارے گیا اور ملاح سے کہا کہ وہ مجھے دریا کے پار لے جائے اس نے انکار کر دیا۔ میں اپنے اس افلاس کے سبب پریشان اور شکستہ دل ہوں۔ ابھی اس فقیر کا کلام جاری تھا کہ ایک شخص حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تیس دینار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دینار اس فقیر کو دے دیئے اور فرمایا کہ اس ملاح سے کہنا کہ کسی فقیر کا سوال رد نہ کیا کرے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارکہ تھی کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی کی مدد کے لئے رقم یا کھانا موجود نہ ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قمیض اتار کر اسے دے دیتے کہ وہ اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت کو پورا کر لے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تمام اعمال کو پرکھا لیکن کھانا کھلانے سے بہترین عمل کسی کو نہ پایا کاش میرے پاس اتنی قدرت ہوتی تو میں سب بھوکوں کو کھانا کھلاتا۔

حضرت شیخ معمر ابوالمظفر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کسی کو درگزر فرمانے والا نہیں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عطا کا یہ عالم تھا کہ ایک محفل میں چار چار سو لوگوں کو ولایت کے مقامِ اعلیٰ تک پہنچا دیتے تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور بیواؤں کی حاجت روائی کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا۔ جب کسی بیمار کے متعلق سنتے تو فوراً اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ فقراء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در سے بغیر سوال کئے عطا ہو جاتا تھا۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تھا کہ اپنے مصلیٰ کے نیچے جو کچھ غیب سے آتا اس کو ہاتھ نہ لگاتے بلکہ خدام کو کہتے کہ وہ ضرورت کے مطابق مصلیٰ کے نیچے ہاتھ ڈال کر پیسے نکال لے۔ خلیفہ وقت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خلعت فاخرہ بھیجی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام کو حکم دیا کہ اسے ابوالفتح چکی والے کو دے دو۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خادم حضرت شیخ

عبداللطیف بن شیخ ابی نجات رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ کچھ قرض واجب الادا ہو گیا۔ اس دوران ایک شخص آیا جسے میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ شخص بغیر کسی اجازت کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیٹھ گیا اور طویل گفتگو فرماتا رہا۔ پھر اس نے کچھ سونا نکالا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دے کر غائب ہو گیا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس سونے کو قرض خواہوں میں تقسیم فرما دو۔ میں نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کی بابت دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ صرافِ قدر تھا اور صرافِ قدر اللہ عزوجل کے وہ فرشتے ہیں جو اولیاء اللہ کی مدد کرتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوالقاسم عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ نفس کا انکار کرنے والے اور سخی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کمزوروں کی مدد فرماتے' طالب علموں میں علم کے موتی لٹاتے' دسترخوان پر بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے اور بیماروں کی عیادت کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کوئی حیاء والا میں نے نہیں دیکھا۔

حضرت شیخ عفیف الدین ابو محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ' حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صفات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قطب الاولیاء' شیخ الاسلام و شیخ المسلمین' قدوۃ الاولیاء والعارفین' منبع جود و سخا' واقف اسرارِ حقیقت وطریقت' پیکر شریعت دینی و دنیاوی علوم سے مزین تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کل خلائق کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کی جانب ہجرت کی اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جانے کا بھرپور انتظام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ آدابِ شریعت وطریقت کو بجا لائے اور اپنے تمام اخلاق و عادات کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع کر دیا۔ ولایت کے تمام جھنڈے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے غصب کئے گئے اور اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مراتب و مناصب اعلیٰ وارفع ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت نے حقائق معارف کی دلہنوں کو غیب کے پردوں میں مشاہدہ کیا۔ مجلس وعظ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ

کی ہیبت عظمت سے پُر تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکمت و اسرار نکالے اور انہیں ظاہر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے ایک عالم سیراب ہوا اور خلق خدا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے ہدایت پائی اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اولیاء اللہ کی فہرست میں شامل ہوئے۔

الغرض علمائے محققین حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق حسنہ کا ذکر مختصر الفاظ میں یوں کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت رقیق القلب تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو بہت جلد جاری ہو جاتے تھے' اللہ عزوجل کا خوف دل میں بدرجہ اَتم موجود تھا' جو دعا مانگتے تھے اللہ عزوجل اسے قبول فرماتا تھا' خلق کا خیال رکھتے تھے اور لوگوں کی جائز ضروریات کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے' جو لوگ اللہ عزوجل کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے ان کے ساتھ سختی سے پیش آتے تھے' فقراء و مساکین کی مدد فرماتے تھے' توفیق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر' تائید ایزدی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معاون' علم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مہذب بنانے والا' قرب الٰہی ادب سکھانے والا' انس آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھی' سچ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سرمایہ' بردباری آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جوہر' ذکر الٰہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وزیر' مکاشفہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غذا' مشاہدہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفا' شریعت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ظاہر اور حقیقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بھید تھی۔

پھر دل میں مرے آئی یاد شہ جیلانی
پھرنے لگی آنکھوں میں وہ صورتِ نورانی
مقصودِ مریداں ہو اے مرشد لاثانی
تم قبلہ دینی ہو تو تم کعبہ ایمانی

❁❁❁

کشف وکرامت

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت تھے کتب سیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بے شمار کرامات منقول ہیں۔ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند کرامات کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔

جو چاہے کھائے:

ایک مرتبہ ایک عورت حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے اس بیٹے کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دلی لگاؤ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے اپنی غلامی میں قبول فرمالیں میں اللہ عزوجل اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر اپنے بیٹے پر اپنے حق کو معاف کرتی ہوں۔حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کو قبول فرمالیا۔چند روز بعد وہ عورت اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے آئی تو وہ لڑکا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے مجاہدات میں مشغول تھا اور بے حد لاغر ہو چکا تھا۔اس عورت نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔اس عورت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تو مرغی کھاتے ہیں جبکہ میرا بیٹا سخت مجاہدات میں مشغول ہے۔حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کی بات سننے کے بعد ہڈیوں کی جانب اشارہ کیا اور حکم دیا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ ہو جاؤ۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ ان ہڈیوں سے ایک سالم مرغی زندہ کھڑی ہوگئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اس منزل پر پہنچ جائے گا تو پھر جو چاہے گا کھائے گا۔

چودہ سو افراد کا واصل باللہ ہونا:

ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل کی جانب سے حکم ہوا کہ سات سو مردوں اور سات سو عورتوں کو واصل باللہ کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے مطابق مجمع عام میں نظر دوڑائی تو مجمع میں سے سات سو مرد اور سات سو عورتیں علیحدہ ہو گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر نظر ولایت ڈالی تو وہ سب واصل باللہ ہو گئے۔

چور کا قطب بننا:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری دینے کے بعد پا پیادہ بغداد شریف واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک چور جو کہ تاک لگا کر کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قریب آنے پر روک لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چور کو دیکھتے ہوئے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں دیہاتی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف اس کی بدنیتی کی خبر ہو گئی۔ اس دوران اس چور کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے دل کی بات کو بھانپتے ہوئے فرمایا کہ میں عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں۔ چور نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فوراً قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی حالت پر ترس آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حضور اس کے لئے دعا فرمائی تو ندائے غیبی آئی کہ اے غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ)! اس چور کو سیدھا راستے دکھاتے ہوئے قطب بنا دو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چور کی جانب نظر فرمائی اور وہ چور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض روحانی سے قطب کے درجہ پر فائز ہو گیا۔

بے موسم کا سیب:

حضرت شیخ ابو العباس خضر بن عبداللہ بن یحییٰ حسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک

مرتبہ میں نے خلیفہ ابوالمظفر یوسف عباسی کو حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود پایا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی کرامت کو دیکھنے کی درخواست کی اور کہا کہ اس سے میرا دل مطمئن ہو جائے گا۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک سیب' حالانکہ اس وقت عراق میں سیبوں کا موسم نہ تھا۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دست مبارک فضاء میں بلند کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دو سیب آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سیب ابوالمظفر کو دے دیا اور دوسرا سیب خود رکھ لیا۔ ابوالمظفر نے جب اپنا سیب چیرا تو اس میں سے کیڑا نکل آیا۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنا سیب چیرا تو یہ اندر سے سفید تھا اور اس میں سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ ابوالمظفر نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سیب میں سے کیڑا اس وجہ سے نکلا کیونکہ اس سیب کو ظالم کا ہاتھ لگا ہے۔

جسم میں توانائی کا محسوس ہونا:

حضرت شیخ ابومحمد محلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں بغداد شریف حاضر ہوا اور کچھ دنوں تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قیام پذیر رہا اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوا۔ بعدازاں جب میں واپس اپنے ملک مصر روانہ ہونے لگا تو حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگشت شہادت میرے منہ میں ڈالی اور فرمایا کہ اسے اچھی طرح چوسو۔ چنانچہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق ایسا ہی کیا اور۔ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لینے کے بعد واپس اپنے ملک مصر روانہ ہوا تو بغداد شریف سے مصر تک کی طویل مسافت کے دوران مجھے کچھ بھوک محسوس نہ ہوئی اور جوں جوں میں آگے بڑھتا جاتا اپنے جسم میں توانائی کو پہلے سے زیادہ پاتا۔

انگشت شہادت چاند کی طرح روشن ہوگئی:

قلائد الجواہر میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ رات کا وقت تھا اور اندھیرا بہت زیادہ تھا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سب سے آگے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگشت شہادت بلند کی تو وہ روشن ہوگئی جس کی روشنی میں آپ سب حضرات حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک تک پہنچے۔

غیب کی خبر:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ اگر مجھے شریعت کا ڈر نہ ہوتو میں تم لوگوں کو ان سب چیزوں کی خبر دے دوں جو تم گھروں میں کھاتے اور رکھتے ہو۔ تم سب لوگوں کے ظاہر و باطن میرے سامنے عیاں کر دیئے گئے ہیں۔

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء
از چہ محفوظ است محفوظ از خطاء

بیٹے یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت کی خبر:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ والد بزرگوار سخت علیل ہوگئے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما جائیں گے۔ ہم سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد جمع ہوگئے اور نہایت آبدیدہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابھی مجھے موت نہیں آئے گی کیونکہ پشت سے یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نام کا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق بیٹا پیدا ہوا جس کا نام یحییٰ (رحمۃ اللہ علیہ) رکھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد عرصہ دراز تک آپ رحمۃ اللہ علیہ زندہ رہے۔

عصا روشن ہو گیا:

حضرت شیخ عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دولت خانے سے نکلے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک میں عصا تھا۔ میرے دل میں اچانک یہ خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے وہ کرامت دکھائیں جو اس عصا میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری دلی کیفیت کو بھانپ لیا اور مسکراتے ہوئے اپنے عصا کو زمین پر گاڑ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عصا کو زمین پر گاڑنا تھا کہ وہ روشن ہو گیا اور اس کی روشنی آسمان تک پھیل رہی تھی۔ میں اس منظر کو محو ہو کر دیکھتا رہا۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عصا کو زمین سے نکالا اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ذیال (رحمۃ اللہ علیہ)! تم یہی دیکھنا چاہتے تھے۔

اناج میں برکت:

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسایہ میں رہتے تھے انہوں نے ایک مرتبہ بغداد میں قحط کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوبیس مد گندم نکال کر ان کو دیئے اور فرمایا کہ اسے ایک ظروف میں بند کر دو اور اس ظروف کے پہلو میں سوراخ کر کے اس میں سے نکال کر پیس لیا کرو۔ حضرت شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا اور اس ظروف میں سے پانچ سال تک گندم نکال کر کھاتے رہے۔ ایک روز میں نے اور میری بیوی نے اس ظروف کو کھول کر دیکھا تو اس میں چوبیس مد گندم ہی موجود تھی جتنی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں عطا فرمائی تھی۔ اس واقعے کے سات روز بعد وہ گندم ختم ہو گئی۔ میں نے اس کا ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو نہ کھولتے تو تم ساری زندگی اس میں سے کھاتے رہتے۔

عاقبت کی اطلاع:

حضرت شیخ البقاء العکبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل کے پاس سے گزرا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ آج اس عجمی کا کلام سنا جائے۔ اس سے پہلے مجھے کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سننے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ چنانچہ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں داخل ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: اے آنکھ اور عقل کے اندھے تو اس عجمی کا کلام سن کر کیا کرے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سن کر مجھ پر رقت طاری ہو گئی اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منبر کے نزدیک جا کر عرض کیا کہ مجھے خرقہ پہنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خرقہ پہنایا اور فرمایا: اگر اللہ عزوجل مجھے تمہاری عاقبت کی اطلاع نہ فرماتا تو تو گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا۔

حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت:

حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم موصل چلے جاؤ وہاں تمہارے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام "محمد" ہوگا۔ جب وہ بچہ سات سال کا ہو جائے گا تو بغداد کا ایک علی نامی نابینا شخص اس کو چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کروائے گا اور تم چورانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں اربل شہر میں وصال پاؤ گے اور بوقت وصال تمہارے تمام اعضاء سماعت و بصارت سب صحیح درست ہوں گے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بموجب حکم موصل تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے موصل میں قیام کے کچھ عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے۔ حضرت ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جب سات برس ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جید حافظ قرآن کو مقرر فرمایا جو نابینا تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے اپنا نام "علی" بتایا۔ بعدازں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال قریب آیا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک چورانوے برس، چھ ماہ اور سات دن

تھی اور بوقت وصال تمام اعضاء مع بصارت وسماعت بالکل صحیح تھے۔

طویل العمر اور طویل الاسفار:

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابوالفتح البروی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے خادم تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مجھے ہمیشہ "محمد طویل" کہہ کر پکارتے تھے۔ایک دن میں نے عرض کیا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے محمد طویل کہتے ہیں جبکہ میں تو بہت چھوٹا ہوں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تم طویل العمر اور طویل الاسفار ہو گے۔ چنانچہ حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے طویل عمر پائی اور ایک سو سینتیس (۱۳۷) برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دور دراز علاقوں کا سفر بھی کیا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوہ قاف تک بھی گئے۔

دست مبارک کی برکت:

حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب بھی کسی ایسے مریض کو لایا جاتا جسے طبیب جواب دے چکے ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس مریض کے جسم پر اپنا دست مبارک پھیرتے جس سے وہ مریض تندرست وتوانا ہو جاتا تھا۔

ایک مرتبہ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لایا گیا جو استسقاء کے مرض میں مبتلا تھا اور اس کا پیٹ پھولا ہوا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے پیٹ پر اپنا دست مبارک پھیرا تو اللہ عزوجل کے حکم سے تندرست ہو گیا جیسے اسے کوئی بیماری بھی لاحق نہیں تھی۔

بخار دور ہو گیا:

حضرت ابوالمعالی احمد بن مظفر بن یونس بغدادی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا

کہ میرا بیٹا محمد پندرہ ماہ سے بیمار ہے اور اس کا بخار کسی بھی لمحے کم نہیں ہوتا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم گھر جا کر اس کے کان میں کہو: اے اُم ملدم! تجھے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ کر حلہ میں چلی جا۔ چنانچہ حضرت ابوالمعالی احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی کیا اور ان کا بیٹا تندرست ہو گیا اور اس کے بعد اسے پھر کبھی بخار نہ ہوا۔

مادرزاد کوڑھیوں اور اندھوں کو تندرست کرنا:

حضرت ابومحمد رجب بن ابی منصور داری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خبر دی کہ میں اور حضرت علی بن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ، حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں موجود تھے کہ ایک بغدادی تاجر حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا سیّدی! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دعوت کو قبول کرو۔ پس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دیتا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے غریب خانے پر تشریف لائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر توقف کے بعد اس کی دعوت کو قبول فرما لیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ خچر پر سوار ہوئے۔ حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے دائیں رکاب کو تھام لیا اور میں نے بائیں رکاب کو پکڑ لیا۔ جب ہم اس تاجر کے گھر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ وہاں بغداد شریف کے تمام نامور علماء و مشائخ جمع تھے۔ اس تاجر نے ایک دستر خوان بچھا رکھا تھا جس پر ہمہ انواع کے کھانے موجود تھے۔ اس دوران ایک مٹکا لایا گیا جسے کچھ لوگوں نے مل کر اٹھا رکھا تھا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا اور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سر جھکائے بیٹھے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بھی کھانے کی اجازت نہ دی اور نہ ہی نماز کے لئے جانے دیا۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور حکم دیا کہ اس مٹکے کو کھول دو۔ چنانچہ اس مٹکے کو کھولا گیا تو اس میں سے اُس تاجر کا ایک اندھا اور مفلوج لڑکا نکلا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کو حکم دیا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے تندرست ہو جا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ لڑکا تندرست ہو گیا اور ایسے دوڑنے

لگا جیسے اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ یہ منظر دیکھ کر تمام حاضرین میں شور برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی اس بے خبری کو دیکھتے ہوئے وہاں سے کھانا کھائے بغیر نکل آئے۔

میں نے حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے ہیں اور وہ مردوں کو بھی اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ کرتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ ان کی مجلس میں موجود تھا کہ اس دوران رافضیوں کی ایک جماعت دو ٹوکرے لائی جو بند تھے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند سے نیچے تشریف لائے اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسے کھولو۔ چنانچہ جب اس ٹوکرے کو کھولا گیا تو اس میں ایک بیمار لڑکا موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ٹھیک ہو جا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ لڑکا اٹھ کر دوڑنا شروع ہو گیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک تندرست لڑکا موجود ہے۔ پھر جب اس دوسرے ٹوکرے کو کھولا گیا تو اس میں سے ایک تندرست لڑکا برآمد ہوا۔ رافضیوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کو دیکھا تو معافی کے خواستگار ہوئے۔

پہلی ملاقات کافی نہیں تھی:

حضرت شیخ محمد بن الخضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنی چاہئے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے خضر (رحمۃ اللہ علیہ)! آؤ میں تمہیں شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرواتا ہوں۔ پھر جب میں نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ان کی آستین کی جانب نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ

نظر آئے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے خضر (رحمۃ اللہ علیہ)! جو شخص شہنشاہ اولیاء ہیں تم ان کی زیارت کرنے کے بعد میری زیارت کیوں کرنا چاہتے ہوں جبکہ میں بھی ان کی رعایا ہوں۔ یہ فرما کر حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ میری نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے رخصتی کی اجازت لی اور واپسی پر حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہی شکل وصورت دیکھی جو میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے آستین میں دیکھی تھی۔ حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: اے خضر (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تمہیں میری پہلی ملاقات کافی نہ تھی۔

بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے:

حضرت شیخ ابومحمد الجونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایسی حالت میں حاضر ہوا کہ فاقہ سے تھا اور میرے اہل وعیال بھی کئی دنوں سے بھوکے تھے۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا: اے جونی (رحمۃ اللہ علیہ)! بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اللہ عزوجل جس کو دوست رکھتا ہے اس کو فاقہ کشی عطا فرماتا ہے۔

بادشاہوں کے دستر خوان پر بیٹھو گے:

حضرت ابوالمجر حامد الحرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بغداد شریف میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مصلیٰ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچھا کر بیٹھ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے حامد (رحمۃ اللہ علیہ)! تم عنقریب بادشاہوں کے دستر خوان پر بیٹھو گے۔ چنانچہ جب میں حران واپس پہنچا تو سلطان نورالدین شہید نے مجھے اپنے پاس رہنے پر مجبور کر دیا اور مجھے اپنا مصاحب خاص بنا کر ناظم اوقاف مقرر فرمایا۔

اونٹنی کی رفتار تیز ہوگئی:

حضرت ابو حفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنی اونٹنی کو ہانکتے ہوئے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور! میں حج کے لئے بیت اللہ شریف جانا چاہتا ہوں مگر میری یہ اونٹنی میرا ساتھ دینے کے قابل نہیں ہے اور فی الحال میرے پاس کوئی دوسری سواری بھی نہیں۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اونٹنی کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔ اس کے بعد حضرت ابو حفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اونٹنی کو ایڑی لگائی تو وہ اونٹنی بیت اللہ شریف تک بھاگتی ہی گئی اور کوئی دوسری سواری اس کے نزدیک نہ آسکی۔

درختوں پر پھل آگئے:

حضرت شیخ ابوالمظفر اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوگئے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے نزدیک کھجور کے دو درخت دیکھے جو چار سال سے خشک تھے اور ان پر پھل نہیں آتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان درختوں کے نیچے بیٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ کچھ دن گزرنے کے بعد ان درختوں پر پھل لگ گئے اور وہ دوبارہ سے سرسبز و شاداب ہوگئے۔

چیزوں کو کھانے کی خواہش:

حضرت شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابوطاہر ابراہیم الانصاری الدمشقی الفقیہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرا ایک دوست حج کی ادائیگی کے بعد بغداد شریف آئے۔ بغداد شریف میں ہم کسی کو نہ جانتے تھے اور ہمارے پاس صرف ایک قبضۂ کمان تھی جسے بیچ کر ہم نے کچھ چاول خریدے اور انہیں پکایا۔ ہم ان چاولوں سے سیر نہ ہوسکے اور نہ ہی ہمیں کوئی لطف محسوس ہوا۔ بعدازاں ہم حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت

سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ کلام فرما رہے تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کلام قطع کرلیا اور فرمانے لگے: حجازِ مقدس سے کچھ مہمان آئے اور ان کے پاس قبضہ کمان کے سوا کچھ نہ تھا جسے انہوں نے فروخت کر کے چاول خریدے اور انہیں پکا کر کھایا لیکن وہ نہ ہی سیر ہوئے اور نہ ہی لطف اندوز۔ ہم نے جب حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام سنا تو ہم نہایت حیران ہوئے۔ محفل کے اختتام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دسترخوان بچھوایا۔ میں نے آہستگی سے اپنے دوست سے اس کی پسندیدہ چیز کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ حلوہ کھانا چاہتا ہے اور میرے دل میں اس وقت شہد کی خواہش پیدا ہوئی۔ ابھی یہ سب ہمارے دلوں میں ہی تھا کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادمین کو حکم دیا کہ جاؤ حلوہ اور شہد لے آؤ۔ خادمین نے حکم کی تعمیل کی اور حلوہ اور شہد ہمارے سامنے لا کر رکھ دیا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اس طرح ہمارے دلوں کی بات پر مطلع ہونے سے ہم حیران رہ گئے۔

چاہوں تو پھیر دوں چاہوں تو اپنی جانب متوجہ کرلوں:

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مریدان کے ہمراہ مسجد کی جانب جارہا تھا جمعہ کا دن تھا اس دن کسی بھی شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر نہ سلام کیا اور نہ ہی کچھ توجہ فرمائی۔ اس مرید کے دل میں خیال آیا کہ پہلے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے بڑی مشکل سے لوگوں کے ہجوم میں سے ہوتے ہوئے مسجد کی جانب تشریف لے جاتے تھے اور کجا آج کوئی شخص بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ سلام کر رہا ہے اور نہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشریف لا رہا ہے۔ ابھی یہ خیال اس مرید کے دل میں ہی تھا کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہنس کر اس مرید کو دیکھا اور پھر لوگوں کا ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا اور ہر کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سلام کرنے کا خواہش مند تھا یہاں تک کہ اس مرید اور حضور سیّدنا

غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ہجوم حائل ہو گیا۔ اس مرید کے دل میں یہ خیال آیا کہ پہلا حال اچھا تھا جب میں اور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اکیلے تھے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر اس مرید کی دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں لوگوں کے دل میری مٹھی میں ہیں میں انہیں چاہوں تو پھیر دوں چاہوں تو اپنی جانب انہیں متوجہ کرلوں۔

جن وانس پر قدرت:

حضرت ابوسعد عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میری کنواری بیٹی فاطمہ گھر کی چھت پر چڑھی تو اسے کوئی چیز اٹھا کر لے گئی۔ اس وقت میری بیٹی کی عمر سولہ سال تھی۔ میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا ان کے گوش گزار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم آج رات کو کرخ کے ویرانے میں جاؤ اور تل خمس (پانچواں ٹیلہ) کے پاس جا کر بیٹھ جاؤ اور اپنے اردگرد دائرہ کھینچ لو دائرہ کھینچتے وقت "**بسم اللّٰہ علی نیۃ عبدالقادر**" کے الفاظ پڑھنا۔ جب رات بڑھے گی تو جنوں کے گروہ مختلف شکلوں میں تیرے نزدیک سے گزریں گے تم انہیں دیکھ کر خوفزدہ نہ ہونا اور جب صبح ہو جائے گی تو جنوں کا بادشاہ ایک جماعت کے ہمراہ گزرے گا وہ تجھ سے تیری حاجت پوچھے گا اور تم اسے بتانا کہ مجھے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھیجا ہے اور میری حاجت یہ ہے۔

حضرت ابوسعد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق ڈراؤنی شکلوں والے لوگ گزرتے رہے مگر دائرہ کے نزدیک کوئی بھی نہ آسکا یہاں تک کہ علی الصبح جنوں کا بادشاہ ایک گھوڑے پر سوار آیا اور اس کے ساتھ ایک کثیر جماعت بھی تھی۔ اس نے مجھ سے میری حاجت پوچھی اور میں نے اسے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیتے ہوئے اپنی حاجت بیان کر دی۔

میری بات سن کر وہ جنوں کا بادشاہ گھوڑے سے اترا اور زمین کو بوسہ دیتے ہوئے دائرہ کے کنارے بیٹھ گیا۔ بادشاہ کے بیٹھتے ہی اس کی جماعت بھی وہیں بیٹھ گئی۔ پھر بادشاہ نے اپنی جماعت کے کچھ لوگوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور جس نے یہ کام کیا ہے اسے میرے پاس لے کر آؤ۔ چنانچہ وہ لوگ ایک سرکش جن کو پکڑ لائے جس کے ساتھ میری بیٹی بھی تھی۔ جنوں کے بادشاہ سے کہا گیا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے۔ بادشاہ نے اس جن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں قطب وقت کے قدموں کے نیچے سے لڑکی اٹھانے کی جرأت کیوں ہوئی؟ اس سرکش جن نے کہا کہ میں اس لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا۔ بادشاہ جن نے اس سرکش جن کا سر قلم کرنے کا حکم دیا اور میری بیٹی مجھے واپس لوٹا دی۔ میں نے بادشاہ جن سے کہا کہ تم نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی عمیشلیہ کا حکم بجا لانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی؟ بادشاہ جن نے کہا کہ وہ گھر بیٹھے ہم جیسے سرکشوں کو دیکھ لیتے ہیں خواہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں جب اللہ عزوجل کوئی قطب مقرر کرتا ہے تو اسے جن وانس پر قدرت عطا فرماتا ہے۔

چالیس سال تک مرگی کا دورہ کسی کو نہ پڑا:

ایک مرتبہ اصفہان کا رہنے والا ایک شخص بغداد شریف میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی عمیشلیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری بیوی کو اکثر و بیشتر مرگی کا دورہ پڑتا ہے متعدد علاج کرنے کے باوجود اس کے دورے کم نہیں ہوئے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی عمیشلیہ نے فرمایا کہ اس پر وادی سراندیپ کا ایک سرکش جن خانس ہے اب اگر تمہاری بیوی کو مرگی کا دورہ پڑے تو تم اس کے کان میں کہنا کہ عبدالقادر (عمیشلیہ) جو کہ بغداد کا رہنے والا ہے تجھے حکم دیتا ہے کہ پھر نہ آنا اگر تو پھر آیا تو ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیوی کی مرگی دور ہو گئی۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی عمیشلیہ چالیس سال تک بغداد میں مسند نشین رہے لیکن وہاں کسی کو کبھی مرگی کا دورہ نہ

پڑا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بغداد میں کسی کو مرگی کا دورہ پڑا۔

چیل اللہ کے حکم سے زندہ ہو گئی:

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے اور تیز ہوا چل رہی تھی۔ اس دوران ایک چیل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس سے گزری جس کی وجہ سے حاضرین محفل کی توجہ ہٹ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے ہوا! اس چیل کا سر اڑا دے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ اس چیل کا سر تن سے جدا ہو گیا اور وہ دو حصے ہو کر گر پڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسند سے اترے اور اس چیل کا سر اور تن اپنے ہاتھوں میں لے کر بسم اللہ پڑھی اور اس چیل پر ہاتھ پھیرا۔ وہ چیل اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ ہو کر اڑ گئی۔

خالق کی تسبیح کر:

حضرت شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن وہب الازجی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں ایک قمری اور کبوتری کو دیکھا۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دے رہی اور قمری نو مہینے سے نہیں بول رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبوتری سے فرمایا کہ تو اپنے مالک کو فائدہ پہنچا اور قمری سے فرمایا کہ تو اپنے خالق کی تسبیح کر۔ چنانچہ قمری نے اسی وقت کوکو کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ بغداد کے لوگ اس کی آواز سننے کے لئے جوق در جوق جمع ہونا شروع ہو گئے۔ کبوتری نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے انڈے دیئے اور ان سے بچے نکلے۔

خدا کا خوف:

حضرت ابوبکر التیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ابتدائی عمر میں شتربانی کا کام کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے ایک شخص کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس شخص کو یہ خطرہ لاحق ہوا

کہ وہ عنقریب مر جائے گا۔ اس نے مجھے ایک چادر اور دس دینار دے کر فرمایا کہ یہ میری امانت تم بغداد شریف واپس جا کر حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔ اس وصیت کے کچھ دنوں بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ میں جب بغداد شریف تشریف لایا تو لالچ میں پھنس گیا اور میرے دل میں خیال آیا کہ ان چیزوں کے متعلق کسی کو کچھ علم نہیں ہے چنانچہ میں نے وہ چادر اور دس دینار اپنے پاس رکھ لئے۔ ایک دن میں بازار سے گزر رہا تھا کہ میری ملاقات حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: تم نے دس دیناروں کے لئے بھی اللہ کا خوف نہیں کیا اور میری امانت اپنے پاس رکھ لی اور میرے پاس اپنی آمد و رفت بھی ختم کر لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر مجھ پر غشی طاری ہو گئی اور جب مجھے ہوش آیا تو میں نے وہ چادر اور دس دینار لا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے اور معافی کا خواستگار ہوا۔

مال واپس کر دیا:

حضرت شیخ ابو عمرو عثمان صیر فینی اور حضرت ابو محمد عبدالحق الحریمی رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ ہم حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے۔ وضو فرمانے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو رکعت نمازِ نفل پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دونوں کھڑاؤں کو ہوا میں زور سے پھینکا اور دونوں کھڑائیں ہماری نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی جگہ پر واپس آ کر تشریف فرما ہو گئے۔ ہم میں سے کسی کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ پوچھ سکتے۔ تین دن گزرنے کے بعد ایک قافلہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کیا۔ ان لوگوں کے پاس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں کھڑائیں موجود تھیں جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہوا میں اچھالا تھا۔ ہم نے اس قافلے سے دریافت کیا کہ ان کے پاس یہ کھڑائیں کہاں سے آئیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم اپنا

سامانِ تجارت لے کر بغداد شریف کی جانب آرہے تھے کہ راستے میں لٹیروں نے ہمیں گھیر لیا اور ہمارا مال لوٹ لیا۔ لٹیروں نے مال لوٹنے کے علاوہ ہمارے بہت سے افراد کو بھی قتل کردیا۔ جب وہ لٹیرے مال واسباب لوٹنے کے بعد تقسیم کررہے تھے تو ہم بچے ہوئے لوگوں نے باآوازِ بلند حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا۔ ابھی ہم یہ کہہ رہے تھے کہ بلند آوازیں آنا شروع ہوگئیں جس سے وہ لٹیرے خوفزدہ ہوگئے۔ ہم نے سمجھا کہ کوئی شخص آرہا ہے۔ اتنے میں وہ لٹیرے ہمارے پاس آئے اور ہمارا مال ہمیں واپس کرتے ہوئے کہا کہ اپنا مال اٹھالو۔ ہم نے دیکھا کہ لٹیروں کے دونوں سردار مردہ حالت میں موجود تھے اور پانی سے تر دو کھڑائیں ان کے نزدیک موجود تھیں۔

حاجت پوری ہوگی:

حضرت شیخ علی الجبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ ابوالقاسم عمر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو کوئی مصیبت یا مشکل وقت کے مجھ سے فریاد کرے گا اور مجھے پکارے گا تو میں اس کی مصیبت کو دور کروں گا اور جو کوئی میرے واسطہ سے اللہ عزوجل سے اپنی حاجت کو طلب کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی حاجت کو ضرور پورا فرمائے گا۔

کھجوریں کھانے کی خواہش:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت مظفر رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اہل الجرمیہ میں سے تھے وہ گرمیوں کے دنوں میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کی چھت پر گئے اور چھت پر ایک کمرہ تھا جس میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرماتھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ میں ایک چھوٹا دریچہ تھا جب میں اس کمرے میں داخل ہوا تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کھجور کے کچھ دانے میسر آجائیں۔ ابھی یہ خواہش میرے دل میں تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کونے میں موجود ایک الماری کا دروازہ کھولا اور اس میں کھجور کے چند دانے نکال کر مجھے دے دیئے۔

مخفی حال کا علم:

حضرت ابوالفرح بن الہامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بغداد شریف کے محلہ باب الازج جانے کی ضرورت درپیش آئی۔ واپسی پر میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے نزدیک سے گزرا تو عصر کی نماز کا وقت تھا اور اذان دی جارہی تھی۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ نماز بھی ادا کرلوں اور حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ جلدی میں مجھے وضو کا خیال نہ رہا اور میں جماعت میں شامل ہو گیا۔ بعدازاں جب میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: صاحبزادے! تمہیں نسیان بہت غالب ہے اور تم نے بے وضو نماز ادا کرلی۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے میں حیران ہوا کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میرے مخفی حال کا علم تھا۔

دریائے دجلہ میں طغیانی:

ایک مرتبہ دریائے دجلہ میں سیلاب آ گیا۔ دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ پریشان حالت میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عصا مبارک پکڑا اور دریائے دجلہ کے کنارے پہنچ کر عصا مبارک کو زمین میں گاڑ دیا اور فرمایا: اے دریا! بس رک جا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا تھا کہ دریا کی طغیانی کم ہونا شروع ہو گئی۔

مشکل حل ہو جائے گی:

حضرت شیخ عبدالجبائی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میری ملاقات ہمدان میں ایک شخص طریف سے ہوئی۔ یہ شخص دمشق کا رہائشی تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ دوران سفر میری ملاقات بشر المفرضی سے ہوئی جو چودہ اونٹوں پر شکر لادے ہوئے جارہے تھے۔ انہوں نے

مجھے بتایا کہ دورانِ سفر میرا گزر ایک جنگل سے ہوا۔ رات کا وقت تھا میرے چار اونٹ اس جنگل میں گم ہو گئے۔ میں نے ان کو بہت تلاش کیا لیکن کامیاب نہ ہوا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں نے پریشانی کے عالم میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ وعظ ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو تو مجھے پکارو۔ چنانچہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پکارنے لگا۔ اس دوران مجھے نزدیک ایک ٹیلے پر ایک شخص دکھائی دیا جس نے سفید لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس شخص نے مجھے ہاتھ سے ایک جانب اشارہ کیا۔ جب میں ٹیلے کے نزدیک پہنچا تو وہ شخص غائب ہو چکا تھا۔ جب میں نے اس شخص کی بتائی ہوئی سمت میں نظر دوڑائی تو مجھے اپنے چاروں اونٹ مع سامان کے نظر آ گئے جنہیں میں ہانک کر لے آیا۔

گرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظمؒ
مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظمؒ

بدبخت ہلاک ہو گیا:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عورت مرید تھی جس پر ایک فاسق بدبخت عاشق ہو گیا۔ ایک دن وہ عورت رفع حاجت کے لئے نزدیکی پہاڑ کی ایک غار میں گئی تو اس فاسق بدبخت کو بھی اس کی خبر ہو گئی۔ اس بدبخت نے اس غار میں جا کر اس عورت کو پکڑ لیا اور اس کی عزت لوٹنے کی کوشش کی۔ اس عورت نے باآوازِ بلند حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو مدد کے لئے پکارا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کھڑاؤں کو اس غار کی سمت میں پھینکا۔ وہ کھڑائیں اس فاسق کے سر پر لگنا شروع ہو گئیں جس سے وہ بدبخت ہلاک ہو گیا۔ وہ عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کھڑائیں لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

حاضر ہوئی اور حاضرین محفل کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا۔

جو خبر دی وہ سچی ہے:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ ذی الحجہ ۵۲۹ ہجری بروز چہار شنبہ مقابر شونیزیہ (بغداد میں جانب عرب صلحاء کا قبرستان) تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ علماء فقراء کی ایک بڑی جماعت بھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے اور کافی دیر تک وہاں کھڑے رہے۔ شدید گرمی کا موسم تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ آئے ہوئے تمام لوگ جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے کھڑے تھے گرمی سے نڈھال ہونے لگے۔ کافی دیر قیام کرنے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مڑے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ۱۵ شعبان ۴۹۹ ہجری بروز جمعہ میں حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مریدوں کے ہمراہ نکلا تا کہ ہم نمازِ جمعہ جامع رصافہ میں ادا کریں۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دریا میں دھکا دے دیا۔ سردیوں کے دن تھے میں نے بسم اللہ شریف پڑھ کر غسل جمعہ کی نیت کر لی۔ اس وقت میں نے صوف کا جبہ پہن رکھا تھا اور میرے پاس ایک کتاب کے کچھ اوراق موجود تھے۔ ان اوراق کو میں نے دائیں ہاتھ میں تھام لیا تا کہ وہ گیلے نہ ہو جائیں۔ حضرت شیخ اور ان کے مریدین مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔ میں دریا سے نکلا اور پانی سے بھیگے ہوئے جبہ کو نچوڑا اور ان کے پیچھے ہو لیا۔ سردی کی وجہ سے میرے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ حضرت شیخ کے مریدین نے میری مدد کرنی چاہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جھڑک دیا اور کہا کہ میں نے اس کی آزمائش کے لئے اسے اذیت دی مگر یہ پہاڑ کی مانند ہے یہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ آج جب میں حضرت شیخ کی قبر پر آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر یاقوت کا تاج ہے اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں پاؤں میں سونے کا پوش ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا داہنا ہاتھ ساکت ہے۔ میں نے وجہ پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ

نے فرمایا کہ میں نے اس ہاتھ سے تمہیں دھکا دیا تھا تم مجھے معاف کر دو۔ میں نے حضرت شیخ کے حق میں دعائے خیر کی اور پانچ ہزار اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے اپنی اپنی قبور سے آمین کہا اللہ عزوجل نے حضرت شیخ کے ہاتھ کو تندرست کر دیا چنانچہ اسی وجہ سے میرے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ آئی۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے اصحاب کے ہمراہ بغداد شریف واپس پہنچے تو شہر میں اس بات کا شور مچ گیا۔ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اکٹھے ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ گئے تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا ثبوت طلب کریں۔ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ پوچھ سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے آنے کا مقصد جان چکے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ تم دو مشائخ کا انتخاب کر لو وہ تمہیں میرے قول کی صداقت کا یقین دلائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو کہ بغداد میں نووارد تھے اور حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو جو کہ بغداد کے رہائشی تھے ان کا انتخاب کیا۔ یہ دونوں بزرگ صاحب کشف و کرامت تھے۔ یہ دونوں بزرگ اس وقت موجود نہ تھے حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے آئندہ جمعہ تک کا وقت دیتے ہوئے کہا کہ ہم آئندہ جمعہ تشریف لائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اپنے سر مبارک کو جھکا لیا۔ کچھ دیر بعد حضرت شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے کہ شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ درست فرماتے ہیں اور انہوں نے میرے متعلق تمہیں جو خبر دی ہے وہ درست ہے۔ ابھی وہ اپنی بات کر ہی رہے تھے کہ حضرت شیخ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بھی دوڑتے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے بھی اس بات کو بیان کیا۔ ان دونوں حضرات کی باتیں سن کر حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔

تخت سلیمانی کی مانند:

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک اہل عراق کی نظروں سے اوجھل رہے۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش شروع کی تو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دریائے دجلہ کی جانب جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتے ہوئے لوگ دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پانی پر چلتے ہوئے آ رہے ہیں۔ اس دوران مچھلیاں بکثرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کر رہی تھیں۔ اس دوران نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا اور ایک سبز رنگ کا سونے و چاندی سے مزین مصلّٰی نظر آیا جو کہ تخت سلیمانی کی مانند تھا اور وہ مصلّٰی دریائے دجلہ کے اوپر معلق ہو گے۔ جب وہ مصلّٰی بچھ گیا تو بہت سے لوگ آئے اور اس مصلّٰی کے برابر کھڑے ہو گئے۔ ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت ظاہر ہو رہی تھی۔ سب لوگ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں آئے تھے ان کی زبانیں گنگ ہو چکی تھیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ایک پروقار شخصیت نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی اور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کی امامت فرمائی۔

ابدالوں نے سر تسلیم خم کر دیا:

ملک شام میں ایک ابدال کا وصال ہو گیا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سرزمین عراق سے فوراً روحانی طور پر وہاں تشریف لے گئے۔ اس ابدال کے جنازہ میں حضرت خضر علیہ السلام اور دیگر ابدال بھی تشریف لائے۔ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ قسطنطنیہ میں فلاں کافر کو یہاں لائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کافر کو پیش کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کافر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اور اس کی مونچھوں کو پست کروایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک ہی نظر کرم سے اس کافر کو ابدال کے مقام پر فائز فرما دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام ابدالوں کو مخاطب کرتے ہوئے

فرمایا کہ میں اسے وصال پانے والے ابدال کے مقام پر تعینات کرتا ہوں جس پر تمام ابدالوں نے اپنے سر تسلیم خم کر دیئے۔

ستر گھروں میں دعوتِ افطار:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ رمضان المبارک کے دوران ستر مختلف لوگوں نے افطاری کی دعوت دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ایک کی دعوت کو قبول فرمالیا۔ دعوت دینے والے افراد کو ایک دوسرے کی دعوت کا علم نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مقررہ وقت پر ان سب کے گھروں میں تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ افطاری فرمائی۔ اس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آستانہ پر بھی افطاری فرمائی۔ صبح جب ہر شخص اپنی اس سعادت کی گفتگو کررہا تھا تو انہیں معلوم ہوا کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر گھر میں افطاری کی ہے۔ اس دوران خدام آستانہ عالیہ بھی آگئے اور وہ کہنے لگے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حسب معمول آستانہ عالیہ پر ہی کل افطاری فرمائی تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس بات کو بیان کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام لوگ اپنے قول میں سچے ہیں اور میں نے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور ہر ایک گھر جا کر ان کے ساتھ افطاری فرمائی۔

ظالم قاضی کو حکماً معزول کر دیا:

کتب سیر میں منقول ہے کہ خلیفہ وقت نے جب ابوالوفا یحییٰ بن سعید جو کہ ابن المزاحم الظالم کے نام سے مشہور تھا کو قاضی کے عہدہ پر تعینات کیا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خلیفہ کو فرمایا کہ تم نے ایک ظالم شخص کو قاضی مقرر کیا ہے کل جب تم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہو گے تو اس وقت کیا جواب دو گے؟ خلیفہ کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس خطاب کی خبر ہوئی تو وہ کانپ اٹھا اور رونا شروع کر دیا اس نے فوراً ابوالوفا یحییٰ کو قاضی القضاء کے عہدہ سے معزول کر دیا۔

تھیلیوں سے خون نکلنا:

حضرت شیخ ابوالعباس خضر الحسین الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ خلیفہ وقت حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام کرنے کے بعد مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دس تھیلیاں دیناروں سے بھری ہوئی پیش کرنا چاہئیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب خلیفہ کا اصرار زیادہ ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے دو تھیلیوں کو پکڑ کر نچوڑا جس میں خون ٹپکنا شروع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ سے فرمایا کہ تم لوگوں کا خون نچوڑ کر میرے پاس لائے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر خلیفہ بے ہوش ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر مجھے خلیفہ کے آلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی عزت نہ ہوتی تو میں اس خون کو اس کے محلوں کی جانب بہا دیتا۔

اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب:

حضرت شیخ ابوالقاسم بزاز اور ابو حفص عمر کیمانی رحمۃ اللہ علیہما سے منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہوا میں چلا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ سورج جب تک مجھے سلام نہ کر لے نہیں نکلتا اور سال میرے پاس آ کر مجھے سلام کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ مجھ میں فلاں فلاں واقعات ہوں گے۔ اسی طرح مہینہ ہفتہ اور دن مجھے سلام کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ہم میں فلاں فلاں امر وقوع پذیر ہوں گے۔ مجھے اپنے رب العزت کی قسم! لوحِ محفوظ میں نیک و بد میری آنکھوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے میں مشاہدہ الٰہی اور علم الٰہی کے سمندروں میں غوطہ زن ہوں۔ میں تم سب پر حجت اللہ ہوں۔ میں روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب و وارث ہوں۔

دل میں موجود الفاظ دہرانا:

شیخ المشائخ حضرت ابوالقاسم خلف بن عیاش شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ

حضرت ابوعمرو عثمان بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ۵۰۹ ہجری میں بغداد بھیجا تاکہ میں ان کے لئے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مسند امام احمد کا نسخہ لاؤں۔ جب میں بغداد شریف آیا تو میں نے لوگوں کو حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب مائل دیکھا اور مجھے معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو کہتے وہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے۔ دفعتاً میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ اگر میرے دل کی بات بتا دیں تو میں ان کی ولایت کا قائل ہو جاؤں گا۔ چنانچہ میں نے خلاف عادت بات سوچی کہ جب میں ان کے پاس جاؤں اور سلام کروں تو یہ میرے سلام کا جواب نہ دیں اور مجھ سے منہ پھیر کر اپنے خادم سے کہیں کہ اس آنے والے کے لئے ایک چھوہارے کا ٹکڑا اور شہد کا ایک دانگ لاؤ اور جب یہ دونوں چیزیں آ جائیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے کلاہ پہنائیں اور میرے سلام کا جواب دیں۔ چنانچہ یہ سب دل میں سوچنے کے بعد میں ان کے پاس جا پہنچا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سلام کا جواب دینے کی بجائے منہ پھیر لیا اور اپنے خادم سے کہا کہ جاؤ چھوہارے کا ٹکڑا اور شہد کا ایک دانگ لاؤ جو نہ دانہ بھر زیادہ ہو نہ کم ہو۔ اللہ عزوجل کی قسم! حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی الفاظ دہرائے جو میرے دل میں تھے پھر جب خادم وہ چیزیں لے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں میرے سامنے پیش کیا اور مجھے کلاہ پہنانے کے بعد میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اے خلف! تو یہی چاہتا تھا۔ میں دل سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کا قائل ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر احادیث کا علم حاصل کیا۔

مردوں کو زندہ کرنا:

روایات میں آتا ہے کہ ایک دن حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ایک محلہ سے ہوا اس محلہ میں ایک عیسائی اور مسلمان کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہو رہا تھا کہ عیسائی کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں جبکہ مسلمان کہتا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ

نے یہ سن کر اس عیسائی سے فرمایا کہ تمہارے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے افضل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اس عیسائی نے کہا کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اپنے نبی و رسول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ سا غلام ہوں۔ اگر میں مردہ کو زندہ کر دوں تو کیا تم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے؟ عیسائی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سننے کے بعد کہا کہ مجھے منظور ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں کوئی پرانی قبر موجود ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک پرانی قبر کے پاس لے جایا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عیسائی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردہ کو زندہ کرتے وقت کیا فرماتے تھے۔ اس عیسائی نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے کہ قم باذن اللہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحب قبر دنیا میں گویا تھا اور اگر تو چاہے تو یہ اپنی قبر سے گاتا ہوا اٹھے گا۔ عیسائی نے جواب دیا کہ یہ ٹھیک ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: قم باذن اللہ۔ پس قبر شق ہو گئی اور اس میں سے مردہ گاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عیسائی نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھی تو اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

زیارت بیت اللہ شریف:

حضرت شیخ ابو صالح بن ویرجان الزکالی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ ابومدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد شریف فقر کی تعلیم کے لئے بھیجا۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیس دن تک اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر بٹھائے رکھا اور بیس روز گزرنے کے بعد مجھے قبلہ رو ہونے کا حکم دیا۔ جب میں قبلہ رو ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے ابو صالح (رحمۃ اللہ علیہ)! اس طرف دیکھو۔ چنانچہ جب میں نے اس جانب دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ بیت اللہ شریف میری نظروں کے سامنے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حکم دیا کہ اب مغرب کی سمت دیکھو۔ میں نے اپنا چہرہ مغرب کی جانب کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ اب کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض

کیا کہ میں اپنے مرشد پاک حضرت ابومدین رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ رہا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور پادری کا مسلمان ہونا:

ایک مرتبہ سنان نامی عیسائی پادری نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور حاضرین میں کھڑے ہو کر بیان دیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اسلام قبول کروں۔ اس دوران میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اس دور کی سب سے بہترین شخصیت کے دست مبارک پر کلمہ پڑھوں گا۔ اسی سوچ کے دوران مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں مجھے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم بغداد شریف چلے جاؤ اور شیخ عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست حق پر اسلام قبول کرو کیونکہ اس وقت وہ روئے زمین پر تمام لوگوں میں افضل و اعلیٰ ہیں۔

ہاتف غیب کی ندا:

حضرت شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تیرہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ ہم عرب کے عیسائی ہیں اور ہم نے کلمہ پڑھنے کا ارادہ کیا اور ابھی یہ سوچ رہے تھے کہ کس مردِ کامل کے دست حق پر کلمہ پڑھیں ہمیں ہاتف غیب سے آواز سنائی دی کہ بغداد شریف جا کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست مبارک پر کلمہ پڑھو۔

بداخلاق کا تائب ہونا:

حضرت ابوالحسن علی بن ملاعب القواس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک جماعت کثیر کے ہمراہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت کے لئے روانہ ہوا۔ اس دوران بے شمار لوگ میرے پاس آتے رہے اور

اپنی مشکلات کے حل کے لئے مجھ سے کہتے رہے کہ میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی سفارش کروں۔ اس دوران راستے میں ایک بداخلاق لڑکا بھی ہمارے قافلے میں شامل ہو گیا اور مجھے اس کا علم تھا کہ یہ اکثر و بیشتر ناپاک رہتا ہے اور بول و براز کے بعد استنجا بھی نہیں کرتا۔ حسن اتفاق کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے راستہ میں ہی ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان کی خدمت میں لوگوں کے پیغامات پہنچائے اور پھر مجھ سمیت میرے ساتھ موجود لوگوں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک کو چومنا شروع کر دیا۔ جب اس بداخلاق لڑکے نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ مبارک چوما تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب اس کو ہوش آیا تو اس کے چہرہ پر داڑھی نمودار ہو گئی اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر توبہ کر کے نیکوں میں شامل ہو گیا۔

ہر خاص و عام میں مقبولیت:

حضرت شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابی طاہر بن نجا بن غنائم انصاری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا۔ اللہ عزوجل نے مجھے ایک سال میں اتنا علم دیا کہ دوسروں کو وہ علم بیس سال میں بھی نصیب نہ ہوا ہوگا۔ میں نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو دمشق پہنچ کر غازیوں کو مصر میں داخل ہونے کے لئے تیار پائے گا تاکہ اس پر قابض ہو جائیں مگر ان سے کہنا کہ وہ ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔ ہاں! دوسری مرتبہ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ جب میں دمشق پہنچا تو میں نے وہی حال پایا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا تھا۔ میں نے ان سے کہا تو وہ نہ رکے۔ جب میں مصر پہنچا تو میں نے خلیفہ کو ان کے مقابلے کے لئے تیار پایا۔ میں نے خلیفہ سے کہا کہ گھبراؤ نہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ جب غازی مصر پہنچے تو ان کو شکست فاش ہوئی۔ خلیفہ نے مجھے اپنا ندیم خاص مقرر فرمایا تھا اور اپنے ہر راز سے مجھے

واقفیت دے دی۔ پھر دوسری مرتبہ غازی آئے اور انہوں نے مصر پر قبضہ کرلیا۔ مجھے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہر ایک سے ڈیڑھ لاکھ دینار ملے۔ مجھے مصر میں ہر خاص و عام میں مقبولیت حاصل ہوئی اور بے شمار لوگ میرے واعظ سے مستفیض ہونے لگے۔

یہ تیرا برا ساتھی ہے:

حضرت شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک الواسطی الواعظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میں جوان تھا اور میرے پاس فلسفہ و علوم الروحانیت کی ایک کتاب تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے منصور (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ کتاب تیرا برا ساتھی ہے اٹھ اسے دھو دے لیکن میرے دل نے اس کو دھو ڈالنا مناسب نہ سمجھا۔ اس کتاب میں منقول چند مسائل مجھے بے حد مرغوب تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سے اٹھوں اور اس کتاب کو گھر لے جاؤں۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب دیکھا اور مجھ سے اٹھا نہ گیا اور میری حالت قیدی کی سی ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ کتاب دو۔ میں نے جب اسے کھولا تو وہ سفید کاغذ تھے جن پر کوئی حروف نہ لکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کی ورق گردانی شروع کر دی اور فرمایا: یہ کتاب فضائل قرآن ہے اور یہ محمد بن ضریس رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کتاب مجھے واپس فرما دی۔ میں نے جب اس کتاب کو دوبارہ دیکھا تو وہ واقعی فضائل قرآن کی کتاب تھی اور محمد بن ضریس رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف تھی۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا تو توبہ کرتا ہے کہ اپنی زبان سے وہ بات کہے جو تیرے دل میں نہ ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ اس کے بعد مجھے فلسفیہ و احکام الروحانیت جو مجھے یاد تھے وہ بھول گئے اور میرے باطن سے ایسے محو ہوئے جیسے کبھی میرے ذہن میں آئے ہی نہ تھے۔

جو چاہو بنا دو:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک ایک مقرب کی ولایت سلب کر لی گئی۔ سب چھوٹے بڑے اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ اس نے تین سو ساٹھ اولیاء اللہ سے التجا کی کہ وہ اس کے حق میں دعا فرمائیں لیکن اس کا نام لوحِ محفوظ پر اشقیاء کی فہرست میں لکھ دیا گیا تھا۔ ان اولیاء اللہ نے اس کو بتایا کہ تم کامیاب نہیں ہو گے۔ اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا۔ اس نے حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مردود ہو گئے مگر میں تمہیں اللہ عزوجل کے اذن سے مقبول بنا سکتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی تو غیب سے ندا آئی کہ کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ تم سے قبل بھی تین سو ساٹھ اولیاء اللہ اس کے لئے سفارش کر چکے ہیں لیکن اس کا نام لوحِ محفوظ پر اشقیاء کی فہرست میں لکھا جا چکا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی: یاالٰہی! تو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے پر قادر ہے اگر تیری منشاء یہی ہے تو تو نے اس کو مقبول بنانے کے لئے مجھ سے دعا کیوں کروائی؟ غیبی ندا آئی: اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! اسے میں نے تمہارے سپرد کیا تم اسے جو چاہے بنا دو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے وہ پھر سے بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گیا۔

لوحِ محفوظ کا مشاہدہ:

جواہر القلائد میں منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی کہ اس کے ہاں اولاد ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ میں جا کر لوحِ محفوظ کا مشاہدہ کیا تو وہاں لکھا تھا کہ اس عورت کی قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حضور اس کے لئے دعا فرمائی تو غیب سے ندا آئی کہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس

کے حق میں دعا جاری رکھی یہاں تک کہ غیب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ندا آئی کہ ہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی بدولت اس کو سات لڑکے عطا فرمائے۔ چنانچہ اس عورت کے ہاں یکے بعد دیگرے ساتھ لڑکوں کی پیدائش ہوئی۔

قضائے حاجات:

حضرت شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں، شیخ ابومحمد حسن فارسی، شیخ ابوالسعود بن ابی بکر، شیخ محمد بن قائدوانی، شیخ جمیل، شیخ ابوالقاسم بزاز، شیخ ابوحفص عمر، شیخ خلیل بن احمد صرصری، شیخ ابوالفتوح نصر معروف ابن الخضرمی، شیخ ابوعبداللہ محمد، شیخ ابوالبرکات علی بطائحی، شیخ ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہ، شیخ ابوالقاسم علی بن محمد رحمہم اللہ بغداد میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سب اپنی اپنی حاجات بیان کرو میں انشاءاللہ تمہاری حاجت پوری کروں گا۔ شیخ ابوالسعود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں ترک اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ شیخ ابن قائدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں مجاہدے کی قوت چاہتا ہوں۔ شیخ بزاز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں خوفِ الٰہی چاہتا ہوں۔ شیخ فارسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ عزوجل کے ساتھ میرا ایک حال تھا جسے میں کھو بیٹھا میں چاہتا ہوں کہ میرا وہ حال لوٹ آئے۔ شیخ جمیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں حفظ وقت چاہتا ہوں۔ شیخ عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں علم کی زیادتی چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے موت نہ آئے یہاں تک کہ مجھے مقامِ قطبیت پر فائز کیا جائے۔ شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں محبت الٰہی میں استغراق چاہتا ہوں۔ شیخ ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نائب وزیر بننا چاہتا ہوں۔ شیخ ابوالفتوح بن ہبۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں خلیفہ کے گھر کا استاد بننا چاہتا ہوں۔ شیخ ابوالفتوح بن الخضرمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں مجھے قرآن و حدیث حفظ ہو جائے۔ شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں خلیفہ کی دربانی چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میں معرفت چاہتا ہوں۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: انشاءاللہ تم سب کی حاجات جلدی پوری ہوں گی۔ چنانچہ حضور سیّدنا

غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول پورا ہوا اور تمام لوگوں کی ماسوائے شیخ خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے کیونکہ حضرت شیخ خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے قطبیت مانگی تھی جس کا ابھی وقت نہیں آیا تھا۔

پردۂ غیب سے قدرت کا کرشمہ:

حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے بیٹا عطا فرمائے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل تجھے وہ عطا فرمائے جس کی تجھے تمنا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ وہ لڑکی کو لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے لڑکے کی خواہش کی تھی لیکن میرے گھر تو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم اس کو گھر لے جاؤ پھر پردۂ غیب سے قدرت کا کرشمہ دیکھنا۔ چنانچہ وہ شخص حسب الارشاد اسے گھر لے گیا۔ جب اس شخص نے گھر جا کر دیکھا تو لڑکی کے بجائے لڑکا تھا۔

بے عنایات حق و خاصانِ حق
گر ملک باشد سیاہ گرد و ورق

حقیقت کو خواب میں بدل دیا:

حضرت ابوالسعود الحریمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوالمظفر الحسن بن نعیم نامی ایک تاجر نے حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! میں ملک شام کی جانب مال تجارت لے کر جانا چاہتا ہوں اور میرا یہ قافلہ بھی تیار ہے۔ میرے پاس سات سو دینار کا مال ہے۔ حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا تمام مال و اسباب لوٹ لیا جائے گا۔ حضرت

حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر وہ تاجر حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی تمام بات ان کے گوش گزار کر دی۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سفر پر جاؤ میں تمہارا ضامن ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سن کر وہ سامانِ تجارت لے کر ملک شام روانہ ہو گیا۔ اپنا تمام مال فروخت کرنے کے بعد وہ تاجر اپنے کسی کام سے حلب گیا اور وہاں ایک مقام پر اس نے اپنے ایک ہزار دینار رکھ دیئے اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر واپس آ گیا۔ اس دوران اس پر نیند کا غلبہ آ گیا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ عرب بدوؤں نے ایک قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلہ کے کئی آدمیوں کو قتل کر دیا گیا ہے جن میں وہ بھی شامل ہے۔ اس کے بعد وہ بیدار ہوا اور گھبرا کر اسی جگہ پہنچا جہاں اس نے ایک ہزار دینار رکھے تھے۔ اسے اس کے دینار وہاں پر رکھے ہوئے مل گئے۔ دینار لے کر وہ واپس اپنی قیام گاہ پہنچا اور بغداد شریف واپس جانے کی تیاری شروع کر دی۔ جب وہ تاجر بغداد شریف واپس پہنچا تو پہلے حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ تم پہلے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کیونکہ وہ محبوبِ سبحانی ہیں اور انہوں نے اللہ عزوجل کے حضور تمہارے لئے ستر مرتبہ دعا مانگی یہاں تک کہ تمہاری حقیقت کو خواب میں بدل دیا گیا۔ وہ تاجر حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی بات کی تصدیق کی۔

چوہا مر گیا:

حضرت شیخ معمر جرادہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ اس دوران چھت سے تین مرتبہ مٹی گری۔ جب چوتھی مرتبہ ایسا ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جلال میں آ کر اس جگہ دیکھا جہاں سے مٹی گر رہی تھی۔ اس دوران ایک چوہا اس

جگہ سے نیچے گرا اور مر گیا۔ یہ چوہا ہی وہاں سے مٹی کھود رہا تھا۔

یہ اس کا بدلہ ہے:

حضرت شیخ عمر بن مسعود بزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک چڑیا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قمیض پر بیٹ کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جلالی نظروں سے اس چڑیا کو دیکھا تو وہ چڑیا اسی وقت نیچے گری اور مر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد قمیض کے اس حصے کو دھویا اور پھر اپنی قمیض مبارک اتار کر مجھے دی اور فرمایا کہ اس کو فروخت کر کے اس کی رقم کو خیرات کر دو یہ اس کا بدلہ ہے۔

صادقین میں سے ہیں:

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت تھی جب اس کے مرنے کے بعد اس کو دفن کیا گیا تو قبر میں منکر نکیرین نے سوالات کیے تو اس نے ہر سوال کے جواب میں عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) جواب دیا۔ منکر نکیرین نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اسی کے جواب کو پیش کیا تو حکم ہوا کہ اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے لیکن یہ میرے محبوب سیّد عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) جو کہ صادقین میں سے ہیں ان سے محبت رکھتا ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ سے حسن ظن:

روایات میں آتا ہے کہ بغداد شریف کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے کسی مردہ کے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ لوگوں نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا صاحب قبر نے مجھ سے خرقہ پہنا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں اس کا علم

نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا یہ میری محفل میں کبھی شریک ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس کا علم نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر دریافت کیا کہ اس نے کبھی میرے پیچھے نماز پڑھی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں معلوم نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اب کی بار مراقبہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر جلالیت کے آثار نمایاں ہو گئے۔ بعدازں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر وقار ظاہر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس شخص نے میری زیارت کی اور مجھ سے حسن ظن رکھا اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے اس پر رحم فرما دیا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد کبھی اس قبر سے کوئی آواز نہ آئی۔

اولیاء اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں:

تفریح الخاطر میں منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک شخص جو کہ عرصہ دراز سے مرشد کامل کی تلاش میں تھا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سننے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد پہنچا۔ جب اس شخص کو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے ہیں تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور آداب زیارت بجالایا۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے قادریہ سلسلہ میں بیعت فرمایا اور اس کی جانب خصوصی توجہ فرمائی۔

اولاد وازواج

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ازواجِ مطہرات کی تعداد چار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ازواج کے نام ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت سیدہ بی بی مدینہ رحمۃ اللہ علیہا

۲۔ حضرت سیدہ بی بی صادقہ رحمۃ اللہ علیہا

۳۔ حضرت سیدہ بی بی مومنہ رحمۃ اللہ علیہا

۴۔ حضرت سیدہ بی بی محبوبہ رحمۃ اللہ علیہا

روایات کے مطابق حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ان چاروں ازواج سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ستائیس بیٹے اور بائیس بیٹیاں تولد ہوئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹیوں نے بھی تصوف کے میدان میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام ازواج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بے حد ادب کرتی تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہر ضرورت کا خیال رکھتیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیویوں کا خاص خیال رکھتے اور اپنے ذمہ ان کے واجب حقوق میں کبھی کوتاہی نہ کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دس بیٹوں اور چار بیٹیوں کے نام کتب سیر میں موجود ہیں۔

بیٹے:

۱۔ حضرت شیخ سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت شیخ سید عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت شیخ سید ابوبکر عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت شیخ سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت شیخ سیّد عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت شیخ سیّد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت شیخ سیّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت شیخ سیّد محمد رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت شیخ سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ حضرت شیخ سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

بیٹیاں:

۱۔ حضرت سیّدہ حدیجہ رحمۃ اللہ علیہا

۲۔ حضرت سیّدہ عائشہ رحمۃ اللہ علیہا

۳۔ حضرت سیّدہ زہرہ رحمۃ اللہ علیہا

۴۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الثمینہ رحمۃ اللہ علیہا

حضرت امام ابوالحسن شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف بہجۃ الاسرار میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک کے علمی و دینی کمالات پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ فرزند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد برصغیر پاک و ہند میں بھی تشریف لائے اور ملتان' لاہور' اُچ شریف' گیلان شریف وغیرہ میں رہائش پذیر ہوئے۔

خلفائے عظام

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے فیضیاب ہستیوں کی تعداد بے شمار ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہزاروں شاگرد اور مریدین تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اور خرقہ خلافت حاصل کرنے والوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند خلفاء کے نام مذکور کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ حضرت سیّد جمال اللہ الملقب بہ حیات المیر زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت سیّد عون قطب شاہ علوی عباسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ حضرت شیخ ابوسعید قلوری رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ حضرت شیخ احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ حضرت سخی سرور سلطان سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ حضرت سیّد ابوالعباس احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ حضرت شیخ شرف الدین عدی بن مسافر الهکاری رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ حضرت شیخ ماجد الکروی رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ حضرت شیخ ابوعمر عثمان بن مرزوق بن حمید سلامۃ القرشی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی ابن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ حضرت شیخ ابوعبداللہ فقیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ حضرت شیخ ابوعمرو عثمان الصریفینی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ حضرت شیخ محمد الدوانی المعروف بہ ابن القائد رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ حضرت شیخ ابوالفرح صدقہ بن حسین بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت شیخ ابوالسعود بن اشبلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ حضرت شیخ ابومدین شعیب بن الحسین مغربی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ بن حسین بن ابوالفضل جبائی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت شیخ جاگیر کردی رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت شیخ حیات بن قیس حرانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت شیخ ابوالقاسم عمرو بن مسعود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سعید بن صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے عظام سراپا رحمت تھے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تربیت فرمانے کے بعد اوران کو خرقہ خلافت عطا فرمانے کے بعد مختلف علاقوں کی جانب روانہ فرمایا اور انہوں نے اصلاحِ خلق کا جو بیڑہ اٹھایا اسے خوش اسلوبی سے نبھایا۔ ان باکردار اولیاء اللہ کا فیض صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ مشرکین کے لئے بھی تھا۔ یہ داعیانِ معرفت اپنی ذاتوں میں بے مثل تھے اور دین اسلام کی اشاعت سے انہیں لگان حاصل تھا۔ ان حضرات نے اپنے اخلاق اور عادات کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔

حضرت شیخ عاصم بن نجیب الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس عرصہ دراز تک رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جن مریدین کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا وہ سب کے سب دل کے صاف تھے اور ان کی زبانیں غیبت سے آلودہ نہ تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء حلم و بردباری کا بہترین نمونہ تھے چونکہ یہ روشن ضمیر تھے اس لئے ان کے منہ سے جو بات بھی نکلتی تھی وہ اثر رکھتی تھی۔

❁❁❁

سلاسل عالیہ میں فیض

سلسلہ عالیہ چشتیہ:

حضرت مولانا جمال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان بغداد شریف میں ملاقات ہوئی۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ تقریباً دو ماہ تک حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بغداد کی خلافت مانگی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بغداد ہم نے حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کر دیا ہے اور تمہیں ہم ہندوستان کی ولایت عطا فرماتے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کیا:

یا غوث اعظم نور ہدیٰ مختار نبی مختار خدا
سلطان دو عالم قطب علی حیران ز جلالت ارض و سما
چو پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا
در بزم نبی عالی شانی [illegible] محبوب ربانی
در ملک و ولایت سلطانی اے منبع فضل و جود و سخا

معین کہ غلام نام تو شد دریوزہ گرا کرام تو شد
شد خواجہ ازاں کہ غلام تو شد وار وطلب تسلیم ورضا

سلسلہ عالیہ سہروردیہ:

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے عالم شباب میں علم کلام میں مشغول رہتا تھا اور اس فن کی بہت سی کتابیں مجھے ازبر تھیں۔ میرے بزرگوار حضرت ابونجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مجھے علم کلام میں کثرت سے مشغول ہونے سے منع فرمایا۔ ایک روز وہ مجھے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا کہ حضور! یہ میرا بھتیجا ہے اور ہمیشہ علم کلام میں مشغول رہتا ہے میں نے اسے کئی مرتبہ علم کلام پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اس فن میں تم نے کون سی کتابیں پڑھی ہیں۔ میں نے کتابوں کے نام بتائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور مجھے تمام کتابیں بھول گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا سینہ کھول دیا اور میرے سینہ میں علم لدنی کا خزانہ بھر دیا۔ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ سے لوٹا تو علم وحکمت کے موتی میری زبان سے جاری تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ عنقریب تم عراق کے ناموراولیاء میں سے ہوگے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان پورا ہوا اور مجھے اولیائے عراق میں بزرگی حاصل ہوئی۔

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر
کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ:

حضرت شیخ عارف باللہ عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن جماعت کے ہمراہ کھڑے تھے کہ اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ بخارا شریف کی جانب متوجہ ہوئے اور فضا میں کچھ سونگھنا شروع کر دیا۔

پھر کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا کہ میرے وصال کے ایک سو ستاون برس بعد بخارا میں ایک مردِ مومن جس کا نام بہاؤ الدین محمد نقشبندی (رحمۃ اللہ علیہ) پیدا ہوگا جو میری نعمت خاص سے سرفراز ہوگا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے ایک سو ستاون برس بعد بخارا میں حضرت غوث بہاؤ الدین محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے۔ حضرت غوث بہاؤ الدین محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار یوں کیا ہے۔

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نو قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

وصال

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اکیانوے برس ہو چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو اپنے وصال کی خبر دی تو سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اب علیل رہنے لگے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات کا فیضان جس سے ایک عالم سیراب ہوا تھا اب اس کے جانے کا وقت آ چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں مگر میرا باطن صرف اللہ کے ساتھ ہے اور اس وقت کچھ لوگ یہاں تشریف لانے والے ہیں تم ان کے لئے جگہ فراخ کر دو۔ ۱۱ ربیع الثانی بروز سوموار آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز کے وقت تازہ غسل فرمایا اور دیر تک سجدہ میں رہے اور اپنے تمام مریدین' اہل خانہ اور دیگر کے لئے دعا مانگتے رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو غیب سے ندا آئی: اے نفس مطمئنہ! اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آ تو اپنے پروردگار سے راضی ہوا اور وہ تجھ سے راضی ہوا بے شک تو میرے ان بندوں میں شامل ہے جو جنت میں داخل ہوں گے۔ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان کلمات کو سننے کے بعد بستر پر لیٹ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے ذیل کے کلمات جاری ہوئے: میں رب العزت سے مدد لیتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ ہے نہ اسے موت ہے اور نہ خوف' پاک ہے وہ جو قدرت سے باعزت ہے جو بندوں پر موت طاری کرنے پر قادر ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے اللہ اللہ

کا ورد جاری ہو گیا اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "انہار الانوار" میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہیں مگر میرا باطن اللہ کے ساتھ ہے نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس تمہارے علاوہ بھی کچھ حضرات تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے لئے جگہ چھوڑ دو اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آؤ۔ اس جگہ بہت بڑی رحمت ہے اور ان پر جگہ کو تنگ نہ ہونے دو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ فرمائے: اے ملائکہ کی جماعت! اے ارواح مقربین کی جماعت اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: بسم اللہ آؤ آؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن تک یونہی فرماتے رہے اور کہتے رہے کہ مجھے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہے نہ ہی فرشتہ کی اور نہ ہی ملک الموت کی۔ اے ملک الموت! ہمیں اس نے عطا فرمایا ہے جس نے ہمیں دوست رکھا ہے اور وہ اللہ ہے۔ اسی شب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالرزاق اور حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بار بار ہاتھ مبارک کو بلند کرتے اور زبان مبارک سے فرماتے کہ توبہ کرو اور صف میں شامل ہو جاؤ میں بھی تمہاری طرف آتا ہوں۔ نیز آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نرمی کرو۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حق آیا اور موت کے آثار شروع ہو گئے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ ظاہر ہو گئے: میں مدد چاہتا ہوں کلمہ کی اور اللہ کی جو پاک و برتر ہے اور ایسا زندہ ہے جسے موت کا خوف نہیں وہ اپنی قدرت کے ساتھ غالب ہے اور بندوں کو موت کے ساتھ مجبور کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کی وحدانیت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی اور اللہ کا ورد بلند کر دیا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

آفتاب بظاہر تو غروب ہو چکا مگر وہ اپنی باطنی روشنی کے فیض آج بھی لٹا رہا ہے اور تا قیامت لٹاتا رہے گا۔ اولیاء اللہ کی شان نرالی ہے وہ عالم فنا سے رخصت ہونے کے بعد عالم بقا میں اپنی شان و شوکت کے ساتھ جلوہ نما ہوتے ہیں اور ایک عالم ان سے روحانی و باطنی فیض حاصل کرتا ہے۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان آج بھی جاری و ساری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر شہر بھر میں پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا شہر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر اکٹھا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خدام اور فرزندوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں قبر مبارک کھودی گئی۔ رات ہی کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قبر مبارک میں اتارا گیا اور تدفین کے تمام مراحل طے کئے گئے۔ حضرت ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر ملتے ہی سارا شہر اکٹھا ہو گیا اور بازار' گلیاں و مکانات سب لوگوں سے بھر گئے جس کی وجہ سے تدفین صبح کے وقت نہ ہو سکی۔ حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور نمازِ جنازہ میں ظاہراً اولیائے عظام' علمائے دین' ارادت مند اور مریدین کی ایک بڑی تعداد شامل تھی اس کے علاوہ روحانی طور پر انبیاء کرام علیہم السلام' اولیائے عظام' ملائکہ اور جنات کی ایک بڑی تعداد نمازِ جنازہ میں شامل ہوئی۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک بغداد شہر (عراق) کے وسط میں واقعہ ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور درس و تدریس کے لئے مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے ملحقہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار مریدین اور ارادت مندوں کے مزارات بھی ہیں۔ بے شمار لوگ روزانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر حاضر ہوتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

فرزند حضرت شیخ سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کو نصیحت

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے حضرت شیخ سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کو ذیل کی نصیحت کی۔

۱۔ اللہ عزوجل کے احکام پر عمل درآمد کرنا

۲۔ شریعت کے ظاہر احکام کی پابندی کرنا

۳۔ سینہ کو حسد، بغض اور کینہ سے پاک رکھنا

۴۔ نفس کی سرکشی سے بچنا

۵۔ چہرہ کی بشاشت قائم رکھنا

۶۔ عطا کردہ شے کو خیرات کر دینا

۷۔ خلقت کو ایذا نہ دینا

۸۔ خلقت کی ایذا برداشت کرنا

۹۔ درویشوں اور پیروں کی حرمت نگاہ میں رکھنا

۱۰۔ برادران دین سے نیک صحبت رکھنا

۱۱۔ چھوٹوں کو نصیحت کرنا

۱۲۔ رفیقوں سے لڑائی ترک کرنا

۱۳۔ ایثار کا لازم پکڑنا

۱۴۔ مال ذخیرہ کرنے سے پرہیز کرنا

۱۵۔ اس شخص کی صحبت ترک کرنا جو سالکین کے زمرہ میں نہ ہو

۱۶۔ دین دنیا کے کاموں میں مسلمانوں کی مدد کرنا

۱۷۔ خلقت کا محتاج نہ ہونا

۱۸۔ خلقت سے بے نیاز ہونا

۱۹۔ فقر کو علم سے ابتدا نہ کر بلکہ نرمی سے ابتدا کر

۲۰۔ نفس کی مالوفات و مستحبات کو ترک کر

ذیل کی خصلتیں اپنے اندر پیدا کر:

۲۱۔ سخاوت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سیکھ

۲۲۔ رضا حضرت اسحاق علیہ السلام سے سیکھ

۲۳۔ صبر حضرت ایوب علیہ السلام سے سیکھ

۲۴۔ اشارت و مناجات حضرت زکریا علیہ السلام سے سیکھ

۲۵۔ عجز و تضرع حضرت یحییٰ علیہ السلام سے سیکھ

۲۶۔ صوف حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سیکھ

۲۷۔ سیاحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سیکھ

۲۸۔ فقر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھ

مومن کے لئے یہ باتیں نہایت ضروری ہیں:

۲۹۔ سب سے پہلے فرائض میں مشغولیت

۳۰۔ پھر سنتوں میں مشغولیت

۳۱۔ پھر عبادات میں نافلہ میں مشغولیت

خطرات قلب ذیل سے بچ:

۳۲۔ نفس کا خطرہ

۳۳۔ شیطان کا خطرہ

۳۴۔ فرشتہ کا خطرہ

۳۵۔ روح کا خطرہ

۳۶۔ عقل کا خطرہ

۳۷۔ یقین کا خطرہ

اپنے اندر ذیل کی خوبیاں پیدا کر:

۳۸۔ ہر وقت توبہ استغفار میں مشغول رہنے کی کوشش کرنا

۳۹۔ قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش کرنا

۴۰۔ ناجائز اور حرام ذرائع سے عیش و عشرت حاصل نہ کرنا

۴۱۔ اپنے ہر معاملہ میں خدا پر بھروسہ کرنا

۴۲۔ اپنی محنت' تدبیروں کو اپنے کاموں میں کامیابی کا ذریعہ نہ سمجھنا

۴۳۔ مصیبت اور تکالیف میں صبر سے کام لینا

۴۴۔ ہر کام میں نمود و نمائش سے اجتناب کرنا

۴۵۔ ہر کام محض خوشنودیٔ الٰہی کے لیے کرنا

۴۶۔ غرور و تکبر سے بچنا

۴۷۔ سادہ زندگی گزارنا

۴۸۔ وقت کی پابندی کرنا

۴۹۔ غیر مسلموں سے اچھا برتاؤ کرنا

۵۰۔ دین کی پابندی خدمت اور تبلیغ کرنا

تصانیف

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود بے شمار کتب تصانیف فرمائیں جوکہ راہِ حق کے متلاشیوں کے لئے ایک گوہر نایاب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ذیل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند کتب کے نام بیان کئے جارہے ہیں۔

۱۔ فتوح الغیب
۲۔ غنیۃ الطالبین
۳۔ فتح ربانی
۴۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر
۵۔ مراتب الوجود
۶۔ سر الاسرار و مظہر الانوار
۷۔ آدابِ سلوک و توصل الی منازل ملک الملوک
۸۔ تحفۃ المتقین و سبیل العارفین
۹۔ بشائر الخیرات
۱۰۔ دیوان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

بیان کشف ومشاہدہ

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احوال کے مشاہدہ اور کشف کے وقت اولیاء اللہ پر افعالِ خداوندی میں سے ایسی ایسی چیزوں کا ظہور ہوتا ہے جو عقلوں کو سلب کر لیتی ہے اور عادات ورسوم کو بکھیر دیتی ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افعالِ خداوندی دو اقسام میں منقسم ہیں۔

۱۔ جلالی

۲۔ جمالی

اللہ رب العزت' اولیاء اللہ کے قلوب پر اپنی دونوں صفات کے ساتھ تجلی فرماتا ہے۔ جلال اس کا قہر ہے اور جمال اس کی رحمت ہے۔ مشاہدہ اور کشف کے وقت اولیاء اللہ دور سے دیکھتے اور سنتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ ملائکہ اور انبیاء کرام علیہم السلام سے کلام کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور یہ سب اُمور عقل اور عادات و رسوم کے خلاف ہیں۔ جس وقت اللہ عزوجل کی تجلی قلوب پر ظاہر ہوتی ہے تو اس وقت قلوب میں سرور طاری ہو جاتا ہے۔ اللہ عزوجل ان کے ساتھ بہترین کلام فرماتا ہے اور ان کو مختلف انواع ومنازل کی بشارت دیتا ہے اور انہیں وہ منازل نصیب ہوتی ہیں کیونکہ ابتداء سے ہی قلم نے ان چیزوں کو ان کے حق میں لکھ دیا ہے۔ اولیاء اللہ کے لئے عظمت وجلالِ الٰہی خوف کر دینے والا ڈر ہے اور قلب پر ایسا سخت غلبہ لاتا ہے جس کا اثر بدن کے اعضاء پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

''خوفِ شدید کے سبب نماز کے دوران میں آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ہانڈی کے اُبلنے جیسی آواز سنی جاتی تھی کیونکہ نماز میں آپ ﷺ کو اللہ عزوجل کا جلال نظر آتا تھا اور آپ ﷺ پر عظمت الٰہیہ کا انکشاف ہوتا تھا۔''

اللہ عزوجل کے مشاہدہ کے وقت اولیاء اللہ کو جو بشارتیں ہوتی ہیں وہ حقیقت میں ان پر فضل خداوندی ہوتا ہے۔ جب تک سالک اپنی ہستی میں فانی نہیں ہوتا ذاتِ حق کے ساتھ باقی نہیں ہوسکتا۔ اللہ رب العزت دولت وصال حاصل ہونے سے پہلے عاشقوں کو قرب ووصال کی خوشخبری اس لئے دیتا ہے کہ شاید شوقِ الٰہی کے سبب ان کی محبت حد سے گزرے اور ان کی قوتیں منقطع ہوجائیں اور وہ ہلاک ہوجائیں۔ یقین کے تین مرتبے ہیں:

۱۔ علم الیقین

۲۔ عین الیقین

۳۔ حق الیقین

علم الیقین کے مرتبہ پر فائز ہونے پر سالک کو اس راز کا علم ہوجاتا ہے کہ محبوبِ حقیقی عالم کی صورت میں جلوہ نما ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اس شاہد لم یزلی کے لئے مرأت تامہ ہیں۔ پھر جب سالک ترقی کی منازل طے کرتا ہے تو وہ عین الیقین کے مرتبہ پر فائز ہوجاتا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ محبوبِ حقیقی حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے لگتا ہے اور اس کا یقین وحدت الوجود پر پختہ ہوجاتا ہے اور پھر اسے بیداری میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کی حضوری کی سعادت نصیب ہوجاتی ہے۔ پھر سالک عین الیقین کی منزل طے کرکے حق الیقین کی منزل پر فائز ہوتا ہے اور اس کے قلب پر حقیقت محمد ﷺ کا ظہور ہوتا ہے۔

بیانِ نفس

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! تیرا حقیقی مقصد صرف اللہ ہے یعنی تو اس جہانِ فانی میں صرف معرفت الٰہی کا شکار کھیلنے آیا ہے کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''پس اللہ کی طرف دوڑو۔''

سالک کے لئے اس کا مقصود نہ آخرت ہے اور نہ دنیا بلکہ اس کا مقصود صرف اور صرف اللہ عزوجل ہے اور نفس ہے یعنی سالک اور اللہ عزوجل کے درمیان حجاب نفس ہے۔

نفس سے مراد نفسانی خواہشات ہیں اور جب انسان اللہ عزوجل و حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت چھوڑ کر دنیاوی لذات و شہوات میں مشغول ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے دور ہو جاتا ہے۔ انسان دو چیزوں کا مجموعہ ہے:

۱۔ بدن

۲۔ روح

اگر نفس کو غذا دی جائے تو بدن موٹا ہو جاتا ہے اور روح لاغر ہو جاتی ہے اور اگر روح کو غذا دی جائے اور نفس کے ساتھ مجاہدہ کیا جائے تو اس سے روح موٹی تازہ ہو جاتی ہے اور جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تاکہ وہ مجھے پہچانیں۔''

نفس اللہ کی ضد ہے اور اس کا دشمن ہے یعنی جو شخص اپنی نفسانی خواہشات کی

پیروی کرتا ہے وہ بارگاہِ الٰہی تک رسائی نہیں پا سکتا۔ نفس انسان کو صراطِ مستقیم سے بھٹکاتا ہے اور جو شخص نفس کی لذتوں میں مشغول ہو گیا وہ روحانی مدارج سے محروم ہو گیا۔ سالک کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے اور اور نفسانی خواہشات کو خود پر طاری نہ ہونے دے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے واپسی پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نفس کا مجاہدہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

''ہم جہادِ اصغر سے جہادِ اکبر کی جانب لوٹتے ہیں۔''

ہر شے اللہ عزوجل کی تابع ہے اور نفس بھی اللہ عزوجل کی پیدا کردہ مخلوق ہے یعنی انسان میں نفسانی خواہشات بھی اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی ہیں چنانچہ اللہ عزوجل جسے ذلیل وخوار کرنا چاہے اس پر نفسانی خواہشات کو سوار کر دے۔ انسان نفسانی خواہشات میں ڈوب کر اللہ عزوجل ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنی موت کو بھول جاتا ہے۔ اے سالک! جب تو نفس کی مخالفت وعداوت میں مشاہدہ ووصالِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے نفس کے ساتھ مجاہدہ کرے گا تو نفس کا دشمن بن جائے گا۔ اے سالک! جب تیری اللہ عزوجل کے ساتھ دوستی ہو جائے گی اور اس کے لئے تیری عبودیت ثابت ہو جائے گی تو تب یہ بات بھی ثابت ہو جائے گی کہ تو نفس کا نہیں اللہ عزوجل کا بندہ ہے یعنی جب تو نے نفسانی خواہشات کو روند دیا اور تو نے نفس پر سواری کر لی تو تو زاہد ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔''

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں اللہ عزوجل کو دیکھا تو عرض کیا کہ الٰہی! تیری طرف آنے کی راہ کون سی ہے؟ ارشاد ہوا کہ اے بایزید (رحمۃ اللہ علیہ)! اپنے نفس کو چھوڑ دو اور آ جا۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے نفس سے اس طرح نکل آیا جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل آتا ہے۔

بیانِ توکل

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! تو اللہ عزوجل کے فضل اور اس کی نعمتوں کے بغیر سبب کے پہنچنے سے اس لئے محروم رہا کہ تیرا توکل مخلوق کے لئے تھا اور مسنون طریقہ سے رزق کے حصول میں مخلوق تیرے لئے پردہ ہے اور مسنون طریقہ کسب حلال ہے اور جب تو خلق کے سامنے امیدوار بن کر کھڑا ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تو لوگوں کی بخشش کا امیدوار ہے اور تو اللہ عزوجل کے ساتھ اس کی مخلوق کو ٹھہرانے والا ہے پس اللہ عزوجل تجھے اکل حلال سے محروم رکھتا ہے اور اکل مسنون کے حقیقی معنی یہ ہے ہیں کہ کسب کر کے دنیا سے رزقِ حلال کمانا۔ پھر جب تو نے مخلوق کے ساتھ قیام اور مخلوق کو اللہ عزوجل کے ساتھ ٹھہرانے سے صحیح معنوں میں توبہ کر لی تو پھر تو نے کسب حلال کی جانب رجوع کر لیا۔ پھر جب تو کسب حلال کی جانب مائل ہوا اور اس سے مطمئن ہوا تو تو نے اللہ عزوجل کے فضل کو بھلا دیا اس لئے تو پھر مشرک ہو گیا اور پہلی حالت میں تو نے مخلوق کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرایا کیونکہ اس وقت تیرا توکل مخلوق پر تھا پھر تو نے کسب کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرایا کیونکہ تیرا توکل صرف کسب پر ہے اللہ عزوجل کے فضل پر نہیں اور ایسا شرک پہلے شرک سے ہلکا ہوتا ہے۔ پس اس کی سزا تجھے یہ ملے گی کہ اللہ عزوجل تجھے اپنے فضل سے محروم کر دے گا۔ پھر جب تو اس سے بھی تائب ہو جائے گا تو پھر تو جان لے گا کہ اللہ عزوجل ہی رزاق ہے اور وہی مسبب الاسباب ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ تو نے اس وقت اللہ عزوجل کے سامنے رجوع کیا ہے۔

اولیاء اللہ کا رزق اللہ عزوجل بذریعہ مخلوق بھیجتا ہے لیکن جب تک اللہ عزوجل کی جانب سے پروانہ جاری نہیں ہوتا کوئی بھی شخص ان کی خدمت نہیں کر سکتا۔ اللہ عزوجل ہی حقیقی رزاق ہے اور وہی اسباب کا پیدا کرنے والا ہے وہ جسے پسند کرتا ہے اس کے ذریعے سے اپنے اولیاء کی خدمت کرواتا ہے مگر اولیاء اللہ پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ ہدیہ دینے والے یا بھیجنے والے پر نظر رکھے اور کسی بھی ولی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے مرشد کامل کی اجازت کے بغیر کسب کو ترک کرے۔

جب سالک کا علم ویقین قوی ہو جاتا ہے تو اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور اسے وقت سے پہلے ہی خبر دے دی جاتی ہے کہ اس کا حصہ کتنا ہے اور کب ملے گا؟ عارف کامل کے لئے دنیا میں دو ہی شغل ہوتے ہیں۔

۱۔ کبھی وہ خالق کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔

۲۔ کبھی وہ مخلوق کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں اپنا علم عطا فرمائے گا۔''

جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اللہ عزوجل اسے اپنی معرفت عطا فرماتا ہے۔ پھر جب وہ کمال کو پہنچ جائے گا تو اللہ عزوجل اسے اپنی صفاتِ کاملہ عطا فرما دے گا۔ پھر سالک کو ایسا سچا الہام ہوگا جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا اور یہ الہام شیطانی خیالات سے یکسر پاک ہوگا۔ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق میں بہت سے انبیاء کرام علیہم السلام اولیائے عظام رحمہم اللہ کو ان صفات سے مزین فرمایا ہے۔

۞۞۞

بیان ضعف ایمانی وقوت

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے سالک! جب تو ضعیف الایمان اور ضعیف الیقین ہے اور کسی وعدہ کے ساتھ تجھ سے وعدہ کیا جائے تو تیرا وعدہ پورا کیا جائے گا اور خلاف نہ کیا جائے گا تا کہ تیرا ایمان زائل نہ ہو اور تیرا یقین سلامت رہے۔ ابتداء میں طالب مولا کے ساتھ وعدے کیے جاتے ہیں اور وعدے کبھی خواب میں کیے جاتے ہیں اور کبھی بیداری میں کیے جاتے ہیں۔ بعض مرتبہ خواب میں اس کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے کہ تو منزلِ مقصود کو ضرور پہنچ جائے گا اور کبھی بیداری میں اس کے دل میں القا کیا جاتا ہے کہ تجھے مبارک ہو تو اولیاء کا بادشاہ ہے اور کبھی اس کے مرشد کامل ہی اپنی زبانِ پاک سے وعدہ فرما دیتا ہے کہ تجھے عرفان کی دولت ضرور نصیب ہوگی۔ چنانچہ یہ وعدہ سالک کی ہمت کو بلند کر دیتے ہیں اور وہ اپنی کوششوں کو مزید تیز کر دیتا ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا خصوصی انعام ہے کہ سالک اپنی منزلِ مقصود کو پالیتا ہے وگرنہ وہ اپنی ذاتی کوشش سے ایسا ہرگز نہیں کر پاتا۔ اللہ عزوجل اپنے وعدے پورے کرتا ہے کیونکہ وہ ذات سچے وعدے کرنے والی ہے۔ پھر جب سالک کے دل میں ایمان و یقین پختہ ہو جاتا ہے تو اسے مقامِ استقامت نصیب ہو جاتا ہے اور پھر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

"آج کے دن تو ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امین ہو گیا۔"

جب طالب مولیٰ کو وصالِ الٰہی نصیب ہوتا ہے تو وہ ترقی کر کے مقامِ استقامت پر فائز ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل اسے اپنی بارگاہ میں کوئی خاص عہدہ و مرتبہ عطا کر دیتا ہے۔ ایسے موقع پر وہ اللہ عزوجل کے رازوں کا امین ہوتا ہے اور اللہ عزوجل اسے مخاطب کرتے

ہوئے فرماتا ہے:

اے سائک! تو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتا رہے گا۔ تو خاص الخاص ہوگا۔ تیرا اپنا کوئی ارادہ باقی نہیں رہتا۔"

سالک کا مطلوب قربِ الٰہی ہوتا ہے اور اس مقام پر پہنچ کر اس کا کوئی عمل باقی نہیں رہتا یعنی اس مقام پر فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہوگا۔ پھر کوئی عبادت باقی نہیں رہتی اور اس مقام پر سالک کوئی بھی عبادت اپنی طرف نہیں کرے گا اس مقام پر عابد و معبود حق تعالیٰ خود ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ پاک پر اللہ عزوجل خود ہی حامد ہے اور خود ہی محمود ہے اور اس مقام پر پہنچ کر کوئی ایسی منزل باقی نہ رہ جائے گی جس کی طرف تو نگاہ کرے اور تیری ہمت اس کا ارادہ کرے۔"

معلوم ہونا چاہئے کہ طالب صادق کی مراد و مطلوب صرف وہی ذاتِ پاک ہے تو پھر یہ ہوتا ہے کہ اس مطلوب و مراد آرزو سے تیرے رکے رہنے کی وجہ سے تیرے دل کی شکستگی کے بعد اس چیز کا عوضانہ اس سے اولیٰ یا اس کی مثل دنیا میں بھی دیا جائے گا اور عقبیٰ میں بھی دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ جس بندہ پر اللہ عزوجل مہربان ہوتا ہے تو تمام مخلوق بھی اس پر مہربان ہو جاتی ہے اور جس بندہ سے اللہ عزوجل ناراض ہو جاتا ہے تمام مخلوق اس سے ناراض ہو جاتی ہے۔

بیان مخلوق و خالق سے فنا ہو جانے کا

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! جب تو اللہ عزوجل کے حکم کے سبب سے اپنی خواہش سے اور فعلِ الٰہی کی وجہ سے اپنا ارادہ سے فنا ہو جاتا ہے تو علمِ الٰہی کے لئے برتن بن جاتا ہے یعنی جب سالک خلق سے اپنی خواہش سے اور اپنے ارادہ سے فانی نہ ہوگا تو معرفتِ الٰہی کے قابل نہ ہوگا اور اللہ عزوجل کی خلق سے سالک کے فنا ہونے کی علامت یہ ہے کہ تو ان سے قطع تعلق کر لے اور ان کی طرف آمدورفت بند کر دے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی تجھے اُمید نہ رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"ایمان والے وہ ہیں جن کے دل میں اللہ کی محبت پائی جاتی ہے۔"

خواہش نفسانیہ سے فانی ہونے کی علامت یہ ہے کہ کسب کو ترک کر دے اور حصولِ نفع وضرر کے اسباب سے قطع تعلق کر لے اور سالک اپنے نفع ونقصان کے لئے خود جنبش نہ کرے اور اپنے نفع کے لئے اپنے نفس پر بھروسہ نہ کرے اور نقصان کو خود سے دور نہ کرے اور اپنے نفس کی مدد نہ کرے اور سب کام اللہ عزوجل کے سپرد کر دے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

"اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ عزوجل پر بھروسہ کرو۔"

رزق کے حصول کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے ابتداء میں کسب کیا اور انتہاء میں توکل سے کام لیا۔ کسب کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور توکل کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی حالت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

''عارف باللہ کسب بھی کرتے ہیں لیکن ان کا دل توکل ذاتِ خداوندی پر ہوتا ہے۔''

خواہش نفسانی سے سالک کے فانی ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ تمام کام اللہ عزوجل کے سپرد کردے کیونکہ اللہ عزوجل ہی جو پہلے بھی ان امور کا ذمہ دار تھا اور اب بھی رہے گا یعنی حقیقت میں انسان کے تمام کام اللہ عزوجل ہی کے حوالے ہیں اور تمام جملہ اُمور اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔ جب سالک اپنے تمام کام اللہ عزوجل کے سپرد کردیتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا نگہبان و محافظ بن جاتا ہے اور اس کے جملہ اُمور اس کی اپنی ذاتی کوششوں کے بغیر ہونے لگتے ہیں جس طرح انسان ماں کے پیٹ میں پوشیدہ تھا اور اپنے گہوارے میں دودھ پیتا بچہ تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔''

سالک کے لئے محبت کی سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ اس کا اپنا کوئی ارادہ باقی نہ رہے اور اپنے تمام امور محبوب کے سپرد کردے۔ طالب صادق وہ ہے جو مولا سے مولا کا طالب ہو نہ کہ مولا سے دنیا کا طالب ہو اور عاشق صادق وہ ہے جو اپنے معشوق کے علاوہ کسی چیز کا ارادہ نہ کرے۔ یاد رہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رحمہم اللہ کی ارواحِ مقدسہ سالک کے گرد رہتی ہیں اور ابتداء میں سالک کے ساتھ خواب میں محوِ گفتگو ہوتے ہیں اور پھر بیداری میں ان کے ساتھ ہم کلام ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

''فقراء کی زبان اللہ کی تلوار ہے۔''

سالک جب فقر کی سیڑھی چڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے حقیقی علم عطا فرماتا ہے اور پھر مرشد کامل اسے علم معرفت عطا فرماتا ہے اور اسے نورانی لباس زیب تن کرواتا ہے۔ مرشد کامل نور کے لقمے بنا بنا کر اس کے منہ میں ڈالتا ہے پھر وہ فقیر عجز و انکسار کا پیکر بن جاتا ہے اور اپنی نفسانی خواہشات سے پاک ہو جاتا ہے۔ جب سالک اپنی ہستی سے فانی ہو جاتا

ہے تو پھر وہ ذاتِ حق کے ساتھ باقی رہتا ہے اور اس میں تمام صفاتِ الٰہیہ کا ظہور ہو جاتا ہے۔

سالک کا حال جب کمال تک رسائی حاصل کرتا ہے تو وہ صفاتِ الٰہیہ سے مشرف ہو جاتا ہے اور آغاز میں اسے ذات کا عرفان حاصل ہوتا ہے۔ سالک اپنے نفس سے مجاہدہ کرنے کے لئے خورد و نوش کو چھوڑ دیتے ہیں بلکہ سونا بھی ترک کر دیتے ہیں حالانکہ شریعت مطہرہ میں ان کا جواز ہے اور بعض اولیاء اللہ نکاح کو بھی ترک کر دیتے ہیں حالانکہ یہ شریعت کا اہم رکن ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''نکاح میری سنت ہے اور اس کا تارک مجھ سے نہیں۔''

جب سالک کا قلوب مکمل طور پر خواہشاتِ نفسانی سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں صرف محبت الٰہی باقی رہ جاتی ہے تو اس کے قلب پر اللہ عزوجل کے انعام و اکرام کی بارش ہوتی ہے اور پھر اس کی کیفیات بدلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اللہ عزوجل جس دل کو اپنی محبت عطا فرماتا ہے اس دل سے باقی تمام محبتیں فنا ہو جاتی ہیں اور پھر اللہ عزوجل کی یہ محبت بڑھ کر عشق کی صورت بن جاتی ہے۔ سالک ابتداء میں خود کو غیر خدا سمجھتا ہے اور حصولِ عرفان کے بعد وہ خود کو عین خدا سمجھتا ہے اور یہ ایک نئی عجوبہ زندگی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''میں شکستہ دلوں میں بستا ہوں۔''

یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ ملائکہ کے سوا کوئی بھی اپنے ارادہ میں معصوم نہیں ہے اور ملائکہ اپنے ارادہ سے معصوم ہیں جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی خواہشاتِ نفسانیہ سے معصوم ہیں اور باقی تمام جن و انس تکالیف شرعیہ کے مکلف ہیں سوائے اس کے کہ اولیاء اللہ خواہش نفسی سے اور ابدال ارادہ سے محفوظ ہیں لیکن وہ معصوم نہیں ہیں۔ یہ بات ایک حقیقت ہے اور اس میں کسی کا کوئی شک نہیں اور اسی پر اُمت کا اجماع ہے۔

بیانِ تصوف

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کرنے اور ظاہر میں شریعت مطہرہ کی پابندی کرنے اور سینہ کو تمام آلائشوں سے پاک کرنے اور سخاوتِ نفس اور اذیت دینے سے منع رہے اور حفظ حرماتِ مشائخ اور ساتھیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے اور چھوٹوں کو نصیحت کرنے اور رفقاء سے ترکِ خصومت کرنے اور تنگ دستی کو برداشت کرنے اور ایثار کو لازم کرنے اور مال اکٹھا کرنے سے الگ رہنے اور نامحرموں کی صحبت ترک کرنے اور دینی اُمور میں اللہ کے بندوں کی امداد کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقت میں فقر یہ ہے کہ تو اپنے جیسی مخلوق کا محتاج سمجھتا ہے اپنے آپ کو مخلوق کو محتاج نہیں سمجھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ حاجت روا اللہ عزوجل ہی کی ذات ہے اور اللہ عزوجل کے حکم کے بغیر مخلوق کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی اور غنا یہ ہے کہ تو اپنی جیسی مخلوق سے بے نیاز ہو جا۔ جب اللہ عزوجل کسی سالک کو اپنے قرب کی دولت سے نوازتا ہے تو وہ مخلوق سے مستغنی ہو جاتا ہے اور اس کا مقسوم رزق اللہ عزوجل بذریعہ مخلوق خود بخود پہنچاتا ہے اور وہ بذاتِ خود مخلوق سے بے نیاز رہتا ہے۔ علم تصوف قیل وقال سے نہیں بلکہ بھوک اور مالوفات و مستحسنات سے حاصل ہوتا ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! فقر کی ابتداء علم کے ساتھ نہ کر بلکہ اس کی ابتداء نرمی کے ساتھ کر کیونکہ علم اس کو

وحشت میں ڈال دے گا اور نرمی میں انس پیدا کرے گی۔ اگر تیرے پاس کوئی طالب مولا علم فقر یعنی باطنی علم حاصل کرنے کے لئے آئے تو ابتداء میں اس پر احکامِ شریعت وطریقت کی کماحقہ پابندی کی قید نہ لگاؤ بلکہ اسے وقت دو تاکہ اس کو تمہارے ساتھ انس پیدا ہو۔ جب سالک کو تمہارے ساتھ محبت کامل ہو جائے گی تو پھر وہ بتدریج جملہ احکام کی پابندی خود بخود کرنے لگ جائے گا پھر جب اس کے دل میں جب عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگ بھڑکے گی تو وہ ہر سنت کو ادا کرنے کی کماحقہ کوشش کرے گا۔ پھر اس سے احکام کی پابندی بتدریج کروائی جائے اور اس کے مجاہدۂ نفس کو بھی بتدریج بڑھایا جائے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف کی بنیاد آٹھ خصائل پر ہے۔

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح سخی ہونا۔

۲۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی طرح راضی ہونا

۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرح صابر ہونا

۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی طرح عاجز ہونا

۵۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرح رغبت اختیار کرنا

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف صوف پہننا

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح سیاحت اختیار کرنا

۸۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فقر اختیار کرنا

جب تک فقیر ان خصائل سے مزین نہ ہوگا وہ فقیر نہیں بن سکے گا اور وہ صرف پیٹ کا فقیر ہوگا اللہ کا فقیر ہرگز نہ ہوگا۔ پس اللہ کا فقیر بننے کے لئے پیٹ کا فقیر نہ بن تاکہ آخرت سلامت رہے۔

✿✿✿

بیانِ منزلِ مقصود کے کمالات

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! تو راہِ سلوک میں جس حالت میں ہو تو اس کے سوا کسی دوسری حالت کے متعلق نہ سوچ کیونکہ درویش پر لازم ہے کہ رضا بالقضاء کے مقام میں جب داخل ہو تو ہر حال میں راضی رہے ورنہ مالک حقیقی کی نظر سے گر جائے گا۔ اے سالک! جب تو منزلِ مقصود پر پہنچ جائے یعنی جب تجھے وصالِ الٰہی اور مشاہدۂ الٰہی کی دولت نصیب ہو جائے گی تو پھر تو اولیاء اللہ کی فہرست میں داخل ہو جائے گا۔ پھر سالک کو کسی منصب پر مامور کیا جائے گا اس وقت اس پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے منصب کے تمام فرائض و حقوق احسن طریقے سے پورا کرے اور اپنے اس منصب سے اعلیٰ منصب کی تمنا ہرگز نہ کرے اور یہی آدابِ ولایت ہیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سالک! تمام بھلائیاں اسی میں پوشیدہ ہیں کہ تو اپنے حال کی حفاظت کرے اور اسی پر راضی رہے اور اس کے سوا کسی اور حال کی طرف التفات نہ کرے کیونکہ وہ دوسرا حال جس کی طرف تیری توجہ ہے تین صورتوں سے خالی نہیں ہے۔ اول وہ حال تیری قسمت میں ہوگا' دوم وہ حال تیرے غیر کی قسمت کا ہوگا اور سوم وہ حال کسی کی قسمت کا نہ ہوگا بلکہ اللہ عزوجل نے اسے بندوں کی آزمائش کے لئے پیدا کیا ہوگا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی اللہ مجاہدے کے دوران کئی حالتوں سے گزرتا ہے اور ایک حال سے دوسرے حال کی جانب منتقل کیا جاتا ہے۔ ابتداء میں سالک خلوت اختیار کرتا ہے۔ ذکر' فکر اور نفس کے ساتھ مجاہدہ

اختیار کرتا ہے۔دن رات مالک حقیقی محبوبِ حقیقی کے فراق میں آنسو بہاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل کا تمام میل صاف ہو جاتا ہے اور وہ توحید میں کامل و راسخ ہو جاتا ہے۔یاد رہے کہ مرشد کامل اپنے مرید کی ہر وقت تربیت کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔مرید جوں جوں ترقی کی منازل طے کرتا جاتا ہے وہ اتنا ہی اپنے شیخ کامل کی بارگاہ میں مقرب ہوتا جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ مناصب کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالک کو اپنے احوال پوشیدہ رکھنے چاہئیں کیونکہ یہ احوال اللہ عزوجل کی امانت ہیں اور اس کی امانت میں خیانت نہیں کرنی چاہئے۔سالک میں جس قدر باطنی راز کو پوشیدہ رکھنے کی صلاحیت ہوگی اسی قدر وہ ترقی کرے گا۔جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حالت کو پہنچتے تو اس حالت پر ٹھہر جاتے۔اللہ عزوجل جب اس حالت کو بدل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسری حالت عطا فرماتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوسری حالت پر خوش ہو کر رک جاتے چنانچہ دوسری حالت پہلی حالت سے زیادہ فضیلت والی ہوتی اور تمام کمالات کے جامع و منبع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اصل ہیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ عاشق مولیٰ کو دنیا میں دل کی آنکھوں سے اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی نصیب ہوتا ہے بس کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ترکِ ذنوب کے بعد اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی عمل زیادہ جامع اور مرغوب نہیں۔

بیان شجر ایمان

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے خالی ہاتھ محتاج! جس نے دنیا اور اہل دنیا سے منہ موڑا۔ اے برہنہ بدن! اے زمین کی مسجدوں اور ویرانوں کے گوشوں میں پریشان حال والے اور ہر مراد کے پیوند خاک اور ہر حاجت و مطلب کے ارمان بھرے دل والے! یہ بات ہرگز نہ کہا کرو کہ اللہ عزوجل نے ہمیں محتاج کر دیا اور دنیا کو سمیٹ کر مجھے تنگ کر دیا اور مجھے پریشان کیا اور مجھے ذلیل و رسوا کیا اور مجھے گمنامی عطا کر دی اور میرے نام کو مخلوق اور برادری میں بلند نہیں کیا حالانکہ ہم دونوں مسلمان اور مومن ہیں اور ہماری اماں حوا علیہا السلام اور ہمارے باپ آدم علیہ السلام نے ہمیں اکٹھا کر دیا ہے یعنی جب ہم دونوں ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں تو پھر ہمارے درمیان یہ فرق کیونکر موجود ہے؟ اللہ عزوجل نے تجھے صبر و رضا' یقین و علم عطا کیا ہے جو دن بدن بڑھ رہا ہے اور انوار توحید کے موتی تیرے پاس جمع ہو رہے ہیں اللہ عزوجل نے تیرے قلب کو ایمان و توحید کے انوار سے بھر دیا ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق مولا سوائے معشوق کے ہر چیز سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شرابِ توحید پی کر مست ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت کی نعمتوں کو اپنے نزدیک ہیچ سمجھتا ہے۔ دنیا کا مال و اسباب راہ حق سے روک دیتا ہے جبکہ اللہ عزوجل نے تجھے آخرت میں ہمیشہ رہنے والا گھر یعنی جنت عطا فرمائی ہے اور مقدراتِ الٰہیہ میں خود کو اللہ عزوجل کی طرف تسلیم و تفویض کرنا اور جمیع امور میں اللہ عزوجل کے ساتھ موافقت نہ کر۔ یاد رکھ کہ دولت مند مومن کی استعداد ہی ایسی ہے کہ اگر

اس کے پاس مال ودولت نہ ہوتو وہ مایوس ہوکر اسلام سے پھر جائے اور کفار کے ساتھ جا ملے اللہ عزوجل بے حد مہربان ہے وہ دنیا کا مال اس لئے دیتا ہے کہ ایمان سلامت رہے اور دولت مند عارف کے نزدیک مٹی اور سونے میں کچھ فرق نہیں ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیرے ایمان کا شجر اور اس شجر کو تیرے دل کی زمین میں بونا اور اس شجر کا بیج یعنی جڑ کو قائم رکھنا اور اس کی کونپلیں بڑھنے والی، پھل لانے والی، شاخ در شاخ سایہ کرنے والی ہیں اور یہ درخت زیادتی اور نمو کی حالت پر ہے اور اسے نشوونما اور پرورش کے لئے کھاد اور کوڑے کرکٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ کھاد سے مراد دنیاوی مال واسباب ہے۔ جو کمالات اللہ عزوجل نے فقیر کو عطا کیا ہے دولت مند ان کمالات سے محروم ہے اور اگر اس کے درخت ایمان کے ضعف کے باوجود وہ نعمتیں اس سے لے لی جائیں تو وہ درخت خشک ہوجاتا ہے اور منافقین ومرتد کے ساتھ اسے شامل کردیا جاتا ہے۔ جب غنی مومن ترقی کرکے عارف کامل بنتا ہے تو پھر وہ دنیا کی تمام نعمتوں سے بے پرواہ ہوجاتا ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر کامل کے لئے کسی بھی شخص کا کلام اور رائے کوئی معنی نہیں رکھتی بلکہ وہ اپنے تمام امور میں امر الٰہی کا پابند ہوتا ہے اور اس کا ہر فعل حکم الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔

❁❁❁

بیان قلب کی حقیقت

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جب سالک کا قلب تمام شرکاء یعنی اہل وعیال، مال و دولت، شہوات ولذات، کرامات وحالات، مقامات و جنات اور درجات وقربات سے پاک ہو جاتا ہے تو پھر اس کے قلب میں کسی قسم کا کوئی ارادہ باقی نہیں رہتا پس اس وقت اس کے قلب کی کیفیت شکستہ برتن کی سی ہوتی ہے جس میں کوئی بھی بہنے والی چیز نہیں رکتی۔ سالک اپنی خودی میں فنا ہو جاتا ہے اور ذاتِ حق کے ساتھ بقا پاتا ہے اور اس کا ارادہ اللہ عزوجل کا ارادہ ہو جاتا ہے اور اس کا فعل امر ربی ہوتا ہے اور اس کا قلب محبت الٰہی کا پرتو بن جاتا ہے۔ یاد رہے کہ عاشق اپنے دل کی غیرت کرتا ہے اور وہ یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کے دل میں سوائے معشوق کے کسی اور کی محبت ہو اگر اس کے دل میں کسی اور کی محبت پیدا ہو گی تو معشوق اسے غرق کر دے گا تا کہ عاشق کے دل میں معشوقِ حقیقی کی محبت ہی باقی رہ جائے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

''اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔''

اللہ عزوجل نے جنوں اور انسانوں کو اپنی معرفت کے لئے پیدا کیا ہے۔ چنانچہ سالک جو معبودِ حقیقی کی محبت میں فنا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے دل سے مال واولاد کی محبت کو باہر نکال دیتا ہے اور مال واولاد اس کو معرفت حقیقی کے عطا ہونے کے بعد دوبارہ سے عطا کر دیتا ہے اور اللہ عزوجل کے بعض اولیاء ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے مال و اولاد سے ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا ہے اور وہ ساری زندگی تنگ دستی اور بغیر اولاد کے بسر کر دیتے ہیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عارفِ کامل اپنے دنیوی اسباب سے خلقِ خدا کی خدمت کرتا ہے اور دینی اسباب سے یعنی کرامات وعلمِ شریعت وعلمِ حقیقت وعبادات سے بھی طالبانِ خدا کی راہنمائی کرتا ہے اور بارگاہِ الٰہی میں عارفِ کامل کو قرب ومقبولیت حاصل ہوتی ہے اس لئے اس کے پاس آنے والوں پر بھی رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے اور وہ آفات وبلیات سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ عارفِ کامل دنیاوعقبیٰ میں دارِ دین کا نگہبان اور محافظ بن جاتا ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر فقر کے ساتھ صبر نصیب ہوتو ایسا فقر نعمت ہوتا ہے اور مومن کے لئے ظاہری وباطنی ترقی کا باعث بنتا ہے اور اگر فقر کے ساتھ صبر نصیب نہ ہوتو ایسا فقر گرفتِ الٰہی ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ یادِ خدا میں مشغول رہے اور حدودِ شرعی پر کاربند ہو اور اپنی تنگ دستی پر صبر کرے ایسا کرنے سے اس پر اللہ عزوجل کے بے بہا انعامات کی بارش ہوگی اور وہ درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا ظاہری وروحانی بادشاہ بن جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

> ''جو اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اللہ عزوجل اس سے تنگ دستی کو دور کردیتا ہے اور اس کو اس جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔''

بیان نعمت وابتلاء

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! تجھے جاننا چاہئے کہ انسان کی دو اقسام ہے۔ پہلی قسم وہ جسے تمام نعمتیں میسر ہیں اور دوسری قسم وہ جو بلاؤں میں مبتلا ہے اور پروردگار نے اسے اس کا مقدر بنا دیا ہے۔ دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ یہ رنج و بلا' تکالیف و مصیبتوں کا گھر ہے اور دنیا ایلواء کے درخت کی مانند ہے کہ اول اس کا پھل کڑوا ہے اور آخر اس کا پھل میٹھا شہد ہے۔ انسان اس وقت تک اس کی مٹھاس کو نہیں پا سکتا جب تک اس کی تلخی کو برداشت نہ کر لے۔ جس نے دنیا کی بلاؤں پر صبر کر لیا اس کے لئے نعمتیں حلال ہو گئیں کیونکہ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ نکلنے سے پہلے ادا کر دی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ بندہ جب تک اللہ عزوجل کے اوامر ادا کرنے اور اس کی نواہی سے باز رہنے اور قضا و قدر کے سامنے سر تسلیم خم اور صبر کرتا ہے اور تقدیر کی تلخیوں کو برداشت کرتا ہے اپنی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے اور اپنی مراد کو ترک کر دیتا ہے تو اللہ عزوجل ان سب کے عوض اسے آخری عمر میں پاکیزگی عطا فرماتا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتا ہے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبوت اور ولایت کی ابتداء تلخ ہے اور انتہاء نہایت شیریں ہے۔ نعمت یافتہ بندے پر واجب ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی فکر سے ایسا بے خوف نہ ہو کہ نعمتوں پر غرور کرنا شروع کر دے اور ان انعامات کے دوامی بقاء کا قطعی یقین کر لے اور ان کے شکر سے غافل نہ ہو جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

''نعمت ایک جنگلی جانور کی مانند ہے پس اسے شکر کے ساتھ قید کئے رکھو۔''

اگر بندہ اللہ عزوجل کا شکر ادا نہ کرے گا اور دنیا کی ظاہری زینت پر فریفتہ ہو جائے گا اور اس کی لذتوں سے اپنے دل کو سیراب کرے گا اور دنیا کے پھندے جو اسے پھنسانے کے لئے نصب ہیں ان سے بے خبر ہو جائے گا تو وہ ذلت کے گڑھوں میں گر جائے گا اور بلا میں مبتلا انسان کی بھی تین اقسام ہیں۔ اول وہ جو اپنے کسی گناہ یا جرم کی پاداش میں بلاؤں میں مبتلا کیا گیا ہو اور یہ اللہ عزوجل کی گرفت ہے۔ دوسرا وہ جسے اللہ عزوجل اس کے گناہ مٹانے کے لئے بلاؤں میں مبتلا کر دے اور یہ کیفیت مومنوں کی ہے۔ تیسرا وہ عارف جو بلندی درجات پر پہنچنا چاہتا ہو تو اس ان مقامات پر پہنچانے کے لئے بلاؤں میں مبتلا کیا گیا ہو۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حقیقت ایمان یہ ہے کہ عارف نزولِ بلا کے وقت صبر بلکہ شکر بلکہ رضا بلکہ فنا کا مقام اختیار کرے اور اللہ عزوجل کے ہم جلیس ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی حضوری والے لوگ ہیں۔ یاد رہے کہ اللہ عزوجل ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے اور اول بھی وہی ہے اور آخر بھی وہی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وہ اول ہے اور وہ آخر ہے اور وہ ظاہر ہے اور وہ باطن ہے۔''

پس حضور نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کا ظاہر ہیں اور آپ ﷺ کا باطن باطن الٰہی ہے یعنی حضور نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کے لئے مرآت تامہ ہیں۔ اب عارف کامل کے نزدیک اللہ عزوجل کی رویت سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی رویت اور اللہ عزوجل کی بارگاہِ اقدس کی حضوری سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس کی حضوری ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے:

''جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق تعالیٰ کو دیکھا۔''

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ

بلندی درجات کے لئے بلاؤں میں مبتلا ہونے کی علامت یہ ہے کہ نفس کو اللہ عزوجل کے ہر فعل پر موافقت حاصل ہو اور بندہ بلاؤں کے دور کئے جانے اوران کے ایام وساعات کے گزر جانے تک بلاؤں میں فنا ہو جائے اور یہ عارف کامل کی حالت ہے۔ یاد رہے کہ بلا پر صبر کرنا عام مومنین کی حالت ہے' بلا کی حالت میں صبر کرنا اور اطمینان وسکون حاصل کرنا عارفین کی علامت ہے اور ایامِ بلا میں فنا یعنی استغراق ومحویت کی حالت اخص الخواص کی حالت ہوتی ہے۔ اخص الخواص وہ لوگ ہیں جو دنیا وآخرت میں اللہ عزوجل کے ہم جلیس اور اس کی بارگاہ کے خادم ہیں۔ وہ دنیا میں اپنے قلوب کے ساتھ اور آخرت میں اپنے اجسام کے ساتھ اللہ عزوجل کے ہم جلیس ہیں۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قوتِ تکوین کے مالک اولیاء کی تین اقسام ہیں۔ اول وہ جو صاحب تصرف ہیں۔ دوم وہ جو صاحب اِذن ہیں اور سوم وہ جو صاحب اختیار ہیں۔ طالب صادق وہ ہے جس کی محبت صرف اللہ عزوجل کے ساتھ ہو یعنی اس کی محبت صرف اللہ عزوجل کے لئے مرأت تامہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو بشرطیکہ طالب صادق کا دل معرفت الٰہی سے لبریز ہو اور اپنے عمل پر عوض کا طالب مخلص نہیں ہوتا۔ مخلص وہ ہے جو اللہ عزوجل کی عبادت اس کی ربوبیت کا حق ادا کرنے کی خاطر کرتا ہے یعنی اس لئے عبادت کرتا ہے کہ وہ مالک ہے اور اسے ہی معبودیت کا حق حاصل ہے کیونکہ کائنات اسی کی تخلیق کردہ ہے اور وہ سب کا مولا ہے۔

بیانِ نظر

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! تمام جہات سے اندھا بن جا اور ان میں سے کسی بھی چیز کی جانب نظر نہ کر تیرا بھروسہ محض اللہ عزوجل پر ہونا چاہئے اور اللہ عزوجل کے سوا فرشتوں اور جنوں پر بھروسہ نہ کر اور نہ اپنی قوت و مال پر بھروسہ کر کیونکہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی شے فائدہ پہنچانے والی نہیں ہے۔ پس جب تو مخلوق میں سے کسی ایک شے پر بھی نگاہ رکھتا ہے یعنی جب تک تیری نگاہ میں عالم کی کوئی شے اذنِ الٰہی کے بغیر تجھے فائدہ یا نقصان پہنچا سکتی ہے تب تک اللہ عزوجل کے فضل و قرب کی طرف راہ تجھ پر نہیں کھلے گی۔ اے سالک! اس امر کو ذہن نشین کر لے کہ ہر شے کی صورت پر ذاتِ حق کا ظہور ہے جب تک تیری نظر میں عالم میں کوئی بھی ایک شے اللہ عزوجل کے سوا موجود ہے تب تک تو اللہ عزوجل کے فضل و قرب سے محروم رہے گا یعنی سوائے مراقبہ وحدت الوجود کے تو ہرگز واصل باللہ نہیں ہو سکتا۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے سالک! جب تو فانی ہو جائے گا تو اس فضل عظیم کی جہت کو اپنے قلب و ایمان و یقین کے نور کی شعاع کے ذریعے سے اپنے سر کی دونوں آنکھوں کے ساتھ دیکھے گا۔ شروع میں عارف اپنی ظاہری آنکھیں بند کر کے عین قلب کے ساتھ اللہ عزوجل کا مشاہدہ کرتا ہے لیکن جب اسے فنائے تام کا مرتبہ مل جاتا ہے تو اسے وجود موہوبِ الٰہیہ عطا کر دیا جاتا ہے اور اس کی روحانیت تیز ہو جانے کی وجہ سے وہ ظاہری آنکھیں بند کئے بغیر ہی اللہ عزوجل کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کے مشاہدہ کی دو اقسام ہے۔ اول بے صورتی کی تجلی ہے دوسری قسم

تجلی صوری ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ اے سالک! جب تجھے علم توحید نصیب ہو گیا تو جان لے کہ عالم میں فعل الٰہی جاری ہے اور ہر شے بذاتِ خود نیست ہے اور اللہ عزوجل کے ساتھ ہست ہے تب تو تمام جہتوں کو بند کر دے گا اور تیری نظر مخلوق سے گزر کر خالق پر جا ٹھہرے گی اور جب تو جمیع جہات کو بند کر دے گا تو اس وقت تیرے قلب کی آنکھ میں اللہ عزوجل کے فضل عظیم کی جہت کھل جائے گی۔ اے سالک! جب تو اللہ عزوجل کی توحید پر ایمان لائے گا اور اس کے فضل پر نگاہ رکھے گا اور غیر اللہ سے منہ موڑ لے گا اور اپنی امید کو اللہ عزوجل کے لئے وقف کر دے گا اور ماسویٰ اللہ عزوجل کے اندھا بن جائے گا تو اللہ عزوجل تجھے اپنے مقربِ خاص بنا لے گا اور تجھے اپنے نزدیک کر لے گا۔ اللہ عزوجل تجھ پر رحم کرے گا اور تیری پرورش کرے گا اور تجھے شفاء بخشے گا اور تجھے پر عنایات کرے گا پھر تجھے مخلوق سے اور تیری ذات سے مٹا دے گا یعنی نہ تیری نظر میں خلق کی کچھ وقعت ہوگی اور نہ ہی تیرے اپنے وجود کی کچھ وقعت ہوگی اور تجھے یہ مشاہدہ نصیب ہو جائے گا کہ عالم کی صورت پر اور تیری صورت پر اللہ عزوجل ہی جلوہ نما ہے اور تجھے فنا کر دے گا یعنی تو اپنی ہستی سے فانی ہو جائے گا اور تیرے نزدیک دنیا اور اہل دنیا کی قدر مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگی۔

بیان اہل مجاہدہ محاسبہ اور معاہدہ

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے والے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنے والے کے دس خصائل ہوتے ہیں۔ پس جب وہ اللہ عزوجل کے حکم سے قائم اور مضبوط ہو جاتے ہیں تو پھر بلند و اعلیٰ مراتب پر فائز ہو جاتے ہیں۔

۱۔ پہلی خصلت یہ ہے کہ بندہ ارادی طور پر یا کبھی بھول سے بھی اللہ عزوجل کی قسم نہ کھائے اور جب وہ اس خصلت میں اپنی ذات کو مضبوط کر لیتا ہے اور اپنی زبان کو اس کا عادی بنا لیتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر اپنے انوار کی بارش شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ جو شخص اسے پہچانتا ہے اس کی اقتداء کرتا ہے اور جو اسے دیکھتا ہے اس سے ہیبت کھاتا ہے۔

۲۔ دوسری خصلت یہ ہے کہ جھوٹ بولنے والے سے اجتناب کرے خواہ مذاق کے طور پر ہو جب وہ ایسا کرے گا اور اس خصلت کو اپنی ذات میں مضبوطی سے قائم کرے گا اور اس سچ بولنے کو اپنی عادت بنائے گا تو اللہ عزوجل اس کی بدولت اس کا سینہ کھول دے گا اور اس کا سینہ کھلنے کے سبب اس پر ایسا علم روشن کر دے گا۔

۳۔ تیسری خصلت یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہے تو وہ وعدہ وفا کرنا ہو گا بہتر یہ ہو گا کہ وعدہ کرنا ہی ترک کر دے کیونکہ وعدہ نہ کرنا سالک کے لئے امر ولایت کے لئے زیادہ قوی ہے۔ سالک جب ایسا کرے گا تو اس کے لئے سخاوت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور صادقین کے دلوں میں اس کی محبت اور اللہ عزوجل

کے نزدیک اسے بلندی عطا کی جائے گی۔

۴۔ چوتھی خصلت یہ ہے کہ سالک مخلوق سے کسی شے پر لعنت کرنے سے یا کسی شے کو ایذاء پہنچانے سے پرہیز کرے اور اس کام کا انجام اس کے لئے بہت ہی خوشگوار ہے اور اللہ عزوجل اسے دنیا میں اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے درجاتِ اخروی کا بھی ذخیرہ ہے۔

۵۔ پانچویں خصلت یہ ہے کہ مخلوق میں کسی کو بھی بددعا نہ دے اگرچہ اُس نے اس پر کتنا ہی ظلم کیوں نہ کیا ہو۔ پس سالک پر واجب ہے کہ وہ ظالم سے بول چال ترک نہ کرے اور اس کے کردار کا اسے بدلہ نہ دے اور اس ظلم کو اللہ عزوجل کی خاطر برداشت کرے۔ ایسا کرنے سے اللہ عزوجل اسے دنیا و آخرت میں اعلیٰ مقام اور قرب و بعید کی تمام مخلوق کے قلوب میں محبت و دوستی عطا فرماتا ہے اور اس کے امور میں خیر اور اس کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

۶۔ چھٹی خصلت یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی ایک انسان پر بھی کفر و شرک اور نفاق کی قطعی شہادت نہ دے کیونکہ یہ خصلت رحمت الٰہی کے زیادہ قریب ہے اور بلند مراتب کی حامل ہے اور یہ خصلت کمال اتباع سنت ہے اور اللہ عزوجل کے علم میں دخل دینے سے بہت دور اور اللہ عزوجل کے غضب سے بہت دور رکھنے والی ہے اور یہ خصلت رضائے الٰہی اور اس کی رحمت کے بہت ہی قریب ہے۔

۷۔ ساتویں خصلت یہ ہے کہ گناہوں میں سے کسی گناہ کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے اور اپنے ظاہر و باطن کو اس سے محفوظ رکھے کیونکہ ایسا عمل اسے دنیا میں قلب و جوارح کے لئے ثواب حاصل کرنے کی خاطر جلد ترین اعمال میں سے ہے اور اللہ عزوجل اس کے لئے آخرت کی بھلائی کا بھی ذخیرہ رکھتا ہے۔

۸۔ آٹھویں خصلت یہ ہے کہ مخلوق میں سے کسی پر بھی اپنا بوجھ نہ ڈالے بلکہ تمام مخلوق کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے کیونکہ مخلوق کا بوجھ اٹھانا عابد ہونے کی نشانی ہے

اور اس خصلت کے باعث سالک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قوت پاتا ہے اور اس کے نزدیک جمیع مخلوق ایک مرتبہ میں ہو جاتی ہے یعنی وہ بادشاہ اور گداگر کو ایک مرتبہ میں پاتا ہے اور یہ خصلت اہل ایمان اور اہل تقویٰ کے لئے ایک دروازہ کی سی ہے اور یہ خصلت مقامِ اخلاص تک رسائی حاصل کرنے کے لئے قریب ہی کا ایک دروازہ ہے۔

۹۔ نویں خصلت یہ ہے کہ سالک مخلوق سے اپنے طمع کو قطع کرلے اور اپنے نفس کو ان چیزوں کے طمع میں نہ ڈالے جو لوگوں کے پاس ہیں اور یہ زہد کا ایک دروازہ ہے اور اس سے پرہیزگاری حاصل ہوتی ہے اور سالک کی عبادت کامل ہوتی ہے اور یہ خصلت منقطعین الی اللہ کی علامات میں سے ہے۔

۱۰۔ دسویں خصلت یہ ہے کہ سالک تواضع سے پیش آئے کیونکہ اس سے عابد کا محل مضبوط ہو جاتا ہے اور اس کی منزل بلند ہو جاتی ہے اور اللہ عزوجل اور مخلوق کے نزدیک اس کی عزت و بلندی مکمل ہو جاتی ہے اور وہ دنیا و آخرت کی جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اس پر قادر ہوتا ہے۔ یہ خصلت تقویٰ کا کمال ہے۔

عارف اس امر کو پسند نہیں کرتا کہ اس کے سامنے کسی شخص کی برائی بیان کی جائے اور اگر اس کے سامنے کسی کی برائی بھی بیان کی جاتی ہے تو اس کا دل خوش نہیں ہوتا اور یہ غیبت عابدین کے لئے آفت ہے اور اہل تقویٰ زاہدوں کے لئے ہلاکت کا سبب ہے جسے اللہ عزوجل محفوظ رکھنا چاہتا ہے اور جسے محفوظ رکھنا چاہتا ہے اس کی محافظت سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔

✿✿✿

بیانِ احوالِ کاملین

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے خواہشات کے پتلے! اولیاء اللہ کی حالت کا دعویٰ نہ کر کیونکہ تو خواہشات کی عبادت کرتا ہے اور اولیاء اللہ معبودِ برحق کی عبادت کرتے ہیں۔ تو دنیا میں رغبت رکھتا ہے اور اولیاء اللہ کی رغبت آخرت کی جانب ہوتی ہے۔ تو دنیا کا مشاہدہ کرتا ہے اور اولیاء اللہ کائنات اور ربِ کائنات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ تیرا پیار مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء اللہ کا عشق معبودِ حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

> "تو جس کو دیکھتا ہے تو اس کا شکار ہے یعنی تو دنیا اور دنیا کی زینت کا فریضہ انجام دے رہا ہے اور وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو تو دیکھتا ہے بلکہ وہ خالق اشیاء کو دیکھتے ہیں حالانکہ بظاہر وہ نظر نہیں آتا۔"

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے نفس کے غلام! تو جس مخلوق کو دیکھتا ہے وہ اسی مخلوق کو عین خالق دیکھتے ہیں۔ ذاتِ حق صرافت ذاتی کے مرتبہ سے تنزل فرما کر عالم کی صورت پر جلوہ نما ہے۔ مرتبہ احدیت سے مرتبہ وحدت میں پھر مرتبہ واحدیت میں ذاتِ حق جلوہ نما ہوتی ہے۔

حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ولایت اللہ عزوجل کا عطیہ ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ بزرگان کی ولایت دو طرح کی ہے۔ ایک سخت مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ اور بیشتر اولیاء اللہ کا شمار انہی میں ہوتا ہے اور دوسری ولایت محض عطیہ الٰہی ہے جو شاذ و نادر ہے اور جن لوگوں نے سخت مجاہدات کئے ہیں

درحقیقت انہوں نے وہ مجاہدات اللہ عزوجل کی توفیق سے ہی کئے ہیں۔ یاد رہے کہ عارف جب کسی شے پر نظر کرتا ہے تو اس کی عرفانی نگاہ اس شے کے عین ثابتہ پر پڑتی ہے۔ عین ثابتہ سے مراد اس شے کا علمی وجود ہے یعنی عارف دیکھتا ہے کہ وہ شے ظہور سے پہلے خارجی اللہ عزوجل کے علم میں بطورِ عین ثابتہ موجود تھی اور اس علمی ظہور سے پہلے وہ شے ذاتِ الٰہی میں بالقوہ مندرج و موجود تھی۔ عاشق مولا کے لئے دنیا ہی جنت ہے کیونکہ وہ خلق کو اپنا محبوب دیکھتا ہے اور خلق کو دیکھ کر اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

اولیائے اللہ کی وجہ سے ہی یہ زمین و آسمان قائم ہے۔ مردوں اور زندوں کو قرار اولیاء اللہ کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی طلب میں اپنی اولاد و مال کی حفاظت نہیں کی اور حدودِ شرعیہ کو قائم رکھا۔ اولیاء اللہ لوگوں میں سے بہترین ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے اپنی ذات سے مرتبہ علم میں لایا اور پھر مرتبہ علم سے مرتبہ شہادت میں لایا یعنی زمین میں پیدا کیا اور پھر ان کو زمین پر پھیلایا۔ یاد رہے کہ انسان قبل از ظہورِ خارجی اللہ عزوجل کے علم میں موجود تھا اور علم الٰہی میں اس کا عین ثابتہ موجود تھا۔ ظہورِ علمی سے پہلے انسان اللہ عزوجل کی ذات بالقوہ موجود تھا۔ اولیاء اللہ میں انبیاء کرام علیہم السلام بھی شامل ہیں کیونکہ ہر نبی کا ولی ہونا جزوِ لازم ہے اور جب تک زمین و آسمان قائم ہیں تب تک اللہ عزوجل کی رحمت اور فیوض ان پر نازل ہوتی رہیں گی۔

کلام مبارک

ذیل میں حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی چند غزلیں پیش کی جارہی ہیں۔

من نے گویم کہ جورِ روز گارم مے کُشد
طعنہ بد خواہ و بے رحمیٔ یارم مے کُشد
دور از بے طاقتی باشد کہ روزی چند بار
محنت و درو ے مے دماغ انتظام مے کُشد
من نہانی عشق و رزیدم باد ، آن تُند خو
از برائے عبرتے خلق آشکارم مے کُشد
گر روم در کوچہ ، بازیچہ طفلان شوم
در نشینم گوشہ فکرے تو دارم مے کُشد
شب گزارم در خیال ، روز گارم چون شود
روز فکرم ، نالۂ شب ہائے تارم مے کُشد
شوق دیدارت مرا میکشت زین چشم کنون
آرزوی بوسۂ ، اُمید کنارم مے کُشد
مے کشد زحمت طبیبے غافل است از اینکہ اُو
ہچو محی سوزش جانِ فگارم مے کُشد

☆☆☆

بے حجابانہ درآ از درِ کاشانہ ما
کہ کسے نیست بجز دردِ تو درخانہ ما
گر بیائی بسر تربت و ویرانہ ما
بینی از خون جگر آب شدہ خانہ ما
فتنہ انگیز مشوکا گل مشکین بکشائی
تاب زنجیر ندارد دل دیوانۂ ما
مرغ باغ ملکوتیم دریں دیر خراب
می شود نور تجلائے خدا ، دانۂ ما
با احد در لحد تنگ بگوئیم کہ دوست
آشنائم توئی غیر تو بیگانہ ما
گر نکیر آید و پُرسد کہ بگو ، رب تو کیست؟
گویم آنکس کہ ربود ایں دل دیوانۂ ما
منکر نعرہ با کو کہ بمن عربدہ کرد
تا بہ محشر شنود نعرہ مستانۂ ما
شکر للہ کہ مردیم و درسیدیم بدوست
آفریں باد بریں ہمت مردانہ ما
محی طمع تجلائے جمالش می سوخت
دوست مے گفت زہی ہمت مردانہ ما
اے بلبل شوریدہ دیوانہ توئی یا ما؟
جویائی رُخ خوبی جانانہ توئے یا ما؟

تو عاشق گلزاری ، من عاشق دیدارم
در درد فراق اُو مردانہ توئی یا ما؟
تو در نفسی و حادر خلوت خود تنہا
ای گوشہ نشیں! مست دیوانہ توئی یا ما؟
در فصل بہار وی از عشق جمال دی
با نعرہ و فریاد وی مستانہ توئی یا ما؟
عشق تو بما بلبل! اندر رگ و پی زفتہ
آن بادہ کو ؟ آنرا پیمانہ توئی یا ما؟
چون گل و ماجز چیز دوست چوں نی بینم
از غیر حبیب خویش بیگانہ توئی یا ما؟
تو زخم خوری از خار مارا بکشند بردار
آیا بزبان خلق ، افسانہ توئی یا ما؟
تو عاشق و ما عاشق دم درکش حاضر باش
ورنہ بخدا اِمروز ، درخانہ توئی یا ما؟
گویند کہ گنجی ہست اندر دل ہر سرمست
از بہر چنیں گنجی دیوانہ توئی یا ما؟
محی بر گلستاں شد با بلبل نالاں
کان بلبل نالندہ جانا نہ توئی یا ما؟

☆☆☆

کاسۂ سر شد سفال و دیدہ گریاں ہماں
تن بکویت خاک گشت نالہ و افغاں ہماں
دل نماند و آتشے در جانِ شیرینم ہنوز
جامۂ جاں چاک گشت از اشک درداماں ہماں
آب شد در چشمہ ہم سنگ شد درکوہ آب
خوئے عاشق ہمچناں دل سخت خوباں ہماں
کافر از آتش پرستی رفت و آتش را نشاند
بُت پرستی من و سوز دل بریاں ہماں
گر ترا نسبت کنم با مہردر باشد خطا
چوں تو افزونی ز مہر و از مہ تاباں ہماں
گل زبستاں رفت و بلبل از فغاں خاموش شد
عاشق رویت ہمان و نالہ و افغاں ہماں
دل زجور او خراب او ز بے خبر
مملکت ویراں شدہ بے غوری سلطاں ہماں
بہ نخواہد گشت عالم زانکہ گر گریم بسے
بختِ من باشد ہماں بد مہری دوراں ہماں
ہر زمانش شربتے دیگر مفر ما اے طبیب
چونکہ باشد محی افگار را درماں ہماں

☆☆☆

گر تماشائے جمال حق نباشد در بہشت
برکنند مستان حضرت قصرہا را خشت خشت

حق تعالیٰ چوں دہد بر بندگاں جام طہور
کاسہ بستانیم و با آں کاسہ وہ خوانیم ہشت

بر درخت دل اُمید وصل تو کردیم وصل
درد و عالم غیر ازیں بارا نباشد ہیچ کشت

یک سرِ مُوئے نباشد خالی از سودائے دوست
در سرِ ایں سوداست مارا تا بناشد سرِ نوشت

آنکہ شد سر رشتہ بخت ہمہ بہ قبلہ اش
تاگلیم بخت مارا از کدامی نیک و زشت

تانہ بینم دوست ایں حُلہ پوشم سیاہ
از میان حُلہ ہائے رنگ رنگ اندر بہشت

مسجود بُت مرا کافر مگو دیوانہ اَم
سجدہ می کردم ندانستم کہ کعبہ است یا کنشت

چوں رود از پیش چشم عاشقاں مجنوں دوست
زانکہ از لا یعقلی مجنوں نداند خوب و زشت

کی مشام جان مشتاقاں معطر می شود
گر نباشد بُوئے اُو بو در جنت عنبر سرشت

محی می گفت آہ من چارہ چہ سازم، کنم
دل برفتہ در بلائے عشق اُو، جاں را بہشت

☆☆☆

تا ابد یا رب ! ز تو من لطف ہا دارم اُمید
از تو گر اُمید ببرم از کجا دارم اُمید
زیستم عمر بسے چوں دشمناں ، دشمن مگیر
بے وفائی کردہ اَم ! تو وفا دارم اُمید
ہم فقیرم ، ہم غریبم بیکس و بیمار و زار
یک قدح زاں شربت دار الشفا دارم امید
نا اُمیدم از خود واز جملہ خلقِ جہاں
از ہمہ نومیدم لتا از تو می دارم اُمید
منتہائے کارِ تو دانم کہ آمرزیدن ست
زانکہ من از رحمتِ بے منتہا دارم اُمید
ہم تو دیدی من چہا کردم تو پوشیدی ز لطف
ہم تو می دانی کہ از تو من ترا دار اُمید
ذرہ ذرہ چوں خدا گر دانم خاک لحد
بہر ہر ذرہ ز تو فضلِ خد دارم اُمید
وہم بدم بدگفتہ اَم بدماندہ ام بد کردہ اَم
باوجود ایں خطا ہا من عطا دارم اُمید
روشنیِ چشم من از گریہ کم شد اے حبیب
ایں زماں از خاک کویت توتیا دارم اُمید
محی می گوید کہ خون من حبیب من بریخت
بعد از کشتن از و من لطف ہا دارم اُمید

☆☆☆

آہِ در آلود مردم جانِ جانہا را بسوخت
سینہ مجروح ہر مجنون و شیدا را بسوخت
در جگر ہائے کباب این آہِ من زد آتشے
آہ زین آھی جگر سوزے کہ دلہا را بسوخت
جا مدرس گفتم از سوزِ دل خود شمر
آتشے در جانش افتادہ سرو پا را بسوخت
پیش یوسف گر سی روزے بگوئی اے عزیز
آتش عشق تو سرتاپا زلیخا را بسوخت
نو بہاران اشک ریزان ، جانب صحرا شدم
آہِ گرم مم سبزہ ہائے کوہ و صحرا را بسوخت
محی نادانست کاں یاراں بغفلت می روند
خرقہ و تسبیح و مسواک و مصلّٰی را بسوخت

☆☆☆

ناشستہ ترا رویت نی آب ترا نی دست
نی ہیچ کسے جز حق شوئندہ رویت ہست
جام مئے عشق حق در کش تو اگر مردی
تا مست خدا میری در گور روی سر مست
ہر صوفی و صافی کہ بود است ریاضت کش
اُو زلہِ مردانہ از خوانِ جہاں بر بست
یوسف کہ برادر را بدنامیِ دزدی داد
در خلوت خاص خود با اُوچہ سبب بلشت
بر بستہ دگر باشد ، وبربستہ گر اید دوست
بررستہ کسے باشد کو دوست بدو پیوست
تا عقل مصاحب شد بادل ، غم و محنت دید
ہم صحبت مشقش شد از جملہ غمہار ست
سر تا بقدم محی پیوستہ رست ہست
چوں در ہمہ عمر اویک روز نہ دوست

☆☆☆

افسر شاہی نخو اہم خاک پائے یار کو؟
بالِ خود بشکن ہما ! آں سایہ دیو ار کو؟
سرو را گیرم کہ دارد باقد او لیجے
آں گلِ رخسار و آں شیوۂ رفتار کو؟
در ہماں گیرم کہ گل یار آرد و جیند ز باد
آں تبسم کو واں شیدیں لب گفتار کو؟
دیدہ آہو اگرچہ دلفریب آمد وسلے
آں کرشمہ کردن و آں غمزدہ خونخوار کو؟
وصلِ او دشوار ہے او زندگی دشوار تر
مُردن بے زخم ہم ننگ ست ، پائے دار کو؟
اے خوش آں عاشق بہ عشق خویش بشناسند یار
وصل و ہجر آنجاز نہ گنجد یار کو ؟ اغیار کو؟
ہم شوم شاد از غمش کہ دردلم منزل گفت
ہم شوم غمگیں کہ او جا کرد در ویرانہ
گہہ گیاہ درد زید از دلم گہہ خار غم
من بہ حیرت کیں ہمہ گل چوں دمداز دانہ
می خورم خونِ دل و خود را بہ مستی می دہم
تا کنم گستاخ پیشین نالۂ مستانہ
گفتہ محی کہ باشد تا دم از عشقم زند
در طلب فرزانہ و در عاشقی مردانہ

☆☆☆

ندارم گرچہ آں دیدہ کہ بینم بوز جمال تو
نیم نومید چوں عمرم گذشت اندر خیال تو

تو جنت را بہ نیکاں دہ، من بد را بہ دوزخ بر
کہ بس باشد مرا آنجا تمنائے وصال تو

من دیوانہ در دوزخ بہ بجز تو خوش باشم
اگر یک بار پرسی تو کہ مجنوں! چیست حال تو؟

چہ بوئے عشق تو آید ز مغز استخوان من
بسوز اند مرا آتش ز عشق آں جمال تو

تو شربت ہائے جنت را بما تا کے دہی رضواں
نشد کم تشنگی مارا بجز آب ایں زلال تو

میارا روئے حور عین کہ سرمستان آنحضرت
جمال حق ہمی بینند زلف و خط و خال تو

مگر پردہ بیا اندازی ز پیش چشم مشتاقاں
وگر نہ کے تواں دیدن جمال با کمال تو

نہ مالک گویم اے مالک چناں اللہ خواہم گفت
کہ از اللہ من سوزد جہنم بہ سگال تو

جگر ہائے کباب ما نگردد تا ابد سیراب
مگر ساقی شود مارا خوابائے ذوالجلال

بہ دوزخ گر ز من پرسی کہ چونی محی درنا آتش؟
شوم من تا ابد مست و کنم رقص از سوال تو

☆☆☆

اے ذکر ترا در دل ہر دم اثرے دیگر
وے از تو بملک جاں دارم خبرے دیگر
از تیر ملامتہا داریم دلِ مجروح
جز لطفِ تو مارا نیست واللہ سرے دیگر
سلطانِ جمالِ تو تا جلوہ دہد خود را
بر ساختہ ازبرِ دل آئینہ گرے دیگر
در معرکۂ محشر آہے نزد عاشق
ہر دم اگر ش سوئے تو در مقری ذیگر
زانی مے کہ بما دادی در روزِ الست اے دوست
لطفے کن و مارا وہ جامے قدرے دیگر
در خدمت حق گر تو مردانہ کمر بندی
بخشد بہ تو ہر لحظہ تاج و کمرے دیگر
در خانہ بے روزن ، یعنی لحد تاریک
بر جانِ تو خواہد تافت شمس و قمرے دیگر
یا رب تو بہ مشت خاک از بسکہ نظر داری
پیدا شدہ ہر لحظہ صاحب نظرے دیگر
عیش و تن و جان دل از رہگذر عشقت
عشرت نتواں کردن از رہگورے دیگر
در آئینہ دل دیدہ محی رخ یار و گفت
اے ذکر ترا در دلِ ہر دم اثرے دیگر

☆☆☆

غم مخوری که عاقبت جائی تو صدر جنت است
رونق دل تو تا ابد سوئے رضائے حضرت است
غم مخوری که مرغ جان چون زتنت همی پرد
منزل آشیان او مقعد صدق نہمت است
غم مخوری که این تنت چون به لحد فرو رود
خاک تن تو تا بحشر غرقه بآب رحمت است
غم مخوری که حق ترا از همه خلق برگزیده
این ز جمال لطف اوست نه ز کمال خدمت است
غم مخوری که روز و شب مهد و عصمت لطف حق
در تو نظر همی کند این همه از محبت است
غم مخوری که هر کجا تو که توئی خدائی است
در طلب خدا ترا بنده گوچه زحمت است
غم مخوری که عشق خود با گل تو بهم سرشت
عشق تو خدائے تو تخم وصل خلقت است
غم مخوری که با تو هست آن دگری بغیر تو
او نه تو هست و تو نه او گفتن لا بر هست بت
غم مخوری که بی شراب مست و خراب گشته
محتسبان شهر را گو که شراب جنت است
غم مخوری که حق ترا بنده خویش خوانده است
بندگی خدا ترا محی نشان دولت است

☆☆☆

بار دیگر صبح سعادت دمید
زانکہ صباح ست کنوں شام ما
زاں مئی قتال کہ وارد و خدا
از دل شب ریختہ در جامِ ما
باز مئی عشق لبے چوں خوردہ ایم
تاچہ شود خواجہ سر انجامِ ما
ہیچ بلا نامزد خلق نیست
تا سرِ دفتر نہ بود نامِ ما
از دل پردردہ ما بشنود
زمزمہ عشق ، دلا آرامِ ما
تا ابد ای دوست ! حلاوت دہد
چاشنیٔ درد تو در کامِ ما
عاشق دیوانہ و مستیم ازان
درد پیامی رسد انعامِ ما
از شررِ مشعلہ عشق دوست
سوختہ شد ظاہر اسلام ما
خواری خلقان جہان می کشم
تابہ کرم حق کند اسلام ما
محی محبوب نظر کردہ گفت
باز بر آید قمر از بامِ ما

☆☆☆

ہر کہ در پیش تو چہ خاک بمالد رخسار
ملک و کونین مسخر بودش لیل و نہار
دگراں گر بقدم بر سر کو تو روند
من بسر بر سر کوئے تو بروم مجنوں دار
دیدہ بکشائے کہ محبوب کریم افتاد ست
می نماید بتو ہر دم ز کمیں رو دیدار
عاشق آنست کہ سوزند و دہندش برباد
بس کہ خاکستر او جوش کند دریا سار
شمہ کوئی تو از لطف خدا بر دیر دبیر
تاکہ کافر بکشاید ز میانش زنار
خوش می رود میگفت کہ چوں مست شوم
ہیچ از صحبت خود را نگذارم ہشیار
عشق حق می رود اندر دل ہر عاشق زار
بادہ اندر رگ و پئے بیش ندارد رفتار
در ہمہ مذہب و ملت مے عشقت حلال
زانکہ بے او نتواں دید خدارا دیدار
ہمدم ما مشو اے محی کہ در آخر کار
بے گنہ کشتن و آویختن است بردار

☆☆☆

بے تماشائے جمالت روضہ را ہاموں کنم
حور عیں از درونِ قصر ہا بیروں کنم
حور زیبا رُوئے را خواہیم دادن صد طلاق
گر نہ رُو ، در نور روئے حضرت بیچوں کنم
روضہ جلوہ مدہ رضواں کہ باللہ العظیم
ما بہ یک آہش بسوزیم ترا مجنوں کنم
آب وارد اے بہشتی ! کوثر و طوبیٰ بود
ما بہ یکدم کاروبارِ ہر در از یکسوں کنم
گر نہ فردوس باشد دیدن دیدار دوست
زاویہ در ہاویہ گرم و دیدہ خوں کنم
اَیُہا العاشق اگر معشوق بردار و نقاب
دیدۂ ما در خورِ او نیست آیا چوں کنم
محی با ما وار خود را بے ریاضت تا تُرا
چوں جنید و بایزید و شبلی و ذوالنون کنم

☆☆☆

فرمودات

- وعظ خالصتاً دین کے مطابق کرو ورنہ تمہارا گونگا پن ہی بہتر ہے۔
- گمنامی کو پسند کرو کیونکہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔
- ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔
- انسان کا کلام بتا دیتا ہے کہ اس کے دل میں کیا ہے؟
- اگر صبر نہ ہو تو تنگ دستی یا بیماری ایک عذاب ہے اور اگر صبر ہو تو یہ کرامت اور عزت ہے۔
- عاقل پہلے دل کی سنتا ہے پھر بولتا ہے۔
- جو شخص اپنے نفس کا معلم نہیں وہ کیسے کسی اور کا معلم ہو سکتا ہے؟
- اسے دیکھو جو تمہیں دیکھتا ہے اور اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے اس کی سنو جو تمہاری سنتا ہے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دو جو تھامنے کو تیار ہے۔
- نیکی کو چھپانا نیکی کا بہت بڑا خزانہ ہے۔
- جب عالم زاہد نہ ہو تو اپنے ماننے والوں پر عذاب ہوتا ہے۔
- مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان اتنا ہی مضبوط ہوتا ہے۔
- موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کو دور کرنا ہے۔
- خالق کا مقرب وہی ہے جو مخلوق سے محبت کرتا ہے۔
- تکبر یہ ہے کہ عزت اپنی ذات کے لئے حاصل کی جائے۔
- مخلوق کی غم خواری کرو اللہ تمہاری غم خواری کرے گا۔

- کلامِ الٰہی پر عمل کرو اس کے حروف کی سیاہی میں وہ سفیدی چھپی ہوئی ہے جو تمہارے گناہوں کی سیاہی کو دور کرتی ہے اور تمہارے دل میں نور بھرتی ہے۔
- جاہلوں کی صحبت سے دور رہو ورنہ خود بھی جاہل بن جاؤ گے۔
- دین کو کمائی کا ذریعہ نہ بناؤ۔
- مال دار اور فقیر کے درمیان کچھ فرق نہ رکھو۔
- ایسی بات کی نصیحت نہ کرو جس پر تم خود عمل پیرا نہ ہو۔
- دل کی اصلاح تقویٰ سے ہے۔
- ظاہری جہاد سے باطنی جہاد زیادہ مشکل ہے۔
- حقیقی تصوف شریعت مطہرہ کی پابندی ہے۔
- عالم باعمل اللہ عزوجل کا نائب ہے۔
- اللہ عزوجل کا بہترین دوست وہ ہے جس سے خلق خدا کو نفع پہنچے۔
- تیری جوانی نے تجھے دھوکہ میں مبتلا رکھا اور عنقریب یہ تجھے بھی لے جائے گی۔
- جس کا انجام موت ہے اس کے لئے کوئی خوشی باقی نہیں رہتی۔
- مومن کے لئے دنیا ریاضت کا گھر ہے اور آخرت راحت کا گھر ہے۔
- عمل کرنے والے اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کریں ورنہ ان کی یہ کوشش رائیگاں جائے گی۔
- غیر ضروری باتوں کا جواب دینے سے بھی اپنی زبان کو بند رکھو تا کہ فضول باتوں سے بچے رہو۔
- فنا یہ ہے کہ باطن میں خدائے واحد کے سوا کسی کا شعور باقی نہ رہے۔
- بقا یہ ہے کہ فانی شے کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ رہے۔

کتابیات

۱۔ فتوح الغیوب از حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ غنیۃ الطالبین از حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ بہجۃ الاسرار معدن از حضرت نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ قلائد الجواہر از شیخ محمد یحیٰی التادفی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ نزہۃ الخاطر از ملا علی بن سلطان محمد القاری حنفی المکی رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ طبقات الکبریٰ از علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ رسالہ قشیریہ از علامہ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ جامع کرامات الاولیاء از علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ فتاویٰ کراماتِ غوثیہ از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ کلام حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ از ابوالکاشف قادری رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ اقوالِ اولیاء از علامہ فقیر محمد جاوید قادری رحمۃ اللہ علیہ